No. 11

THE
NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Saturday, the 24th August, 1974

(Contains No. 1–21)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Qu'ran	1345
2.	Cross-examination of the Qadiani Group Delegation	1345–1416
3.	Attack on MNA	1416–1418
4.	Cross-examination of Qadiani Group Delegation—*Concluded*	1419–1508

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD.
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD.

No. 11

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Saturday, the 24th August, 1974

(Contains Nos. 1–21)

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE
HELD IN CAMERA

Saturday, the 24th August, 1974

The Special Committee of the Whole House met in camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at half past ten of the clock, in the morning, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN)

Mr. Chairman: Should we call them?

Mr. Yahya Bakhtiar (Attorney-General of Pakistan): Yes, Sir.

جناب چیئرمین: (سیکرٹری سے) ان کو بلالیں جی۔ (وفد سے) آئیں جی، آئیں۔

(The Delegation entered the Chamber.)

Mr. Chairman: Yes, Mr. Attorney-General.

CROSS-EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! آپ نے کافی سے زیادہ جواب دینے ہیں۔

مرزا ناصر احمد (گواہ، سربراہ جماعت احمدیہ، ربوہ): جی، وہ تیار ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اب ایک گزارش یہ کرنا تھی کہ وہ کچھ ''الفضل'' کے حوالے، میں نے ذکر کیا تھا پرسوں، ان کی ہمیں ریکارڈ میں ضرورت ہوگی۔ اگر آپ کے پاس ان کی اوریجنل کاپی نہیں تو ان میں سے extract ہمیں دے دیں۔ وہ ''اکھنڈ بھارت'' کے بارے میں اپریل، مئی اور جون، ۱۹۴۷ء کے ہیں، کیونکہ ہمارے پاس جو باقی جگہ سے نوٹ کئے ہیں یا فوٹوسٹیٹ ہیں، وہ ٹھیک نہیں ہیں۔

مرزا ناصر احمد: یہ ایک دفعہ تاریخیں پڑھ دیں تاکہ میں تسلی سے...... وہ میں دیکھ لاؤں گا۔ اگر spare ہوئے تو اخبار دے دیں گے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اگر نہیں ہوئے تو......

مرزا ناصر احمد: ......ورنہ فوٹوسٹیٹ کاپی دے دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......فوٹوسٹیٹ دے دیں۔ ریکارڈ میں ایسی چیز......

مرزا ناصر احمد: ہاں، جی ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ہم آپ کو دے دیتے ہیں جی تاریخیں تمام۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔

یہ "محضر نامہ" واپس کر رہے ہیں جو ہمیں ملا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: جی، جی، یہ دے دیں۔

مرزا ناصر احمد: ایک فارسی، دو فارسی کے شعر پڑھے گئے تھے کل، کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ معاف کریں، عینک میری ذرا خراب ہو گئی، صاف کر لوں اسے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں دراصل آپ کو یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ different stages معلوم ہو رہی ہیں۔ تو وہ آپ clarify کر دیں۔ باقی وہ شعر بھی پہلے پڑھے جا چکے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: شعر میں نے صرف تین پڑھنے ہیں اور ان کا مطلب......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، بیشک۔ میں ایسے ہی کہہ رہا ہوں کہ جو میرا مطلب تھا اس میں، یہ ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے opinion change کیا......

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... یا بعد میں انہوں نے نبی کہا۔ پھر وہ کہتے ہیں، نہیں ہے۔ تو اس واسطے وہ چیزیں جو ہیں، ان کی clarification کی ضرورت ہے۔ باقی ہر ایک extract کی وہ detail — مطلب تو وہ پہلے بھی آپ سنا چکے ہیں — ضرورت نہیں۔

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔ میں یہ......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! فرمایئے آپ۔

مرزا ناصر احمد: آپ کام میں مشغول تھے، میں نے کہا میں interfere نہ کروں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ انصاری صاحب مجھے کچھ حوالے دے رہے تھے۔

مرزا ناصر احمد: کل دو شعر پڑھے گئے تھے اور میں اس سے اگلا تیسرا ایک شعر پڑھ دوں گا

اور مطلب واضح ہو جائے گا۔ کل جو پڑھے گئے ان میں سے پہلا ''درثمین'' کی نظم میں اپنے یعنی پہلے آیا ہے:

؎ ''ال چہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بہ تمام''

دوسرا یہ پڑھا گیا تھا:

؎ ''انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بہ عرفاں نہ کمترم زکسے''

اور جواب میں شعر میں یہ پڑھ رہا ہوں:

؎ ''لیک آئینہ ام بہ ربّ غنی
از پئے صورتِ مہ مدنی''

میں ترجمہ کر دیتا ہوں، واضح ہو جائے گا۔ صرف ترجمہ کافی ہے جواب میں:

جو جام اللہ نے ہر نبی کو عطا کیا تھا وہی جام اس نے کامل طور پر مجھے بھی دیا۔

اگرچہ انبیاء بہت ہوئے ہیں مگر میں معرفت میں کسی سے کم نہیں ہوں۔

یہ وہ جو شعر کل پڑھے گئے تھے ان کا ترجمہ ہے۔ اور جو اس کا جواب آگے اسی جگہ ہے وہ یہ ہے:

لیکن...... وہ سارا لکھنے کے بعد فرماتے ہیں:

لیکن میں رب غنی کی طرف سے بطور آئینہ کے ہوں اس مدینہ کے چاند کی صورت دنیا کو دکھانے کے لئے...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

ایک کل پوچھا گیا تھا عدالت میں کوئی معاہدہ کیا...... عدالت میں کوئی معاہدہ کیا گیا اور وہ معاہدہ عدالت نے پابند کیا کہ کوئی اپنا الہام کسی کے متعلق شائع نہ کریں، اور اس پر دستخط کر دیئے اور یہ تو نبی کی شان کے نہیں ہے موافق۔ کوئی اس قسم کا تھا، مجھے صحیح یاد نہیں رہا۔ بہرحال اس

کے اوپر یہ اعتراض کیا گیا تھا۔ یہ بتاریخ، بتاریخ 24/فرروری 1899ء، یعنی ایک کم سو، 1899ء بروز جمعہ اس طرح پر اس کا فیصلہ ہوا۔ وہ سارا مضمون آیا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: یہ گورداسپور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا کورٹ تھا۔

مرزا ناصر احمد: ......بتاریخ 24/فرروری 1899ء بروز جمعہ، اس طرح پر اس کا فیصلہ ہوا کہ:

''فریقین سے اس مضمون کے نوٹسوں پر دستخط کرائے گئے کہ آئندہ کوئی فریق اپنے کسی مخالف کی نسبت موت وغیرہ، دل آزار مضمون کی پیش گوئی نہ کرے، شائع نہ کرے''۔

یہ 24/فرروری 1899ء ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس سے چھ سال قبل ہی اعلان خود اپنے طور پر بانیٔ سلسلہ احمدیہ کر چکے تھے۔ 20/فرروری 1886ء کو یہ اعلان ہوا ہے، 20/فرروری 1886ء:

''اس عاجز نے اشتہار 20/فرروری 1886ء میں اندرمن مرادآبادی اور لیکھ رام پشاوری کو اس بات کی دعوت کی تھی کہ اگر وہ خواہش مند ہوں تو ان کی قضا وقدر کی نسبت بعض پیشگوئیاں شائع کی جائیں۔ سو اس اشتہار کے بعد اندرمن نے تو اعتراض کیا (اس واسطے اس کے متعلق پیشگوئی شائع نہیں کی گئی۔ یہ میں اپنی طرف سے کہہ رہا ہوں۔ الفاظ یہ ہیں کہ اس اشتہار کے بعد اندرمن نے تو اعتراض کیا) اور کچھ عرصہ کے بعد فوت ہو گیا۔ لیکن لیکھ رام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اس عاجز کی طرف روانہ کیا کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو شائع کر دو، میری طرف سے اجازت ہے''۔

اسی طرح اس فیصلے سے قبل آپ نے ایک اشتہار میں یہ اعلان کیا، اس فیصلے سے قبل۔

''میرا ابتداء سے ہی یہ طریق ہے — میرا ابتدا ہی سے یہ طریق ہے — کہ میں نے کبھی کوئی انذاری پیشگوئی بغیر رضامندی مصداق پیشگوئی کے شائع نہیں کی''۔

تو عدالت اس کی bound نہیں ہے، بلکہ جو پہلے اپنے آپ کو جس چیز میں باندھا ہوا تھا، عدالت کا چونکہ وہی فیصلہ تھا آپ نے اس پر دستخط کر دیئے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس پر مرزا صاحب! ایک سوال آتا ہے کہ یہ جو انہوں نے پہلے اشتہار دیا تھا کہ ”میں نے اپنے آپ کو پابند کیا تھا 1886ء میں“ — 1886ء میں تو انہوں نے نبوت کا دعویٰ نہیں تھا کیا۔

مرزا ناصر احمد: جی؟

جناب یحییٰ بختیار: 1886ء میں تو مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ نہیں تھا کیا۔

مرزا ناصر احمد: 1886ء میں نبوت کا دعویٰ نہیں کیا، ملہم ہونے کا دعویٰ کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں، کیونکہ آپ نے date fix کی ناں 1891ء کہ انہوں نے اس وقت مسیح موعود کا دعویٰ کیا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں جی۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) نکالو جی۔ (اٹارنی جنرل سے) ذرا ٹھہر جائیں جی، اس کو دیکھیں کتابوں میں۔

جناب یحییٰ بختیار: اس میں confusion ہوگئی ناں۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، 20 فروری 1886ء۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں۔

مرزا ناصر احمد: اس وقت بھی آپ کے عیسائیوں، ہندوؤں وغیرہ سے مناظرے ہوئے تھے، اور الہام ہونے کے مدعی تھے، اور اس میں انذاری پیشگوئیاں بھی تھیں۔ تو یہ 16 سال پہلے کا ہے۔ اور دوسرا پھر جو اشتہار دیا ہے وہ دعویٰ کے بعد کا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں یہ عرض کر رہا تھا، آپ نے کہا، اس واسطے میں زیادہ ٹائم نہیں لینا چاہتا۔ سوال یہ ہے کہ ایک نبی کو جب ایک وحی آتی ہے تو کسی عدالت کے حکم کے تحت یہ نہیں کہتا کہ ”اچھا، اب عدالت نے حکم دے دیا ہے، میں اللہ کی جو مجھے وحی آئے،

میں اس کے بارے میں کچھ نہیں کہوں گا''۔ یہ جو ہے ناں سوال......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، تو اس کا جواب جو میں نے دیا وہ یہ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے کہا کہ انہوں نے خود یہ پابندیاں اپنے اوپر آپ لگائی تھیں

مرزا ناصر احمد: ......کہ عدالت کے پابند نہیں، بلکہ پہلے اعلان کیا تھا اور عدالت کے فیصلے سے کچھ عرصہ پہلے یہ کہا تھا کہ ''میرا ابتداء سے ہی یہ طریق ہے کہ جو انذاری پیشگوئیاں ہیں ان مشتہر نہیں کرتا''۔ یہ نہیں کہا کہ ''میں بتاتا نہیں'' یعنی ''اپنے دوستوں میں، اپنے حلقے میں بتا ہوں، لیکن ان کو اشتہار اور اخبار کے ذریعے میں مشتہر نہیں کرتا جب تک ان کی رضامندی نہ ہو''۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اس وجہ سے انہوں نے عدالت کے اس فیصلے کو منظور کیا؟

مرزا ناصر احمد: چونکہ انہی کے اپنے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، مطلب یہ ہے کہ......

مرزا ناصر احمد: ......اپنے طریق کار کے مطابق تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو عدالت میں بات ہوئی ہے، درست ہے، مگر یہ کہ آپ اس کی وجہ یہ بتا رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: جناب مولوی ثناءاللہ صاحب کے متعلق پیش گوئی، آپ نے فرمایا تھا کہ اس کے متعلق وہ ایک یہ پوری نہیں ہوتی۔ جو بھی آپ نے حضرت مولوی ثناءاللہ صاحب کے متعلق اعلان کیا، یہ جو ہے ناں مباہلہ یا مقابلہ، اس میں دو طرفین ضروری ہیں، جس طرح یہ محاورہ ہے کہ ہاتھ سے تالی نہیں بجتی۔ تو آپ نے کہا کہ ''آؤ، مباہلہ کرتے ہیں''۔ اس کا جواب مولوی ثناءاللہ صاحب نے دیا، یہ دیا ہے ''اہل حدیث'' کے پرچہ 1907ء — اور اس کی فوٹوسٹیٹ کاپی ہم ساتھ یہ ابھی داخل کروا دیں گے — جواب مولوی ثناءاللہ نے اس چیلنج کا دعوت مقابلہ کا یہ دیا کہ:

"یہ تحریر تمہاری (کہ کون پہلے مرے کون بعد میں) یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے"۔

اس واسطے اس کو یہ کہنا کہ کوئی مقابلہ ہو گیا تھا جس کی شکل وہ نہیں نکلی جو سچے ہوتے تو نکلتی، اس کا سوال ہی نہیں۔ انہوں نے لکھا ہے:

"کوئی عقلمند آدمی آپ کے مقابلے کو، چیلنج کو قبول ہی نہیں کر سکتا"۔

یہ "اہلِ حدیث" کے پرچے کی فوٹوسٹیٹ کاپی جو ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اس کے ساتھ ہی اگر آپ وہ جو اشتہار مرزا صاحب کا ہے، اس کی بھی اگر کاپی آپ کے پاس ہو — میرے پاس بھی ہے — تاکہ......

مرزا ناصر احمد: وہ "اہلِ حدیث" کے اسی پرچے میں ہے۔ یہ جو فوٹوسٹیٹ کاپی دے رہے ہیں ناں مولوی ثناء اللہ صاحب کے پرچہ "اہل حدیث" کی، اس میں......

جناب یحییٰ بختیار: اس میں تو انہوں نے دعا کی ہے، مرزا صاحب نے......

مرزا ناصر احمد: وہ دعا مباہلہ کی ہے کہ "تم اس دعا سے agree کرو تو پھر یہ ہمارے درمیان مقابلہ اور مباہلہ ہو جائے گا"۔ انہوں نے اس دعا کو قبول کرنے سے انکار کر دیا، بڑے زور سے، کہ کوئی عقلمند آدمی اسے قبول ہی نہیں کر سکتا۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اس میں یہ......

مرزا ناصر احمد: اور اس اس میں "اہل حدیث" کے پرچے میں وہ سارا شامل ہے بیچ میں، جس کا انہوں نے انکار کیا ہے، وہ اس دعا کا ہے، مولوی ثناء اللہ صاحب اس کو چیلنج، مقابلہ اور مباہلہ سمجھے ہیں اور اس کے مطابق انہوں نے جواب دیا ہے، ورنہ وہ اس دعا کو اپنے پرچے میں شامل نہ کرتے۔ اور یہ میں نے شامل کروائے ہیں یہاں کی proceedings میں ریکارڈ کے لئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کا اشتہار بھی کہ جس میں وہ کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، اس کے اندر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار:

''جو جھوٹا ہو گا اس......''

مرزا ناصر احمد: مولوی ثناء اللہ صاحب نے دعا کے اشتہار کو نقل کرنے کے بعد یہ جواب دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ درست ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں انہوں نے یہ کہا تھا اس میں کہ ''جو جھوٹا ہو گا......''

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار:

''......خدا اس کو طاعون......''

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار:

''......خدا اس کو طاعون یا ہیضہ سے......''

مرزا ناصر احمد: وہ مباہلہ کے چیلنج کی دعا پہلے لکھ دی ہے آپ نے۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا۔

مرزا ناصر احمد: ثناء اللہ صاحب نے کہا ''میں اسے قبول نہیں کرتا''۔ ختم ہو گیا معاملہ۔

جناب یحییٰ بختیار: اور پھر اس کے بعد یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب کی وفات ہیضے سے ہوتی۔

مرزا ناصر احمد: میں، ہاں، جی نہیں، ٹھیک ہے، ہاں جی، ٹھیک ہے سوال پوچھنا چاہیئے۔

مرزا صاحب کی وفات ہیضے سے نہیں ہوئی، اور اس وقت ڈاکٹر کا سرٹیفکیٹ اس واسطے لینا پڑا غالباً کہ وہ جنازہ لے کے جانا تھا لاہور سے قادیان۔ جس بیماری سے ہوئی، اس کا وہ سارے symptoms وغیرہ دیکھ کے ڈاکٹروں نے جو اندازہ لگایا ہے، جو ڈاکٹر بعد میں آئے ہیں وہ انہوں نے...... اندازہ ہی لگا سکتے تھے...... وہ ہے Gastro-entritis۔ یہ آج کل بڑی عام ہو گئی ہے بیماری۔ اس کا نام آتا ہے۔ اور وہ ہیضہ نہیں ہے، چونکہ ان کے......

جناب یحییٰ بختیار: Dysentry اور......

مرزا ناصر احمد: ...... چونکہ اس کے symptoms ہیضے سے بنیادی طور پر بڑے مختلف ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب!......

مرزا ناصر احمد: نہیں، کچھ ملتے ہیں لیکن بالکل مختلف بھی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، dysentry بھی ہیضے کا ایک......

مرزا ناصر احمد: جس کو dysentry ہو جائے، وہ سڑا ہوا پھل بازار سے لے کے کھا جائے، الٹیاں آ جاتیں تو وہ ہیضہ تو نہیں پر ایک ہوتا۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی ہیضہ تو بعض دفعہ ہوتا ہے، بعض دفعہ نہیں ہوتا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہی میرا مطلب ہے۔ تو اس وقت ڈاکٹروں نے یہ سرٹیفکیٹ دیا ہے کہ یہ ہیضہ نہیں اور بعد کے ڈاکٹروں نے gastro-entritis کی تشخیص کی ہے، لیکن وہ بعد کی ہے۔ اس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے symptoms سے اپنے اندازے لگائے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور اس مباہ...... مباہ...... کیا کہتے ہیں جی آپ اس کو؟

مرزا ناصر احمد: مباہلہ۔ مباہلہ۔

جناب یحییٰ بختیار: بس یہ اس کے تیس چالیس سال بعد تک بھی مولوی ثناء اللہ زندہ رہے؟

مرزا ناصر احمد: مباہلہ ہوا ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں ایسے ہی کہہ رہا ہوں۔ مولانا یہ جو......

مرزا ناصر احمد: جو مباہلہ نہیں ہوا اس کے تیس چالیس سال بعد تک زندہ رہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس اشتہار کے بعد، میرا مطلب......

مرزا ناصر احمد: ہاں، اور اس تیس چالیس سال میں دنیا نے ایک انقلاب یہ دیکھا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب، جو جماعت کو ناکام کرنے کی کوشش پہلے بھی کرتے رہے اور بعد میں بھی کی، وہ کامیاب نہیں ہوئی، اور بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مشن روز بروز ترقی کرتا چلا گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: خیر، وہ تو اور ایشو آپ لا رہے ہیں اُس پر کہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نہیں لاتا، میں نے ویسے چالیس سال کے ضمن میں سمجھا شاید وہ بھی آجائے بیچ میں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ مباہلہ جو ہوتا ہے مرزا صاحب! کیا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے ساتھ کرسکتا ہے، جائز ہے؟

مرزا ناصر احمد: شروع میں علماء نے بانئ سلسلہ احمدیہ کو یہ چیلنج دیا کہ ”ہمارے ساتھ مباہلہ کرو“۔ اور آپ ان کو یہ جواب دیتے رہے ایک عرصہ کہ میرے نزدیک مباہلہ مسلمان سے جائز نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں یہی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں، میں آگے بتاتا ہوں ناں، یہاں ختم نہیں ہوتی بات۔ لیکن جواب آپ کو علماء کی طرف سے یہ دیا گیا کہ ”آپ کا یہ عذر ہمیں قبول نہیں کہ چونکہ مسلمان سے مباہلہ جائز نہیں اس لئے آپ نہیں کرنا چاہتے۔ ہم تو آپ کو کافر سمجھتے ہیں اور اس وجہ سے آپ ہم سے مباہلہ کریں“۔ اس کا حوالہ موجود ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر اس کے بعد، اس کے بعد مرزا صاحب نے ان کو کافر سمجھا اور مباہلہ کا چیلنج دیا؟

مرزا ناصر احمد: مرزا صاحب نے پھر یہ...... جب وہ انہوں نے اصرار کر کے کفر کا فتویٰ لگایا تو بانیٔ سلسلہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ جو کسی کو کافر کہتا ہے، کفر عود کر اس کے اوپر پلٹتا ہے۔ پھر یہ ہوا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ٹھیک ہے وہ۔

مرزا ناصر احمد: یہ آتھم، ایک پیش گوئی آتھم کے بارے میں سوال کیا گیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، وہ میں نے پہلے اس کا ذکر کیا تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ یعنی یہ میں نے اکٹھے کئے ہیں، جہاں آگے پیچھے پڑے ہوتے تھے۔ وہ جو آتھم کا مباحثہ ہوا، آتھم کے ساتھ، اس کے متعلق میں بتا چکا ہوں کہ جنڈیالہ کے مسلمانوں کی طرف سے زور دیا گیا۔ اس کو میں دہرانے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔

جناب یحییٰ بختیار: ''جنگ مقدس''؟

مرزا ناصر احمد: ''جنگ مقدس'' اس کتاب کا نام ہے۔ پیش گوئی ''تبلیغ رسالت'' جلد سوئم، صفحہ 96 پر یہ ہے:

> ''دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے...... عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے...... اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر (معاف کریں) یعنی پندرہ ماہ تک حاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے، (خدائے واحد و یگانہ کو)، اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی''۔

اس میں جو چیز اس وقت کچھ تفصیل سے بتانے والی ہے وہ ہے ''بشرطیکہ''۔ امت مسلمہ کا

متفقہ یہ فیصلہ ہے، تمام فرقوں اور اس امت کا شروع سے لے کر آج تک، کہ جو انذاری پیشن گوئیاں جو ہیں وہ مشروط رہتی ہیں۔ ''مشروط'' کا مطلب یہ ہے کہ اگر جس کے متعلق یہ کہا گیا کہ ''تمہاری یہ کیفیت ہے روحانی طور پر۔ تمہیں، اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ اطلاع دی ہے — کہنے والا کہتا ہے — یہ سزا ملے گی''۔ اس کے ساتھ شرط ہوتی ہے۔ خواہ شرط کا ذکر ہو یا نہ ہو۔ جیسا کہ مثلاً حضرت یونس علیہ السلام کی امت کے لئے — قرآن کریم میں اس کا ذکر ہے — ایک پیش گوئی آئی کہ ان پر عذاب نازل ہوگا۔ لیکن ان کے اوپر وقت مقررہ کے اندر عذاب نازل نہیں ہوا اور حضرت یونس علیہ السلام یہ سمجھے کہ میری پیش گوئی خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا تھا اور اس کو وہ کر دیا، غلط ثابت ہوگئی۔ اور وہاں سے وہ بھاگے۔ وہ لمبا قصہ قرآن کریم میں ہے کہ وہ پھر قرعہ پڑا اور سمندر میں چھلانگ لگائی اور ایک وھیل مچھلی جو کہ بغیر چبائے کے اندر انسان کو نگل جاتی ہے، یا اور جو جانور اس کو مل جائے، وہ اس کے پیٹ میں چلے گئے۔ لیکن قبل اس کے کہ مچھلی کے پیٹ میں اس کے ایسے جسم پر اثر انداز ہوتے اور دم نکلتا، خدا تعالیٰ نے ایسا سامان پیدا کیا کہ کنارے پر جا کر مچھلی نے الٹی کی اور حضرت یونس علیہ السلام ریت کے اوپر آ گئے۔ وہ لمبا ایک قصہ ہے۔ بہر حال اس قصے سے تو ہمارا اس وقت تعلق نہیں ہے۔ ایک پیش گوئی ہوئی جو ان پر پوری نہیں ہوئی اور خدا تعالیٰ نے کہا قوم نے رجوع کر لیا تھا، اس کو کیسے سزا مل سکتی تھی۔ یہ تین حوالے میں نے یہ لکھائے۔ اگر کہیں تو میں پڑھ دوں، ورنہ یہ داخل کروا دوں گا۔ ایک علامہ ابوالفضل صاحب کی ''روح المعانی'' تفسیر کی کتاب ہے۔ اس کے اندر لکھتے ہیں کہ انذاری پیش گوئیاں جو ہیں، وہ توبہ اور رجوع اور صدقہ اور خیرات سے ٹل جاتی ہیں۔ دوسرا حوالہ ہے امام فخر الدین رازی کا بڑے مشہور ہیں۔ اور تیسرا حوالہ ہے صاحب ''روح المعانی'' کا، وہ پہلی کتاب کا دوسرا حوالہ، صاحب ''روح المعانی'' کا دوسرا حوالہ۔ اگر کہیں تو میں اسی طرح......

جناب یحییٰ بختیار: داخل کروا دیں۔

مرزا ناصر احمد: تو میں اصول یہ بتا رہا تھا، اصول، کہ جو انذاری پیش گوئیاں ہیں وہ دعا

کے ساتھ اور توبہ کے ساتھ اور صدقہ کے ساتھ اور خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے کے ساتھ ٹل جاتی ہیں، اور اس میں کسی کو اختلاف نہیں، قرآن کریم سے لے کر اس وقت تک یہ پیش گوئی انذاری ہے، آتھم کی:

''اور بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے''۔

چنانچہ اس نے رجوع کیا اور جو معین عرصہ 15 مہینے کا تھا وہ اس کے لئے ٹل گیا۔ لیکن پھر وہ اس میں ایک دلیری پیدا ہوئی۔ کچھ لوگوں نے اس کو اکسایا۔ اس پر اتمام حجت اتنا واضح ہوا کہ اس کا وہ انکار نہیں کر سکا۔ بانئ سلسلہ احمدیہ نے پہلے اسے یہ چیلنج کیا کہ ''اگر تم اعلان کر دو، اشتہار دے دو: میں رجوع نہیں ہوا حق کی طرف اور میری پیش گوئی جو ہے وہ غلط ثابت ہوتی ہے، تو تم پر عذاب نازل ہو جائے گا، میں تمہیں یہ بتاتا ہوں۔ تو اگر تم سمجھتے ہو کہ تم نے رجوع نہیں کیا تو تم اشتہار دو اور میں ایک ہزار روپیہ تمہیں انعام دوں گا''۔ جب اس کا اس نے مانا نہیں تو پھر کہا: ''دو ہزار روپے انعام دوں گا''۔ یہ اس وقت کے روپے ہیں۔ اور پھر اس نے یہ نہیں مانا تو پھر کہا: ''میں تین ہزار روپے کا انعام دوں گا''۔ پھر اس نے نہیں مانا، یعنی یہ نہیں مانا کہ اعلان کرے کہ ''میں نے رجوع نہیں کیا''۔ ''میں چار ہزار روپے کا انعام دوں گا''۔ چار دفعہ اتمام حجت کرنے کے بعد آپ نے لکھا کہ ''تم نے رجوع اِلی الحق تو کیا۔ یعنی تم نے جو یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف۔ جہاں یہ ہے ''رجوع اِلی الحق — جو بدزبانی کی تھی، تمہارے دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ میں ایک پاک اور مطہر ذات کے خلاف میں نے بات کی ہے اور خدا تعالیٰ کے عذاب کی گرفت میں آ جاؤں گا''۔ یہ ہے رجوع۔ یعنی اپنا نہیں بیچ میں دخل کوئی۔ اور ''چونکہ تم نے جو رجوع کیا اس کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہو، اب میں تمہیں کہتا ہوں کہ تم عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے''۔ اور وہ بڑی لمبی تفصیل ہے اس عذاب کی جس میں وہ مبتلا ہوا اور اس جہان کو اس نے چھوڑا۔ تو انذاری پیش گوئی ہے، انذاری پیش گوئی ہے۔ رجوع اِلی الحق اس نے کیا، وہ ٹلی۔ پھر اس نے، اس نے چھپانے کی کوشش کی، اور اتمام حجت ہوا چار دفعہ۔ تب خدا تعالیٰ کے عذاب نے اس کو پکڑا۔ اور وہ ہر ایک کے اوپر عیاں ہے۔ بہرحال یہ ہمارا جواب ہے۔

تیسرا پیش گوئی ہے محمدی بیگم کی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس پر ذرا میں کچھ......

ایک تو مرزا صاحب نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ ’’پندرہ مہینے کے اندر یہ ہاویہ میں گرے گا اور ذلیل ہوگا......‘‘

مرزا ناصر احمد: ’’......بشرطیکہ رجوع اِلی الحق نہ کرے‘‘۔

جناب یحییٰ بختیار: ’’......بشرطیکہ وہ حق کی طرف رجوع نہ کرے‘‘۔ پندرہ مہینے گزر گئے، یہ مرا نہیں، ذلیل نہیں ہوا، جیسا پیش گوئی میں تھا، established fact۔ اس کے بعد سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ حق کی طرف رجوع ہوا۔ مرزا صاحب کے کہنے کے مطابق، اس لئے یہ پیش گوئی ثابت نہیں ہوتی۔ اب مرزا صاحب نے تو اشتہار میں دیا کہ وہ کہے کہ رجوع ہوا یا نہ ہوا......

مرزا ناصر احمد: آپ نے یہ چار دفعہ اس پر یہ اتمام حجت کی انعام بڑھا کر کہ ’’تم یہ اعلان کرو کہ میں رجوع اِلی الحق نہیں ہوا‘‘۔ اسی نے کہنا تھا ناں، اس کے دل کی بات تھی۔

جناب یحییٰ بختیار: ناں، میں یہ آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں، میں تو......

مرزا ناصر احمد: اچھا، ابھی نہیں آیا......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، پھر یہ کہ جب ایک آدمی حق کی طرف رجوع کرتا ہے، اس کا یہی مطلب ہوتا ہے ناں کہ وہ توبہ کر لیتا ہے ایک قسم کا......

مرزا ناصر احمد: ......اس بات سے جو اس نے کہی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: توبہ کر کے، اسلام میں داخل نہیں مراد......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں۔

مرزا ناصر احمد: ......اس بات سے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہی میں کہہ رہا ہوں کہ اس نے گستاخیاں کی تھیں، اسلام پر حملے کئے تھے، آنحضرتؐ کی شان میں گستاخیاں کی تھیں۔ اور وہ حق کی طرف رجوع ہوا تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ بھئی یہ ابھی توبہ کر رہا ہے، اس لئے اس پر پیش گوئی ثابت نہیں ہوگی۔ معاف کر دیا اس کو۔ میں یہ عرض کر رہا تھا۔ مرزا صاحب! کہ توبہ کا یہ مطلب ہے کہ وہ شخص جو اسلام کے خلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کر رہا تھا، اس سے اس نے توبہ کر لی...... اور دلی توبہ ہی کرتا ہے انسان اللہ کے سامنے...... تبھی اللہ نے اس کو معاف کر دیا، اس نے اللہ کی طرف رجوع کر لیا۔ مگر جب یہ پندرہ مہینے گزر گئے تو پھر امرتسر میں انہوں نے بہت بڑا جلوس نکالا...... عیسائیوں نے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... جس میں مسلمان بھی کچھ شامل ہوئے، اور بڑی خوشیاں منائیں کہ مرزا صاحب کی پیش گوئی غلط ثابت ہوگئی۔ اور اس شخص نے گستاخیاں پھر شروع کیں یہ بھی درست ہے؟

مرزا ناصر احمد: اس نے اپنے رجوع کو چھپایا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں facts آپ سے verify کروا رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، رجوع کو چھپایا۔ ہمارے علم میں پھر کبھی نہیں لکھا۔

جناب یحییٰ بختیار: اس کے بعد تو یہ......

مرزا ناصر احمد: اس کے بعد بھی نہیں لکھا۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... اس نے گستاخیاں کیں اور اس کے بعد اس نے openly چیلنج کیا مرزا صاحب کو۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، مرزا صاحب کا تو سوال ہی نہیں، وہ تو ایک خادم تھے۔ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جو بدزبانی کیا کرتا تھا، اس میں پھر خود ملوث نہیں ہوا۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی اسلام کے خلاف اس نے کوئی چیز نہیں کہی!

مرزا ناصر احمد: ہمارے علم میں کوئی نہیں۔ اور چھ مہینے کے اندر اندر پھر خدا کی گرفت...

جناب یحییٰ بختیار: چھ، سات مہینے کے بعد اس کی وفات ہوئی تو یہی تو کہہ رہے ہیں اس نے پھر گستاخیاں شروع کر دیں تو وفات ہوئی؟

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ، نہ، اوپر میں بات نہیں واضح کر سکتا اس کو۔ یہ شور مچایا عیسائ وغیرہ نے کہ پیش گوئی غلط نکلی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ''پیش گوئی میر 'بشرطیکہ رجوع نہ کرے' رجوع اِلی الحق نہ کرے۔ اور اس نے رجوع اِلی الحق کیا، ہمارے پا ثبوت ہیں۔ اور اگر یہ ہمیں غلط سمجھتا ہے تو یہ اعلان کرے کہ میں نے رجوع اِلی الحق نہیں کیا' اور اس نے اس سے گریز کیا، اعلان کرنے سے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ''اگرچہ اس نے گریز ہے اس اعلان سے کہ رجوع اِلی الحق میں نے نہیں کیا، لیکن پھر بھی یہ اس نے کمزوری دکھائی یہ چھپاتا ہے اپنے رجوع کو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اس کو...... اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آئے گا اور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت ظاہر ہوگی''۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو مرزا صاحب! یہ......

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے ناں کہ وقتی طور پر عذاب کا اس طرح ٹل جانے، اس قسم کا، ا کے اوپر قرآن کریم کی آیات کی تصدیق ہے۔ چنانچہ یہاں ''سورۃ دخان'' کی یہ آیات میں انہوں نے کہا:

عذاب کی پیش گوئی کے بعد:

ربنا اکشف فان العذاب انا مومنون انی لھم الذکریٰ
وقدجاء ھم رسول مبین ثم قولو عنه وقالو معلم
مجنون۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

انا کاشف العذاب قلیلاً

(ہم کچھ عرصے کے لئے عذاب کو ملتوی کر دیں گے۔)

لیکن توبہ نہیں کریں گے، ان کے حالات ایسے ہیں۔

انکم عائدون

(تم پھر اپنی پہلی حالت کی طرف رجوع کرو گے...... کسی نہ کسی شکل میں۔)

یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ انا منتقمون

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو انہوں نے چیلنج کیا ان کو، "جنگ مقدس" میں یہ جو پیشگوئی کی، کیا آتھم نے اس کو منظور کیا کہ "یہ چیلنج میں accept کرتا ہوں"۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ اس نے انکار نہیں کیا اس طرح جس طرح مولوی ثناء اللہ صاحب نے کیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ تو یہی میں کہتا ہوں اس نے accept کیا۔ اس کے بعد اس نے کسی سے تو یہ بھی نہیں کہا کہ "میں نے رجوع کیا"۔ صرف آپ کہتے ہیں کہ اس نے مرزا صاحب کے اشتہار کا جواب نہیں دیا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، اس نے کہا، اپنے ساتھیوں میں کہا۔ جب اُس کے ساتھیوں نے اس کو کہا۔ یہ میں نے بتایا، یہ بڑی لمبی بحث ہے۔ وہ اگر کہیں تو پڑھنا شروع کر دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔

مرزا ناصر احمد: تو وہ اپنے حلقوں میں اس نے کہا کہ "یہ جو مجھ سے جو غلطی ہوئی ہے اور میں خدا تعالیٰ کے عذاب کے نیچے ہوں"۔ اس کا nervous break down ہو گیا تھا، خوف کے مارے، اس کو عجیب وغریب چیزیں، ہیولے نظر آنے لگ گئے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، مرزا صاحب! وہ تو psycological effect لوگوں

Mirza Nasir Ahmad: Psycological effect ......

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ میں تو پیش گوئی کی بات کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور جلال سامنے رکھ کر یہ اس کے اوپر یہ psycological effect ہوا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: Psycological effect، میں یہی کہہ رہا ہوں، میں یہی کہتا ہوں، psycological effect تو کسی طریقے سے بھی ہو سکتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ اس پر ضرور ہوا ہوگا۔ مگر اس کے باوجود، میں کہتا ہوں، اُس نے اس کو accept بھی کیا اور پھر اس کی موت بھی نہیں ہوئی اور پھر آپ کہتے ہیں کہ اس نے رجوع کیا حق کی طرف۔ مسلمان تو خیر وہ نہیں ہوا......

مرزا ناصر احمد: نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اس کے بعد وہ آتا ہے اور پھر وہ وہی حرکتیں کرتا ہے۔ آپ کہتے ہیں وہی حرکتیں اس نے نہیں کیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: ......ایک مشنری عیسائی اسلام کے خلاف کام کر رہا ہے، سات مہینے اور......

مرزا ناصر احمد: ......اُس نے رجوع اِلی الحق کو چھپانے کی حرکت کی، اور خدا تعالیٰ نے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے قیام کے لئے ایک پیش گوئی کی تھی اس کو مشتبہ کرنے کی کوشش کی۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! صاف بات ، کہ جو میں اس کو clarify کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس نے رجوع کیا، اللہ تعالیٰ ہر ایک کے دل کو جانتا ہے، نیت کو جانتا ہے کہ یہ آدمی مجھے دھوکا دے رہا ہے، اس کو چھپائے گا اور اس کی نیت نہیں ہے، یہ پھر عیسائی ہو کے یہی حرکتیں کرے گا۔ کیوں اُس کی توبہ منظور کی؟

مرزا ناصر احمد: یہ جو قرآن کریم کی آیت ہے، اس میں یہی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہی پوچھ رہا ہوں آپ سے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، قرآن کریم کہتا ہے کہ ''ہمیں علم ہے کہ یہ پھر یہی حرکتیں کر دیں گے۔ لیکن عارضی طور پر ان کی دعا کے نتیجے میں عذاب کو ٹال دیتے ہیں''۔ وہ آیات تو میں نے یہی پیش کی ہیں یہاں۔ اور فرعون کے متعلق قرآن کریم میں ہے کہ 9 دفعہ عذاب اُن کے اوپر سے ٹالا گیا ہے، اس کے بعد دوسرا آیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ تو مرزا صاحب! میرا خیال ہے اُس نے کبھی نہیں کہا کہ ''میں نے رجوع کیا''۔ آپ کہتے ہیں کہ privately کیا ہوگا۔ اشتہار کے جوابوں میں کسی میں نہیں کہا اُس نے۔

مرزا ناصر احمد: اُس نے رجوع کیا اور دلیل یہ ہے کہ جب اس کو یہ کہا گیا کہ ''اگر تم نے رجوع نہیں کیا تو اس کا اعلان کرو'' تو اس طرف وہ آتا نہیں تھا۔ جس شخص نے رجوع نہیں کیا تھا اور اُس کے پیچھے پڑے ہوئے تھے بانی سلسلۂ احمدیہ کہ اگر تم نے رجوع نہیں کیا تو اعلان کرو''۔ تو اس نے اعلان نہیں کیا۔ اس کا مطلب ہے کہ اُس نے اعلان کیا، ایک دوسرے رنگ میں، بالواسطہ، کہ ''میں رجوع کر چکا ہوں''۔

جناب یحییٰ بختیار: اس پر مرزا صاحب! وہ جو مرزا صاحب نے آخر میں تقریر میں، وہ جو مباحثہ ان کا تھا ''جنگ مقدس'' اس میں کہا کہ:

''آج رات مجھ پر کھلا ہے وہ یہ ہے کہ جب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے

> جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔ تو اُس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے......''

مرزا ناصر احمد: یہ میں نے پڑھا تھا پہلے۔

جناب یحییٰ بختیار:

''......اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے......''

یعنی عیسائی عاجز بندے کو خدا سمجھتے ہیں، یسوع کو کیا آتھم نے اس کے بعد عاجز بندے کو خدا نہیں سمجھا؟

مرزا ناصر احمد: اب یہ اس جگہ ہم پہنچ گئے کہ انذاری پیش گوئیاں رجوع کے ساتھ ٹل تو جاتی ہیں، مگر سوال یہ ہے کہ اس نے رجوع کیا یا نہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: یہی سوال ہوا ناں جی؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں کہتا ہوں کہ رجوع تو آپ کہتے ہیں کہ......

مرزا ناصر احمد: وہ میں سمجھ گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ایک عاجز بندے کو وہ خدا سمجھتا ہے، اس وجہ سے جھوٹا ہے وہ۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ ویسے لمبی بحث ہے۔ میں، ایک حوالہ میں پڑھ دیتا ہوں، چھوٹا سا ہے، اس سے بھی روشنی پڑتی ہے اس پر۔

جب وہ پہلا انعام ایک ہزار روپے والا دیا آپ نے، اس اشتہار کے یہ الفاظ ہیں:

> ''اس بات کے تصفیے کے لئے کہ فتح کس کو ہوتی، آیا اہل اسلام کو جیسے کہ درحقیقت ہے، یا عیسائیوں کو جیسا کہ وہ ظلم کی راہ سے خیال کرتے ہیں، تو میں ان کی پردہ دری کے لئے مباہلہ کے لئے تیار ہوں۔ اگر وہ دروغ گوئی اور چالاکی سے باز نہ

> آئیں تو مباہلہ اس طور پر ہوگا کہ ایک تاریخ مقرر ہو کر ہم فریقین ایک میدان میں حاضر ہوں۔ اور مسٹر عبداللہ آتھم صاحب کھڑے ہو کر تین مرتبہ ان الفاظ کا اقرار کریں کہ اس پیش گوئی کے عرصہ میں — (اس پیش گوئی کے عرصہ میں) — اسلامی رعب ایک طرفۃ العین کے لئے بھی میرے دل پر نہیں آیا اور میں اسلام اور نبی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو ناحق پر سمجھتا رہا اور سمجھتا ہوں اور صداقت کا خیال تک نہیں آیا۔ اور حضرت عیسیٰ کی ابنیت اور الوھیت پر یقین رکھتا رہا اور کتابوں اور اس میں یقین جو فرقہ پراٹسٹنٹ کے عیسائی رکھتے ہیں اور اگر میں نے خلاف واقعہ کیا ہے (یہ جو اوپر کے الفاظ ہیں) اور حقیقت کو چھپایا ہے تو اے خدائے قادر مجھ پر ایک برس میں عذاب موت نازل کر۔ اس دعا پر ہم آمین کہیں گے۔ اور اگر دعا کا ایک سال تک اثر نہ ہوا اور وہ عذاب نازل نہ ہوا جو جھوٹوں پر نازل ہوتا ہے تو ہم ہزار روپیہ مسٹر عبداللہ آتھم صاحب کو بطور تاوان کے دیں گے"۔

یہ پہلا اشتہار ہے۔ اب اس میں آپ نے بتایا ہے کہ رجوع سے کیا مراد ہے جو اُس نے کیا اور اگر وہ انکار کرے تو کس رجوع کے نہ کرنے کا وہ اقرار کرے۔ اور یہ، وہ یہ ہیں، وہی جو آپ کہہ رہے تھے ناں، عیسائیت:

> "اور وہ یہ اقرار کرے کہ اسلام کا رعب میرے اوپر نہیں پڑا اور میں اسلام اور نبی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو ناحق پر سمجھتا رہا اور سمجھتا ہوں اور صداقت کا خیال تک نہیں آیا۔ اور حضرت عیسیٰ کی ابنیت اور الوھیت پر یقین رکھتا رہا اور رکھتا ہوں"۔

تو یہ ہے رجوع۔ اس سے وہ انکار کر رہا تھا۔ اور یہ وہی الفاظ ہیں جس کا آپ نے ذکر کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ میں سمجھ گیا کہ یہ تو پھر چیلنج کے بعد چیلنج۔ اور اگر وہ بھی نہ منظور ہوتے تو کہتے "پھر میں اور دیتا ہوں"۔ آپ یہ...... پہلے انہوں نے صرف یہ کہا کہ "عیسائی عاجز بندے کو انسان مانتا ہے"۔ یہ چیلنج دیا اس کو۔ وہ چیلنج غلط ثابت ہوا......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔

جناب یحیٰ بختیار: ......اور اس کے بعد اس کو کہا کہ جی...... ابھی explanation یہ کہ "ابھی آپ کو ابھی ایک اور چیلنج ہے مجھ سے۔ پھر ایک سال کا ٹائم دیتا ہوں"۔ اس پر بھی وہ نہ مرے تو کہتے ہیں "ایک اور چیلنج لے"۔ یہ تو پھر بعد کی باتیں ہو جاتی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: یہ اشتہار ایک ایک سال کے بعد نہیں آئے۔ یہ آپ کو کسی نے غلط بتایا ہے۔

جناب یحیٰ بختیار: نہیں، اشتہار میں ان کو ایک سال کا اور ٹائم دیا کہ "اگر ایک سال کے اندر اگر یہ قسم اٹھائے، نہ مرے تو میں اس کو ایک ہزار روپے دوں گا"۔

مرزا ناصر احمد: انسان جو اللہ تعالیٰ کا عاجز بندہ ہے، خود قدرت اپنے ہاتھ میں لے کے اعلان نہیں کرتا جب تک اللہ تعالیٰ نہ بتائے۔

جناب یحیٰ بختیار: نہیں جی، اللہ تعالیٰ نے اس کو کہا کہ پندرہ مہینوں کے اندر مرے گا اور ضرور مرے گا یہ......

مرزا ناصر احمد: اور پھر وہ......

جناب یحیٰ بختیار: ......ذلیل و خوار ہو گا۔ پھر ہوا نہیں، وہ مرا نہیں۔

مرزا ناصر احمد: بہر حال، ہم سمجھتے ہیں، اس سارے کو دیکھ کے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو شخص ساری اس تفصیل میں سے گزرے، ہم سمجھتے ہیں...... غلط سمجھتے ہوں گے...... ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو شخص اس ساری تفصیل میں سے گزرے وہ وہی نتیجہ نکالے گا جو ہم نے نکالا۔

جناب یحیٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

مرزا صاحب! ایک اور اس پر سوال آ جاتا ہے۔ ایک امریکن تھے جنہوں نے بھی کوئی دعویٰ کیا تھا— تا کہ میں دونوں pictures لانا چاہتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ وہ اس کے ساتھ نہیں تعلق۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، علیٰحدہ تھا — میں نے پڑھا ہوا ہے اس پر — جو واقعی مر گیا تھا کہ جو عرصہ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ یہ خوار ہوگا۔ وہ جو وہاں زورن شہر میں تھا۔ اس نے کہا کہ اسلام ختم ہو جائیگا۔ امریکن اخبار میں اس کا ذکر آیا۔ پھر وہ “True Islam” میں بڑی detail سے سارے وہ دیئے گئے ہیں۔ ڈیوی تھا یا ڈوئی۔

مرزا ناصر احمد: ڈوئی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو ان کو بھی مرزا صاحب نے ایسا ہی چیلنج دیا تھا؟

مرزا ناصر احمد: یہ میں...... ڈوئی کے متعلق پہلے ذکر یہ ہمارا ریکارڈ میں آچکا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، وہ کتاب میں میں نے تفصیل سے پڑھا ہے۔

مرزا ناصر احمد: کسی سلسلہ میں ڈوئی کا ذکر ریکارڈ میں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں آچکا ہے۔ ہاں، میں کہتا ہوں کہ وہ بھی چیلنج مرزا صاحب نے ان کو یہی دیا کہ یہ کچھ عرصے کے اندر...... کچھ ٹائم دیا تھا، ایک سال، آٹھ مہینے، دو سال مجھے یاد نہیں...... کہ یہ ذلیل ہوگا اور مرے گا۔ اور وہ جو میں نے دیکھی کتاب “True Islam” اس میں یہ ہے کہ وہ ذلیل بھی ہوا اور مرا بھی، مگر اس نے کسی سٹیج پر چیلنج کو accept ہی نہیں تھا کیا۔

مرزا ناصر احمد: اس نے کیا ہے accept۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کے اخبار یہ کہہ رہے ہیں کہ he ignored it۔ اس پر تو آپ کہتے ہیں کہ پیشگوئی ٹھیک آ گئی باوجود اس کے کہ اس نے accept نہیں کیا......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، اوہو! یہ میں سمجھ گیا......

جناب یحییٰ بختیار: ......اور ثناء اللہ کے بارے میں کہتے ہیں accept نہیں کیا، اس واسطے......

مرزا ناصر احمد: یہ میں سمجھ گیا، آپ کا پوائنٹ میں سمجھ گیا ہوں۔ میں جواب دیتا ہوں۔ ایک پہلے پیشگوئی، ایک ہے مباہلہ۔ ان دو میں فرق ہے۔ اس کے متعلق پیشگوئی تھی، مباہلہ نہیں تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، اس میں یہ چیلنج تھا کہ اس نے اس کو accept ......

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ، نہ، چیلنج پیش گوئی کے رنگ میں۔ اور یہاں مباہلہ کے رنگ میں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، پیش گوئی آتھم کا میں نے پوچھا۔ آپ نے کہا آتھم نے accept کیا تھا اس کو۔

مرزا ناصر احمد: وہ مباہلہ تھا، آتھم کے ساتھ مباہلہ تھا، اور یہ بعد میں بھی مباہلہ کا لفظ آیا ہے سارے اس سلسلے میں اس میں کوئی شک نہیں کہ مباہلہ جو ہے، آتھم کے ساتھ مباہلہ تھا......

جناب یحییٰ بختیار: اس میں بھی پیشگوئی آتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ......اور ڈوئی کے ساتھ پیشن گوئی تھی۔ اور ان دو میں فرق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ثناءاللہ اور آتھم کے ساتھ پیشین گوئی نہیں تھی؟

مرزا ناصر احمد: آتھم کے ساتھ مباہلہ تھا اور وہ مباہلہ ہوا......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اور مباہلہ میں پیشین گوئی تھی۔

مرزا ناصر احمد: ......اور حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب کے ساتھ......مباہلہ کا چیلنج دیا گیا۔ اور ایک دعا کی شکل میں بتایا کہ یہ مباہلہ میں کرنا چاہتا ہوں۔ اور انہوں نے انکار کیا یہ کہہ کے کہ ''کوئی دانا انسان آپ کے اس چیلنج کو قبول نہیں کر سکتا''۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو ٹھیک ہے، پھر آتھم کے بارے میں یہ مباہلہ میں پیشین گوئی کی انہوں نے؟

مرزا ناصر احمد: ایک پیشین گوئی کا رنگ مباہلہ میں بھی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہے پیشین گوئی، مگر مباہلہ میں ہوئی؟

مرزا ناصر احمد: مباہلہ کی شکل میں ہے۔ ان دونوں کی شکلیں مختلف ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کو بھی اسی طرح چیلنج کیا، ڈیوی کو یا ڈوئی کو؟

مرزا ناصر احمد: ڈوئی کو چیلنج نہیں کیا، ڈوئی کو کہا کہ ''تم اس جگہ پر پہنچے ہوئے ہو کہ میں
یں بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کے نیچے آؤ گے، بغیر مباہلہ کے''۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! نہیں، میں آپ کو کتاب بتا دوں کہ اس کو approach
گیا کہ ''یہ کہتے ہیں، آپ کے بارے میں، انڈیا میں Prophet Ahmad یہ چیلنج دے
ے ہیں آپ کو۔ آپ accept کر رہے ہیں اس کو؟'' اس نے کہا کہ ''نہیں، I ignore
ایسے کیڑے مکوڑے بہت پھرتے رہتے ہیں''۔ A very contemptuous
language he us

مرزا ناصر احمد: میرے علم میں کہیں مباہلہ نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: مباہلہ نہیں، میں نے کہا اس کو چیلنج کیا، اس کو کہا کہ accept کرو،
نے انکار کر دیا۔

مرزا ناصر احمد: دیکھیں ناں، چیلنج دیا۔ Stage by stage چلتے ہیں۔ چیلنج دیا، اس
قبول نہیں کیا۔ مباہلہ کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ لیکن انکار کرنے میں اس نے پھر گندہ ذہنی
کام لیا۔ تب مباہلہ کے بغیر اس کے متعلق پیش گوئی کی گئی۔ یہ تیسری سٹیج ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ میں کتاب لے آؤں گا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ ابھی اور چلنا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس میں ایک سوال ابھی اور کرنا ہے...... مولوی صاحب نے
کہا کہ آپ کی توجہ دلاؤں۔ I don't want to waste your time. صرف یہ ہے

> ''اس پیشین گوئی کے بعد مرزا صاحب کے بھی کئی ایسے مرید تھے جن کو بڑی
> تشویش ہوئی اور پریشانی ہوئی کہ یہ کیوں پیشین گوئی پوری نہیں آتی۔ اس میں سے
> ایک صاحب ہیں ملیر کوٹلہ کے ایک رئیس جو محمد علی خان......''

مرزا ناصر احمد: رئیس؟ میں نام نہیں سن سکا۔

جناب یحییٰ بختیار:

’’......محمد علی خان، جو مرزا صاحب کے خادم اور سچے خادم ہیں، انہوں نے اپنی پریشانی پیشین گوئی کے عدم وقوع کا رونا اپنے دو خطوں میں ظاہر کیا ہے‘‘۔

تو یہ دو خط یہاں ہیں۔ ان میں وہ کہتے ہیں:

’’آپ کی پیشین گوئی آپ کی تشریح کے موافق پوری ہو گئی؟ نہیں، ہرگز نہیں۔ عبداللہ آتھم اب تک صحیح وسالم موجود ہے۔ اس کو بہ سزائے موت ہاویہ میں نہیں گرایا گیا۔ اگر یہ صحیح ہوتا تو یہ سمجھو کہ پیش گوئی الہام کے الفاظ کے بموجب پوری ہو گئی۔ جیسا کہ مرزا خدا بخش صاحب نے لکھا ہے اور ظاہری معنی جو یہ سمجھے گئے تھے وہ ٹھیک نہ تھے۔ اول تو کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی کہ جس کا اثر عبداللہ آتھم صاحب پر پڑا ہو‘‘۔

دوسرے پیش گوئی کے الفاظ یہ ہیں:

’’اب بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ ان ہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی‘‘۔

یہ خط وہ......

مرزا ناصر احمد: ٹھیک۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! اب وہ ان کی......

مرزا ناصر احمد: اگلی، محمدی بیگم؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: پہلی بات تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ محمدی بیگم کے دس رشتہ دار یہ کہہ کے کہ ''یہ پیش گوئی پوری ہوگئی'' بیعت میں داخل ہوگئے — خود وہ خاندان۔ اور دوسرے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ محمدی بیگم کے لڑکے نے یہ ایک اشتہار دیا جس کی فوٹوسٹیٹ کاپی اس وقت میں یہاں داخل کرواؤں گا۔

(وقفہ)

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! اگر آپ پہلے اس کے جو brief facts ہیں...... کیونکہ بہت سے ممبران کو پتہ نہیں کہ کیا...... پھر اس کے بعد اگر آپ......

(وقفہ)

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ اس پیش گوئی کے جو مختصر کوائف ہیں وہ یہ ہیں کہ بانی سلسلہ احمدیہ کے خاندان کا ایک حصہ اسلام سے برگشتہ ہو چکا تھا اور اسلام کے خلاف بہت گندہ دہنی اور بدزبانی اور گستاخی اور شوخی سے کام لیتا تھا۔ تو ان کے لئے یہ ایک انذاری پیشن گوئی تھی۔ اور دراصل پیشن گوئی یہ ہے کہ:

> ''اگر تم اسلام کی طرف رجوع نہیں کرو گے، جسے تم چھوڑ چکے ہو باوجود مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونے کے، اور جو تم گستاخیاں کر رہے ہو اس سے باز نہیں آؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے گھر پر لعنت اس طرح بھیجے گا کہ تمہیں ملیامیٹ کر دے گا۔ اور تمہاری جو اس وقت دشمنی کی حالت ہے — میں اسلام کے ایک ادنیٰ خادم کے طور پر کام کر رہا ہوں — تمہاری جو ذہنیت ہے میرے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں، رشتہ داری ہوگی، لیکن ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ اور تم کبھی سوچ بھی نہیں سکتے کہ اپنی لڑکی کا رشتہ میرے ساتھ کرو''۔

اور پیشین گوئی یہ ہے کہ:

''تمہارے خاندان میں سے، یعنی اس حصے میں سے جس کا ذکر ہے، اللہ تعالیٰ

> ہلاکت نازل کرے گا، ایک کے بعد دوسرا مرتا چلا جائیگا، اور یہاں تک کہ تم ذلیل ہوگے کہ تم میرے جیسے انسان سے اپنی لڑکی کا رشتہ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ''۔

لیکن جیسا کہ انذاری پیشین گوئیوں میں ہوتا ہے، انہوں نے رجوع کیا اور اللہ تعالیٰ نے وہ پیش گوئی ٹال دی۔ اور رجوع تو اس خاندان کا رجوع کہ دس خاندان کے افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ اور ان کے اپنے بیٹے نے محمدی بیگم کے یہ لکھا۔ وہ جو اصل، جو میں نے ابھی بتایا ناں خلاصہ، اس کا ذکر انہوں نے بھی کیا، بیٹے نے۔ وہ بھی میں پڑھ دیتا ہوں، اس کی تصدیق ہو جائے گی، اگر کسی کو وہم ہو۔ یہ ان کے، محمدی بیگم کے بیٹے نے یہ اشتہار دیا ہے:

> ''یہی نقشہ یہاں نظر آتا ہے کہ جب حضرت مرزا صاحب کی قوم اور رشتہ داروں نے......

انہوں نے یہ لکھا ہے فقرہ۔ لیکن اصل اس پیشگوئی کا تعلق رشتہ داروں سے ہے، محمدی بیگم رشتہ دار تھی ناں:

> ''جب آپ کے رشتہ داروں نے گستاخی کی، یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی ہستی سے انکار کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک کی ہتک کی اور اشتہار دے دیا کہ ہمیں کوئی نشان دکھلایا جائے۔ تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور کے ذریعے پیش گوئی فرمائی۔ اس پیشگوئی کے مطابق میرے نانا جان مرزا احمد بیگ صاحب ہلاک ہو گئے اور باقی خاندان اصلاح کی طرف متوجہ ہو گیا۔ (ویسے اس خاندان میں ایک اور موت بھی آئی) جس کا ناقابل تردید ثبوت یہ ہے کہ اکثر نے احمدیت قبول کر لی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت غفور الرحیم کے ماتحت۔ قہر کو رحم سے بدل دیا''۔

یہ ان کے بیٹے کی طرف سے یہ ہے اشتہار، اور یہ اب میں داخل کروا رہا ہوں۔ وہ میں نے...... خاندان کے نام میرے پاس لکھے ہوئے ہیں، میں نے اس لئے نہیں پڑھے کہ خواہ مخواہ

یہاں۔۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ نہیں۔ اس کے والد کا نام احمد بیگ تھا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ ان کے جو رشتہ دار تھے محمدی بیگم کے، یہ مرزا صاحب کے مخالف تھے؟ آپ نے کہا ہے ''یہ اسلام کے مخالف تھے''۔

مرزا ناصر احمد: یہ اسلام کے مخالف تھے، قرآن کریم کی ہتک کیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ سے انکاری تھے اور اسلام کا مضحکہ اڑایا کرتے تھے openly اپنی مجلسوں میں۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے کہا ناں کہ انہوں نے کہا '' نشان کوئی بتایئے، مرزا صاحب!''۔

مرزا ناصر احمد: مرزا صاحب نے اپنے مخالف کو نشان نہیں بتایا، مرزا صاحب نے اللہ تعالیٰ سے انکار کرنے والے کو، قرآن کریم کی ہتک کرنے والے کو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق گستاخی کے کلمات کہنے والے کو نشان دکھلایا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں کچھ تھوڑا سا facts پہلے verify کرا لوں جی، اس کے بعد...... احمد بیگ تھے محمدی بیگم کے والد۔ احمد بیگ کی جو ہمشیرہ تھی ان کی شادی ہوئی تھی غلام حسین کے ساتھ جو کہ مرزا صاحب کے کزن تھے، غلام حسین کے ساتھ شادی ہوئی تھی جو مرزا صاحب کے کزن تھے، یہ ٹھیک ہے جی؟

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: غلام حسین صاحب کوئی، جب یہ واقعہ ہوا ہے، اس سے کوئی بیس (۲۰) پچیس (۲۵) سال پہلے غائب ہو گئے تھے، he disappeared, unheard of?-

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ان کی جو جائیداد تھی وہ احمد بیگ صاحب کی بیوی کو ورثے میں مل

گئی تھی، یا اس کا حصہ اس میں آ گیا تھا، مگر مرزا صاحب کا بھی کچھ حصہ آتا تھا کیونکہ ان کی شاید اولاد نہیں تھی؟

مرزا ناصر احمد: کن کی؟

جناب یحییٰ بختیار: غلام حسین صاحب جو تھے ناں جی، جو غائب ہو گئے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......ان کی جائیداد جو رہ گئی تو وہ احمد بیگ کی جو بہن تھی، جو ان کی بیوی تھی غلام حسین کی، وہ احمد بیگ کی ہمشیرہ تھی۔ مجھے جو ساری details دی گئی ہیں ناں جی، میں ان سے چل رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ یہ میں بھی پڑھ دوں، آپ مقابلہ کر لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کر لوں، پھر اس میں جو غلطی ہو گئی آپ پوائنٹ آؤٹ کر دیجئے کیونکہ آپ نے تو وہ...... یہ مجھے جو دیئے گئے ہیں: احمد بیگ کی ہمشیرہ کی شادی غلام حسین سے ہوئی۔ غلام حسین غائب ہو گیا۔ اس کا کوئی نام کسی نے نہیں سنا کئی عرصے تک، 25 سال کے قریب۔ پھر اس کی جو جائیداد تھی وہ اس کی بیگم کے نام آ گئی......

مرزا ناصر احمد: اس کا کیا نام ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: بیگم کا نام نہیں دیا جی، وہ احمد بیگ کی ہمشیرہ تھی۔ احمد بیگ یہ چاہتا تھا کہ یہ جائیداد جو ہے، جو ان کی ہمشیرہ کی ہے، وہ اپنے بیٹے کے نام ٹرانسفر کرے۔ اور اس کیلئے ضروری تھا کہ وہ مرزا غلام احمد صاحب کی بھی consent لے کیونکہ ان کا بھی کوئی اس میں ٹائیٹل بنتا تھا، کزن تھے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، کوئی ان کا لیگل ٹائیٹل۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں لیگل ٹائیٹل تھا۔ تو وہ مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مرزا صاحب سے کہا کہ یہ آپ اس پر دستخط کر دیں، یہ میرے بیٹے کے نام ٹرانسفر ہو جائے،

بونکہ میری بہن کو اس میں اعتراض نہیں ہے۔ تو مرزا صاحب نے ان کو کہا کہ ''یہ میری عادت ہے کہ میں ایسے معاملوں میں استخارہ کرتا ہوں اور اس کے بعد میں آپ کو جواب دوں گا''۔ آپ نوٹ کرلیں جو مجھے facts دیئے گئے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں جی، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: استخارہ کے بعد انہوں نے ان کو یہ کہا............ دو چار دن گزرے جتنے ہی دن ہوئے۔ اس پر...... کہ ''اگر آپ اپنی بیٹی محمدی بیگم کا میرے ساتھ رشتہ کریں جن کا اللہ نے جنت میں یا آسمان پر نکاح کر دیا ہے تو یہ آپ کے خاندان کے لئے اچھا ہوگا۔ (جی) اللہ کی س پر مہربانی ہو جائے گی، برکت ہوگی اس پر۔ ورنہ لڑکی کی بھی بری حالت ہو جائے گی اور آپ کے خاندان میں جہاں تک احمد بیگ ہے دو تین سال کے عرصے کے اندر فوت ہو جائے گا۔ اور جس آدمی سے جس شخص سے محمدی بیگم کی شادی ہوگی وہ اڑھائی سال کے عرصے کے اندر فوت ہو جائے گا''۔ یہ 1886ء کا واقعہ ہے۔ اس کے بعد محمدی بیگم کے والد نے اس نکاح سے، شادی کرنے سے......

مرزا ناصر احمد: یہ کس سن کا واقعہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: 1886ء۔

مرزا ناصر احمد: 1886ء۔ ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ میں آپ سے clarify کرا رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) 1886ء لکھ لیں۔ (اٹارنی جنرل سے) میں سمجھا نہیں تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: پھر اس کے بعد انہوں نے اس سے انکار کر دیا، شادی سے، رشتہ دینے سے۔ پھر مرزا صاحب نے اس سلسلے میں جو اُن کے عزیز تھے اور احمد بیگ کے بھی عزیز تھے، ان کو، بعض لوگوں کو خط لکھے۔ ایک خط انہوں نے لکھا مرزا علی شیر کو کہ:

”مجھے معلوم ہوا ہے کہ عنقریب ایک دو دن میں عید کے بعد یہ شادی ہو رہی ہے اور تم بھی اس میں شامل ہو رہے ہو۔ اور جو اس شادی میں شامل ہوگا وہ میرا سب سے بڑا دشمن ہوگا، اور اسلام کا دشمن ہوگا“۔

مرزا ناصر احمد: جو شادی میں شامل نہیں ہوگا؟

جناب یحییٰ بختیار: جو ہوگا۔

مرزا ناصر احمد: اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ وہ مرزا صاحب کہتے ہیں ”ہمارا دشمن ہوگا......“

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار:

”......وہ اسلام کا دشمن ہوگا۔ احمد بیگ کو بھی انہوں نے خط لکھا اور اس میں اس کو

کہ:

”تمہیں علم ہے کہ میں نے کیا پیشین گوئی کی ہے (کیا میری prophecy ہے) اور اس سے تقریباً دس لاکھ لوگ واقف ہو گئے ہیں۔ سب ہندو اور پادری اس پیشین گوئی کا انتظار کر رہے ہیں۔ Maliously (جو لفظ مجھے انہوں نے دیئے ہیں) اس کا انتظار کر رہے ہیں میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس پیشین گوئی کو سچا ثابت کرنے کے لئے میری مدد کریں تاکہ خدا کی آپ پر مہربانی ہو۔ کوئی انسان خدا سے جھگڑ نہیں سکتا۔ یہ خدا کی مرضی ہے کیونکہ جنت میں جو بات مقرر ہو چکی ہے وہ ہوگی“۔

یعنی یہ جو مجھے gist دیا ہے جی، میں اس سے کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: یہ کوئی حوالہ ہے یا gist ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، gist مجھے انگلش میں جو لکھوایا گیا ہے کتابوں سے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یعنی کتابوں کے حوالے نہیں ہیں یہاں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو آ جائیں گے۔ مرزا صاحب کے خطوط جو ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......ان کا میں gist پڑھ رہا ہوں۔ مرزا صاحب نے جو احمد بیگ کو لکھا......

Mirza Nasir Ahmad: Yes, the whole is a ve
interesting story.

Mr. Yahya Bakhtiar: ہاں, you may say so.

Mirza Nasir Ahmad: It is an accident which took plac
س طرح بڑے بڑے بچوں کے لئے بناتے ہیں ناں ستوریاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو یہ دیکھیں ناں جی،......

مرزا ناصر احمد: اور اُس کے لئے اس کے جو اصل ہیں، اصل...... میں سمجھ گیا یہ...... وہ
ے آپ کے سامنے ہم لکھ کر بھجوا دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ لیکن جو مرزا علی شیر کو جو خط لکھا انہوں نے، پھر مرزا احمد بیگ کو جو

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ بھی ساتھ ہی لیں گے خط اپنے جواب میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ یہ انہوں نے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ نوٹ کر لئے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ یہ facts ہیں۔ آپ ان کو کہیں جی کہ یہ نہیں لکھے تو اور بات
۔ خط کے اندر کا اگر کوئی مضمون بدل گیا ہے یا......

مرزا ناصر احمد: ......بدلا یا context بدلا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں۔ وہ تو آپ اوریجنل فائل کریں تو that will be the best۔ میں نہیں چاہتا کہ misunderstanding ہوکوئی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ مجھے ایسی......

مرزا ناصر احمد: یہ اگر آپ کچھ اجازت دیں تو صرف اس کے متعلق، اور کوئی چیز نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں ذرا یہ facts پورے کرلوں جس سے آپ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اس بیک گراؤنڈ کے......پھر انہوں نے یہ خط لکھا ان کو، اور ان کو کہا کہ "آپ میری مدد کریں اس میں"۔ وہ نہیں مانے۔ ظاہر ایسا ہوتا ہے۔ تو اس کے بعد مرزا صاحب نے اپنے بیٹے مرزا سلطان احمد — جو مرزا صاحب کی شادی کے بارے میں مخالفت کر رہے تھے، مجھے یہ بتایا گیا ہے — اس کو کہا کہ "میں publically تمہیں disown اور disinherit کرتا ہوں، عاق کرتا ہوں"۔ کیا یہ درست ہے؟ اور ساتھ ہی......

مرزا ناصر احمد: یہ "کیا یہ درست ہے" مجھ سے سوال ہے یا اس کا حصہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی یہ میں verify کرا رہا ہوں جی، Verification۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، نہیں، تو اس کا تو سارا جواب ہے۔ یہ تو......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی یہ جو ہیں ناں بیچ میں facts، وہ پوچھتے ہیں کہ یہ facts......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ ساروں کا جواب دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، جواب آپ دیں گے۔ میں کہتا ہوں یہ جو چیزیں ہیں، جو واقعات ہیں......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، یہ نوٹ کر لیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) ہاں، یہ نوٹ کریں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا سلطان احمد نے مخالفت کی اور مرزا صاحب نے ان کو عاق کر دیا، disown کر دیا اور یہاں تک کہ ان کی والدہ کو بھی کہا کہ جس دن محمدی بیگم کی شادی کسی اور سے ہوئی تمہیں بھی طلاق...... کیونکہ ان کی رشتہ داری تھی احمد بیگ سے۔

مرزا ناصر احمد: میں سن رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔ اس طرح مرزا صاحب کے دوسرے بیٹے فضل احمد، ان کو بھی کہا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق کر دو کیونکہ وہ احمد بیگ کی niece تھی۔

مرزا ناصر احمد: میں نے سن لیا ہے۔ ابھی میرے جواب کی باری نہیں آئی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہتا ہوں کہ یہ حقائق......

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں نے کہا کہ نوٹ کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ تو ٹھیک ہے، ہر چیز کی وضاحت ہونی چاہیئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ یہ ان کو بھی کہا اور ان کو بھی disown کیا، disinherit کیا، کیونکہ وہ اپنی بیوی کو شاید طلاق نہیں دے رہے تھے مرزا صاحب کی پیشین گوئی کو پورا کرنے کے لئے۔

اس کے بعد محمدی بیگم کی شادی سلطان احمد سے ہوئی۔ اس کے بعد مرزا صاحب نے کہا کہ ”یہ میری امید کا معاملہ نہیں، یہ میرے faith کا معاملہ ہے کہ یہ پیشینگوئی ہو کے رہے گی، شادی کے بعد بھی“۔ چھ مہینے کی شادی کے بعد احمد بیگ وفات کر گئے اور ڈھائی سال کے بعد ان کے میاں نے وفات کرنا تھا۔ تو پہلے تو میاں کو مرنا چاہیئے تھا پھر احمد بیگ کو۔ بہر حال، احمد بیگ پہلے وفات کر گئے۔

مرزا ناصر احمد: یہ کس کو خبر ملی تھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ کس کو پہلے مرنا چاہئے تھا؟

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں نہیں کہتا یہ، میں تو صرف inference یہ لے رہا ہوں کہ اگر میں کہوں کہ یہ شخص دو سال کے اندر مرے گا، وہ تین سال کے اندر مرے گا۔ تو دو سال والا مطلب ہے کہ پہلے مرے گا۔ اس واسطے۔ خاوند کے لئے کہا تھا ڈھائی سال باپ کے لئے تین سال......

مرزا ناصر احمد: اگر یہ ہو کہ زید تین سال بعد مرے گا اور بکر ڈھائی سال بعد مرے گا، اور زید مر جائے......نہ......تین سال کے اندر مر جائے گا، اور وہ ڈھائی سال کے اندر مرے گا۔ اور زید مر جائے چھ مہینے بعد اور وہ مرے سال بعد، تو دونوں باتیں درست ہوں گی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ٹھیک ہے،......

مرزا ناصر احمد: ......اور نقشہ بدل جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ٹھیک ہے، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ پہلے مرنا چاہئے تھا، وہ مرا نہیں۔ محمدی بیگم کے جو خاوند تھے سلطان احمد، یہ بڑا کوئی سخت قسم کا آدمی تھا۔ تو یہ نہیں مرا۔ اور اس کے بعد ڈھائی سال کا عرصہ بھی گزر گیا۔ اور پھر یہ گیا، بڑا سولجر رہا فرانس میں۔ ان کو کئی دفعہ گولیاں بھی لگیں لڑائی میں، 1914ء کی جنگ میں، پھر بھی نہیں مرا وہ، اور نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا صاحب کا محمدی بیگم سے کبھی نکاح نہیں ہوا، کبھی شادی نہیں ہوئی۔ تو یہ facts......

مرزا ناصر احمد: یہ انذاری پیشین گوئی تھی، ٹل گئی۔ ٹھیک ہے یہ۔ یہ وہ facts ہیں جو آپ کو بتائے گئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو میں کہتا ہوں کہ آپ verify کریں۔ اگر غلط ہوں......

مرزا ناصر احمد: اور آپ مہربانی سے ہمیں یہ حکم دے رہے ہیں کہ ہم اس کو clarify کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، بے شک، ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ تو خلاصہ ہے، اس واسطے حوالوں کا سوال ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ تو......

مرزا ناصر احمد: یعنی میرا مطلب ہے، خلاصہ ہے ناں یہ تو۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں نے تو sum up کیا ہے، جو مجھے facts دیئے ہیں تو وہ میں پڑھ رہا تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، اسی واسطے میں نے کہا تھا بڑا اچھا قصہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تا کہ اس پر آپ......

مرزا ناصر احمد: یعنی حوالے اس نے کہیں دیئے ہی نہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہیں جی؟

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے خلاصہ......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ کوئی میرے خیال میں دس بارہ کتابیں ہیں جن میں سے یہ ایک واقعہ ہے کہ ایسا ہوا۔

مرزا ناصر احمد: یہ اگر وہ دس بارہ کتابوں کے نام صرف بتا دیں، صفحے بتائے بغیر، تو ہم نکال لیں گے بیچ میں سے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو میں معلوم کر لوں گا اس پر۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: کچھ انہوں نے دیا تھا، کچھ اوروں نے دیئے تھے۔ مگر یہ facts میں نے ان سے لئے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے، میں سمجھ گیا ہوں، میں سمجھ گیا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر facts آپ کہتے ہیں کہ کوئی غلط ہے اس میں، کہ ایسا نہیں ہوا،

ایسا خط نہیں لکھا گیا، یا ایسے disown بیٹے کو نہیں کیا......

مرزا ناصر احمد: ......یا اس کا مضمون اور ہے، یا اس کا context اور ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں، مضمون کی بات بعد میں، میں bare facts کہہ رہا ہوں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ exact ان الفاظ میں مرزا صاحب نے بات کی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میرا مطلب ہے اگر جنرل impression اس سے just the opposite ہو، جو سارے facts ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: وہ اور بات ہے۔ دیکھیں ناں، مرزا صاحب! میں یہ عرض کر رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں تو جواب دوں گا۔ میں تو ابھی جواب ہی نہیں دے رہا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں نے کہا کہ میری پوزیشن clear یہ ہو جائے......

مرزا ناصر احمد: وہ clear ہے آپ کی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ احمد بیگ کو خط لکھا......

مرزا ناصر احمد: وہ پوزیشن نوٹ کر لی ہے ساری۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اس کے ایک عزیز کو خط لکھا، دھمکی دی......

مرزا ناصر احمد: وہ ساری نوٹ کر لی ہیں۔ پتہ لگے گا......

جناب یحییٰ بختیار: ......اپنے بیٹے کو کہا کہ تم بیوی کو طلاق دو۔ دوسرے بیٹے کو کہا کہ تم......

مرزا ناصر احمد: ...... جب میں جواب دوں گا تو حقائق جو ہیں وہ صحیح شکل میں سامنے آ جائیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو میں نے کہا یہ facts کہ اپنی بیگم کو طلاق دے دی،......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ سارے دیکھ لیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو سوال یہ تھا کہ اگر اللہ کی مرضی تھی تو اتنی زیادہ کوشش کی پھر انسانی

ت نہیں تھی کہ لوگوں کو کہیں کہ ''میں ایسے کر دوں گا، میری پیشین گوئی پوری ہو''۔ یہ جو ہے
طلب، یہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، اس کا جب جواب آئے گا، پتہ لگ جائے گا کہ محمدی بیگم والی
گوئی پوری ہو گئی اور اس کا خاندان احمدی ہو گیا......

جناب یحییٰ بختیار: احمدی تو ہو جاتے ہیں جی، وہ تو اور بات ہے ناں جی، وہ خاندان......

مرزا ناصر احمد: ......یہ کہہ کے......

جناب یحییٰ بختیار: اپنے مرزا صاحب کے بیٹے احمدی نہیں ہو رہے تو اس کا تو یہ تو کوئی
نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: کون؟ مثلاً مرزا سلطان احمد صاحب احمدی نہیں ہوئے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہی میرا خیال تھا، آپ نے کہا بھی تھا اُس دن کہ احمدی نہیں ہوئے۔
بنازہ بھی نہیں پڑھا انہوں نے۔

مرزا ناصر احمد: وہ چھوٹے بیٹے تھے، فوت ہو گئے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی جو بھی ہو، کوئی بیٹا بھی ہو۔

مرزا ناصر احمد: یہ مرزا سلطان احمد صاحب، جن کا آپ نے ذکر کیا ہے، یہ احمدی ہو گئے

جناب یحییٰ بختیار: اس کے باوجود بات نہیں مانی انہوں نے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، بعد میں احمدی ہو گئے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: بعد میں؟

مرزا ناصر احمد: سمجھ کے کہ پیش گوئی سچی نکلی ہے......

جناب یحییٰ بختیار:

ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: شادی ہوگئی، محمدی بیگم چلی گئی، پھر کیا فائدہ؟

مرزا ناصر احمد: (قہقہہ) نہیں، پھر وہ میں...... مزاح کا پہلو اس میں کوئی نہیں، حقیقت دیکھنی چاہیئے۔

Mr. Chairman: I will request the honourable members to restain their sentiments.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, shall we have a five minutes, break?

Mr. Chairman: All right, ten minutes, break.

The Delegation is to report back at quarter to one.

Ten minutes for honourable members.

The Committee is adjourned for 10 minutes.

(The Delegation left the Chamber.)

(The Special Committee adjourned for ten minutes to re-assemble at 12.45 p.m.)

(The Special Committee re-assembled after the break, the Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the chair.)

Mr. Chairman: The Delegation may be called.

(Interruptions)

I will request the honourable members if anything comes from the mouth of the witness which is appreciated or which is disapproved. We should out make gestures.

ہاں بالکل، بلائیں جی۔

(The Delegation entered the Chamber.)

Mr. Chairman: Yes. Mr. Attorney-General.

آپ تشریف رکھیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, the other day. I had referr to certain extracts from "Al-Fazal" relating to Akhand Bhar and now I am giving those dates to Mirza Sahib almost start...... because I may have given "1947", I may ha mentioned "1957" or something, but these are the corre dates:-

April 5, 1947......

Mirza Nasir Ahmad: "Al-Fazal" ......?

Mr. Yahya Bakhtiar: ......April 5, five April, 5 April......

Mirza Nasir Ahmad: ...... 5th April......?

Mr. Yahya Bakhtiar: ...... 1947; 12th April, 1947; a then 17th June, 1947; in May also, there are two numbers May also.

وہ بھی میں دیکھ لیتا ہوں۔

Then there is, Sir, August 18, 1947, which I have n mentioned before; and December 28, 1947.

یہ سب 1947 کے ہیں جی......

مرزا ناصر احمد: ان کے......

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ میرے پاس جو ہے ناں جی، ایسے فوٹوسٹیٹ، last page

پر کچھ آ جاتا ہے۔ So that may mislead, that is why I want you to check it.

ابھی میں نے اس دن آپ کو پڑھ کے سنایا ہے کہ:

''آخر میں میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے رب! میرے اہل ملک کو سمجھا دے۔ اور اول تو یہ ملک بٹے نہیں اور اگر بٹے تو اس طرح بٹے کہ پھر مل جانے کے راستے کھلے رہیں''۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ تو جو ہے، اسی......

جناب یحییٰ بختیار: اس last page کا جو فوٹو سٹیٹ ہے، it could be misleading......... اس واسطے میں نے کہا کہ آپ چیک کر کے ہمیں آپ فائل کرا دیں تا کہ......

مرزا ناصر احمد: جی، بہت اچھا۔ یا ''الفضل'' یا اس کا فوٹو سٹیٹ، جو بھی ممکن ہوا۔

جناب یحییٰ بختیار: جو بھی ممکن ہو سکے دونوں میں سے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ بہرحال یہ بڑا اجلد تر ہو جائے گا۔ یہ لکھی نہیں گئیں، مئی 1947 کی تاریخیں کونسی ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: مئی کی وہ کہتے ہیں، نہیں، وہ یہی تاریخیں لکھائی تھیں میں نے دو۔ تو وہ کہتے ہیں انہوں نے چیک کیا ہے کہ وہ دسمبر اس میں ہے۔

مرزا ناصر احمد: اچھا! وہ نہیں، وہ چھوڑ دیں، مئی کو کاٹ دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: بس۔

یہ محمدی بیگم کے بارے میں تو آپ اپنا جواب، آپ نے کہا، کہ داخل کر دیں گے۔ صرف ایک سوال اور آپ سے......

مرزا ناصر احمد: اس میں ایک تھوڑی سی درخواست ہے میری۔ ویسے تو پوائنٹس لکھے ہیں

انہوں نے۔ اگر یہ آپ، مثلاً لائبریرین صاحب، لکھ کے وہی جو چھوٹی سی عبارت ہے دے دیں، تا کہ یہ نہ ہو کہ کوئی پوائنٹس رہ جائیں اور پھر......

جناب یحییٰ بختیار: میں جی، میں نے انگلش میں نوٹ کیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: انگلش نوٹ دے دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں وہ پڑھ کے سنا دیتا ہوں تا کہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ یہاں سے لکھنا مشکل ہے ناں۔ We just want a rough note, a rough copy of this note.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I have mentioned the relation- ship of Ahmad Beg......

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ میرا رف اندازہ ہے کہ پندرہ بیس پوائنٹس تھے جن کے متعلق روشنی ڈالنی ہے۔ کوئی ایک بیچ میں رہ جائے تو پھر یہ سوال ہوگا کہ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے کہا کہ یہ facts جو سب نے بتائے ہیں جی، وہ پھر میں repeat کر لیتا ہوں اردو میں، اگر آپ لکھ سکتے ہیں، کیونکہ اگر وہ تو......

مرزا ناصر احمد: اگر لکھ کر مل جائیں تو بڑی وہ......

جناب یحییٰ بختیار: میرے باقی نوٹس سب ملے ہوئے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: اچھا۔ ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ ورنہ مجھے وہ...... اس واسطے۔ ویسے میں کوشش کروں گا کہ ان کو ٹائپ کرا کے آپ کو یہ دے دوں گا آج۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: آج یہ آپ مجھ سے ٹائپ کروا کے ان کو دے دیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ محمدی بیگم جو تھی، آپ کہتے ہیں کہ ان کے بیٹے نے بیعت کر لی تھی اور اشتہار دیا تھا۔ کتنے بیٹے تھے ان کے، آپ کو کچھ علم ہے؟

مرزا ناصر احمد: جن کو میں جانتا ہوں وہ تو دو ہیں۔ ایک اسحاق اور ایک صفدر۔ یا کیا اور نام ہے۔ بہرحال میں جن کو جانتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: بیٹے ان کے؟

مرزا ناصر احمد: جن بیٹوں کو میں جانتا ہوں وہ دو ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: جو احمدی ہو گئے تھے صرف ان کو جانتے ہیں، باقیوں کو نہیں جانتے؟

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ، میں یہی تو بتا رہا ہوں، میری بات ختم ہونے دیں۔ ان سب سے صرف ایک احمدی ہوئے، دوسرا نہیں ہوا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں، مجھے بتایا ہے کو چھ سات بیٹے ہیں ان کے۔

مرزا ناصر احمد: میرا خیال ہے شاید چار ہوں۔ احمدی ایک ہوا۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک ہی ہوا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ایک ہوا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو پھر میں آپ کو، یہ details جو ہیں ناں، اس کے جو facts میں نے دیئے ہیں......

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، وہ آپ دے دیں۔ مطلب میرا یہ ہے کہ کوئی fact رہ نہ جائے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ٹھیک ہے، تا کہ......

ابھی وہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے بارے میں بھی جو اشتہار ہے، دیکھا نہیں، اُس پر شاید میں آپ سے سوال پوچھوں گا۔

باقی جو کل آپ نے کہا تھا کہ آپ فرمائیں گے، نوٹ کئے تھے، وہ آس سب کچھ......

مرزا ناصر احمد: کہا تھا؟ کس چیز کے متعلق میں نے عرض کی تھی کہ میں کچھ کہوں گا؟

جناب چیئرمین: کل حوالہ جات دیئے گئے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، کوئی اور ایسی چیز نہیں جو آپ کہنا چاہتے ہیں؟

جناب چیئرمین: کل آپ نے حوالہ جات دیئے تھے۔

مرزا ناصر احمد: آپ نے بہت سے حوالہ جات ثبوت کے متعلق دیئے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، تو اس پر میں نے کہا کچھ brief comments، کیونکہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، نہیں، اس کے دو approaches ہو سکتے ہیں۔ جو آپ کہیں گے، اس کے مطابق کر لیں گے عمل۔ ایک تو یہ ہے کہ سارے حوالہ جات کے متعلق ہمارے لیٹریچر میں بڑی تفصیل سے پہلے موجود ہے۔ ایک کتاب ہے "حقیقت النبوت" خلیفہ ثانی کی۔ اس پر سارے حوالوں پر بحث ہے۔ اور دوسرے یہیں راولپنڈی میں — یہاں تو نہیں یہ ساتھ ہمارے — راولپنڈی میں ایک مباحثہ ہوا تھا "مباحثہ راولپنڈی" کے نام سے ہے، جس میں 86 صفحے کی بحث ہے انہی حوالوں پر۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو بڑی لمبی بحث ہو جاتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں یہی کہہ رہا ہوں۔ ایک یہ ہے کہ وہ میں پڑھ کے سنا دوں۔ اس میں پتہ نہیں کتنے دن لگ جائیں۔ وہ تو مناسب نہیں۔ ایک یہ ہے کہ میں دو حوالے، یہاں کے دو حوالے میں وہ پڑھ دوں جو بنیادی طور پر اس بحث کو ہمارے نزدیک حل کر دیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو اچھی بات ہو گی۔ ایک تو آپ یہ آپ ضرور کریں۔ تاکہ مختصر ہو جائے۔

دوسرا یہ جو سوال آتا ہے، اور لاہوری پارٹی نے بھی اٹھایا ہے، کہ مرزا صاحب کے

بعض— انکار نبوت جس کو وہ کہتے ہیں— وہ منسوخ ہے، یا منسوخ تصور کیا جائے؟

مرزا ناصر احمد: نہ۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ بات غلط ہے، ایسی کوئی بات نہیں؟

مرزا ناصر احمد: منسوخ نہیں ہے۔ اس کا یہاں میں مختصر دو تین فقروں میں کہتا ہوں۔ ''نبی'' کے معنی شرعی نبی، ایک شریعت لانے والا نبی۔ ایک ''نبی'' کے معنیٰ ہیں مستقل نبی۔ اور غیر شرعی مستقل۔ اور ایک ''نبی'' اس معنیٰ میں استعمال ہوا ہے غیر شرعی امتی۔ اور چوتھے ''نبی'' اور ''رسول'' کا لفظ عام کتابوں میں ہماری انگلش میں پڑھا ہے، لغوی معنیٰ میں تو ان چار معانی میں ''نبی'' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ کسی معنی میں انکار کیا ہے، کسی معنی میں اقرار کیا ہے۔ اصل یہ ہے اس کی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ابھی میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ ایک میرا اس قسم کا سوال تھا، میں دیکھوں گا اس کو، مگر ابھی ضرورت نہیں پیش آئی۔ ایک عبدالحکیم صاحب تھے۔ ان سے مرزا صاحب نے کوئی بحث کی اور ان کو کہا کہ ''لوگوں کو غلط فہمی ہو رہی ہے۔ جب میں 'نبی' کا لفظ استعمال کرتا ہوں، میرا مطلب 'محدث' سے ہے۔ اور جہاں بھی میری تحریروں میں تقریروں میں 'نبی' کا لفظ استعمال ہوا ہو، اس سے مطلب 'محدث' سمجھا جائے''۔ یعنی ایک اس قسم کا وہ ہے کہ ان کا مطلب یہ نہیں کہ میں نبی ہوں، جیسا آپ کہتے ہیں کہ لغوی معنی میں یا اس sense میں استعمال ہوا ہے۔ مگر اس کے بعد پھر انہوں نے...... یہ کہتے ہیں کہ یہ الفاظ پھر 'نبی' کے استعمال کئے، بجز اس کے کہ deemed to be read Nabi, Muhaddith.

مرزا ناصر احمد: وہ پھر 'نبی' اور 'محدث' کی بحث شروع ہو گئی ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں ایسے کہہ رہا ہوں جی۔

مرزا ناصر احمد: میرا مطلب یہ ہے کہ بحث سے بحث نکلتی ہے۔ پھر مجھے آپ اجازت دیں کہ میں بھی ایک بحث قائم کروں......

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، میں آپ سے مختصراً یہ پوچھتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: ......یا اس کے متعلق بھی لکھ کر submit کردوں؟

جناب یحیٰی بختیار: ہاں، وہ کردیں۔ یہ مختصر میں یہ چاہتا تھا کہ کیا مرزا صاحب......

مرزا ناصر احمد: مرزا صاحب نے۔

جناب یحیٰی بختیار: ......'امتی نبی' جو کہ آپ نے لفظ استعمال......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں ایک حوالہ پڑھتا ہوں، اس سے کچھ واضح ہو جائے گا۔ کچھ واضح ہو جائے گا، ساری چیز نہیں واضح ہوگی۔ آپ نے یہ کتاب لکھی ہے، بانی سلسلہ احمدیہ کا ایک چھوٹا سا رسالہ ہے، اس کا نام ہے ''ایک غلطی کا ازالہ''۔ بنیادی بحث اس ''ایک غلطی کے ازالہ'' میں آ گئی ہے اور میرا خیال ہے وہ میں ریکارڈ میں submit کروا دوں۔ لیکن میں ایک حوالہ صرف پڑھنے لگا ہوں......

جناب یحیٰی بختیار: مہربانی ہوگی۔ وہ جو راولپنڈی کی بحث جو ہے، وہ ہم نے پوچھی، وہ بھی نہیں ہمارے پاس۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ بھی کروا دوں؟

جناب یحیٰی بختیار: ہاں، وہ بھی کردیں۔ آپ نے کہا تھا کہ اس میں چیز آ چکی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، راولپنڈی کی بحث بھی کروا دیتے ہیں اور ''ایک غلطی کا ازالہ'' بھی کرا دیتے ہیں۔

جناب یحیٰی بختیار: وہ ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: اور ''ایک غلطی کا ازلہ'' سے کوئی آدھا صفحہ، پونا صفحہ جو ہے، وہ میں پڑھ دیتا ہوں:

> ''جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر (وہی میں نے بتایا ہے کہ ایک مستقل نبی ہے۔) (کہ میں مستقل طور پر) کوئی شریعت لانے والا نہیں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ (شرعی نبی ہوں نہ مستقل نبی ہوں)۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتداء سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اُس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے. رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی شریعت کے (نئی شریعت کوئی نہیں)۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔ اور میرا یہ قول:
>
> ''من نستم رسول و نیاورده ام کتاب''
>
> اس کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں''۔

اور اوپر آ گیا ہے کہ ''مستقل نہیں ہوں''۔ ویسے یہ حوالہ ہے ''ایک غلطی کا ازالہ'' وہ میں آج بھجوا دوں گا یہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ مجھے اس میں کوئی غلط فہمی نہیں تھی کیونکہ میں یہ پڑھ چکا تھا، بڑا clear ہے یہ۔ مگر میں وہ جو آپ سے......

مرزا ناصر احمد: محدث والا رہ گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، محدث کی بھی نہیں، وہ ایک چیز آ چکی تھی۔ پھر یہاں وہ کہتے ہیں کہ 1907ء میں بھی انہوں نے یہ کہا......

مرزا ناصر احمد: کس نے؟

جناب یحییٰ بختیار: لاہور کے گروپ نے، کہ 1907ء میں بھی انہوں نے کہا۔ میں نے کہا کہ جہاں تک مجھے سمجھ آ رہی ہے بڑا clear ہے۔ پہلے کچھ بھی کہا؟، یہاں پر انہوں نے

صاف پوزیشن clear کر دی ہے کہ ''میں امتی نبی ہوں، شرعی نبی نہیں ہوں''۔ اور یہ پوزیشن ہے۔ لفظی مفظی کی بھی بات رہ جاتی ہے۔ تو وہ انہوں نے چونکہ کہتے ہیں 1907ء میں بھی انکار کیا تھا کہ ''میں نبی نہیں ہوں، اس واسطے میں یہ سارے حوالے لے آیا تھا کہ آپ authoritatively اس کو clear کر دیں۔

مرزا ناصر احمد: وہ پھر اُس میں ہوا ہوا ہے ناں، وہ کتاب آ جائے گی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ تو میں نے چھوڑ دیا ہے اس پر، کیونکہ directly اپنی طرف سے میں نے آپ سے پوچھ لیا ہے یہ۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ ہاں، ٹھیک ہے۔

(وقفہ)

جناب یحییٰ بختیار: ایک یہ میں کچھ ضمنی سوال آئے ہیں میرے پاس، یہ مولانا ثناء اللہ کے بارے میں، کیا یہ درست ہے کہ یہ اشتہار مباہلہ کے طور پر نہیں بلکہ مولانا ثناء اللہ صاحب کے اس طرز عمل سے تنگ آ کر دیا تھا جس...... مولانا صاحب موصوف مرزا صاحب پر گالیوں اور تہمتوں کی بوچھاڑ کیا کرتے تھے؟

مرزا ناصر احمد: کہاں کا حوالہ ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ سوال پوچھا گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اچھا، یہ سوال پوچھا گیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔ آپ کہتے ہیں کہ یہ مباہلہ کے وجہ یا طور پر نہیں تھا بلکہ یہ اشتہار مرزا صاحب چونکہ وہ بہت تنگ کیا کرتے تھے اور......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں نے جو بات کہی تھی وہ یہ تھی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو بانی سلسلہ احمدیہ نے مباہلہ کی دعوت دی تھی جو انہوں نے قبول نہیں کی اور کہا کہ کوئی عقلمند دانا انسان اس کو قبول نہیں کر سکتا۔ اسلئے وہ مباہلہ نہیں ہوا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اس میں پھر ایک بات یہ آجاتی ہے ناں جی، جو آپ نے پڑھا ہے:

"اور یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے"۔

اس سے پہلا فقرہ آپ بھول گئے پڑھنا:

"مختصر یہ کہ میں تمہاری درخواست کے مطابق حلف اٹھانے کو تیار ہوں اگر تم اس حلف کے نتیجے سے مجھے اطلاع دو"۔

یہ ایک اور condition ان کی طرف سے آئی تھی۔ "اگر وہ آپ نہیں دیتے" تب انہوں نے کہا کہ "یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں، اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے"۔

مرزا ناصر احمد: تو پھر یہ سوال ہوگا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، آپ کو جو mark کر کے دیا گیا ہے ناں یہاں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں بتاتا ہوں ناں، پھر اس سے پہلے دو چار سطریں پڑھیں، وہ پھر اُن کو واضح کر دے گا۔ وہ ہم نے فوٹوسٹیٹ کاپی دی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو وہ ہم چھوڑ دیتے ہیں، ریکارڈ پر آ گیا۔ میں صرف یہ attention draw کرنا چاہتا تھا۔

(Pause)

پھر آگے دو سوال اور ہیں۔ میرے خیال میں وہ ان کے اسی سے جواب آسکتے ہیں، مگر میں پڑھ دیتا ہوں:

کیا یہ درست ہے کہ کسی الہام یا وحی کی بناء پر مباہلہ کا چیلنج نہیں تھا بلکہ محض دعا کے طور پر مرزا صاحب اللہ تعالیٰ سے فیصلہ چاہا تھا؟

ایک تو یہ سوال ہے۔ دوسرا یہ کہ:

کیا یہ درست نہیں کہ اس اشتہار کی دعا میں روئے سخن مولانا ثناء اللہ کی طرف نہیں،

بلکہ اللہ تعالیٰ کی جانب تھا اور مرزا صاحب   نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے یہ دعا مانگی تھی کہ جو جھوٹا اور کذاب ہو وہ پہلے مرے؟

چونکہ یہ document آ گیا ہے، میرا خیال ہے اگر آپ مناسب سمجھیں

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ سارا آ گیا ہے تفصیل سے اس کے اندر، وہ سارا پڑھ لیں تو ے جواب آ جاتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، جب document فائل ہو گیا اس پر......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور تو آپ کے پاس کوئی جواب تیار نہیں ہے؟ میں چیک کر رہا ہوں۔ ے سے کوئی رہ گیا ہو یا آپ......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، وہ آپ چیک کر لیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں تو کر رہا ہوں، آپ کو تو کوئی ایسی چیز نہیں جو اس وقت آپ کہنا ے ہیں؟ آپ دیکھ لیجئے۔

مرزا ناصر احمد: ایک چیز جو میرے ذہن میں ابھی آ گئی بات کرتے ہوئے، تو آپ نے تھا کہ کوئی تفسیر سورۃ فاتحہ کی ایسی جو پہلے نہ ہو۔ تو یہ سورۃ فاتحہ کی جو مختلف تفاسیر آپ نے کی ی کتاب کی طرف میں نے اشارہ کیا تھا اس کے...... یہ ایک لمبی عبارت ہے، اس میں کافی لگے گا۔ تو اگر آپ یہ کہیں تو میں یہ کتاب کر دیتا ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ بھی ٹھیک ہے۔ نہیں، مگر آپ بتا دیں ناں جی، کتاب میں سورۃ ا سات......

مرزا ناصر احمد: سورۃ فاتحہ کی یہ تفصیل جو مجھ سے لی ہوئی ہے، میں نے یہ کہا تھا کہ میرے ے کے مطابق 70 فیصد ایسا ہے جو پہلی کتب میں نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں صرف یہ عرض کر رہا تھا کہ چھوٹی سورت ہے، سات آیات ہیں

اس میں۔ کسی ایک پر آپ یہ بتا دیجئے......

مرزا ناصر احمد: یہ ساری اس کی تفسیر ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: کسی ایک کو آپ mark کر دیجئے۔ تا کہ میری attention کیلئے آپ کہہ دیجئے کہ اس page پر اس سورۃ سے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ آپ پڑھ لیجئے تا کہ آسانی ہو۔

مرزا ناصر احمد: یہاں لکھ دیتا ہوں پہلے، یعنی ''علاوہ اور مضامین کے صفحہ 82 بھی دیکھ لیں''۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ آجائے گا یہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی اس صفحہ پر۔

مرزا ناصر احمد: اس کے شروع میں لکھ دیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ایک اور حوالہ یہاں کل ''چشمۂ معرفت'' کا 218، یہ زبانوں کے متعلق ہے، الہام کس زبان میں ہوتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ایک زبان میں بھول گیا تھا، سنسکرت میں بھی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ اصل عبارت جو ہے ناں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں شاید بھول گیا تھا، ایک جگہ مجھے بتایا گیا ہے کہ سنسکرت میں بھی مرزا صاحب کو الہام آتے رہے ہیں، یا غلط بات ہوگئی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، سنسکرت میں مجھے یاد نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مجھے کہا تھا، میں نے اس واسطے put کیا آپ کو۔ میں نے کہا

اگر .... میں نے نہیں پڑھا، مجھے تو بتایا گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: اصل میں یہ دیکھنا ہے کہ کیا مضمون ہے جو زیر بحث ہے۔ مضمون ہے ہندو، وید اور ان کے اوتار، یہ بحث وہاں ہو رہی ہے، اور بحث یہ ہے:

”اس بات کو تو کوئی عقلمند نہیں مانے گا کہ کیونکہ یہ قانون قدرت کے برخلاف ہے اور جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ دو تین سو برس گزرنے تک ایک زبان میں کچھ تغیر پیدا ہو جاتا ہے اور ایسا ہی جب ایک جگہ سے مثلاً سو (100) کوس کے فاصلے پر آگے نکل جائیں (لاہور سے ملتان پہنچ جائیں مثلاً) تو صریح زبان کا تفسیر محسوس ہوتا ہے۔ تو اس سے صاف ثابت ہے کہ اختلاف اللہ ایک قدیمی امر ہے“۔ (بحث یہ ہو رہی ہے۔) [اختلاف اللہ ایک قدیمی امر ہے] جس پر موجودہ حالت گواہی دے رہی ہے۔ پس ماننا پڑتا ہے کہ جس نے انسان کو بنایا اسی نے ان کی زبانوں کو بھی بنایا اور وقتاً فوقتاً وہی ان میں تغیرات ڈالتا ہے۔ اور یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو (یہ ہندوؤں کو مخاطب کر رہے ہیں) اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف ملا یطاق ہے (جو انسان یعنی اتنا بوجھ اٹھا نہیں سکتا جتنا اس پر ڈال دیا گیا ہے) اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہو (یعنی کوئی انسان بھی نہیں سمجھ سکتا) پس جب کہ بموجب اصول آریہ سماج (یہ ان کے اوپر ہے جرح) [پس جب کہ بموجب اصول آریہ سماج] کے وید کے رشیوں کی زبان ویدک سنسکرت نہیں تھی اور نہ وہ اس کے بولنے اور سمجھنے پر قادر تھے“۔ (یہ ساری شریعت جو تھی وہ ایسی زبان میں نازل ہو گئی جو ویدک کے رشی نہ بول سکتے تھے اور نہ سمجھ سکتے تھے اور شریعت نازل ہو گئی اس زبان میں) اور پھر خدا کا ایسی بیگانہ زبان میں ان کو الہام کرنا گویا دیدہ و دانستہ ان کو اپنی تعلیم سے محروم رکھنا تھا۔ اور اگر

کہو (ہندوؤں کو مخاطب ہے) [اور اگر کہو] کہ خدا ان کو ان کی زبان میں سمجھا دیتا تھا کہ ان عبارتوں کے یہ معنی ہیں تو اس صورت میں پرمیشر کا یہ عہدہ بحال نہیں رہے گا کہ انسانی زبان میں اس کو بولنا حرام ہے۔ (یہ ان کا ہے مسئلہ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے یہ حرام ہے کہ وہ انسان کی زبان میں بات کرے۔ اس واسطے وہ کہتے ہیں ایسی زبان میں اُس نے اپنا الہام نازل کیا جس کو انسان سمجھ ہی نہ سکتا۔ یہ مسئلہ زیر بحث ہے۔ اگر یہ بولنا ہے) تو مجھے تعجب ہے کہ ان نہایت کچی اور خام باتوں کے پیش کرنے سے آریاؤں کو فائدہ کیا ہے"۔

یہ ہے عبارت۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ قرآن شریف میں کیا ہے اس مسئلہ پر کہ اللہ تعالیٰ جو نبی بھیجتا ہے وہ کسی قوم کو، تو کس زبان میں ان کو وحی دیتا ہے؟ کوئی ہے ایسی اتھارٹی؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں آتا ہوں، لیکن اس کے ساتھ وہ connect نہیں ہوتا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں ایسے ہی جنرل پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: اللہ تعالیٰ کی شریعت اس زبان میں...... اصل میں یہ مسئلہ — ذرا پیچھے ہٹنا پڑے گا— یہودیوں کے لئے مسئلہ نہیں تھا اس واسطے کہ بنی اسرائیل کی طرف جو الہام یا شریعت نازل ہوئی وہ ایک محدود قوم اور علاقے کے لئے تھی۔ وہی ان کی زبان تھی، وہی سارا کچھ۔ اصل یہ سوال اٹھا قرآن کریم کے نزول کے وقت جس نے رحمت العالمین کا designation، اس مقام کا اس رتبے کا ذکر کر کے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دنیا کے واسطے پیش کیا۔ اب دنیا میں تو ایک زبان بولی نہیں جاتی، دنیا میں بولی جاتی ہیں، یعنی جو ہمیں پتہ ہے وہ بھی سینکڑوں میں ہیں۔ اور کئی ایسی ہیں جو مدوّن نہیں ہوتیں۔ اور قرآن کریم نے دعویٰ یہ کر دیا کہ ہر انسان کو قرآن عظیم مخاطب کرتا ہے۔ اس وقت یہ بحث ہوئی کہ اگر ہر انسان کو اللہ تعالیٰ قرآن عظیم کے ذریعے مخاطب کرتا ہے تو پھر یہ صرف عربی میں کیوں نازل ہوا؟ یہ بحث

شروع ہوگئی۔ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ عربی میں قرآن کریم اس لئے نازل ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس شریعت کی روشنی میں ایک قوم کو تیار کردیں جو اس کے مفہوم اور مطالب اور اسرار کو سمجھنے والی ہو، اور پھر وہ عرب سے نکلے اور دنیا کے ملکوں میں جاتے اور ان کی زبانیں سیکھے اور جو مطالب اور معانی ہیں وہ پختگی سے ان کے ذہنوں میں ہوں گے، وہ ان کی زبانوں میں پھر ان کو جا کے آگے بتائیں گے۔ تو عقلاً ہم اس سے استدلال کرتے ہیں، عقلاً، کوئی شریعت یا شریعت کا کوئی حصہ اس زبان میں، نہیں، شریعت کا کوئی حصہ اس زبان میں وحی نہیں ہوسکتا جس کو وہ لوگ نہ سمجھ سکیں جنہوں نے تربیت حاصل کر کے — اب میں قرآن کے زمانے کے متعلق بات کر رہا ہوں — جنہوں نے تربیت حاصل کر کے اور ان مطالب کو سمجھ کر دنیا میں پھیلانا تھا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو امتی نبی یا اولیاء آئے ہیں ان کی طرف کوئی وحی نازل ہی نہیں ہوسکتی سوائے اس زبان کے جس کو وہ جانتا ہو، یعنی جو غیر شریعت سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک تو ہے ناں شریعت، وہ تو صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے......

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، ان کو تو اپنی زبان میں ہوگی جو......

مرزا ناصر احمد: ہونی چاہئیے، تا کہ اس کا جو مقصد ہے پورا ہو اور جو غیر شرعی نبی ہے اور جس کا دائرہ عمل صرف اپنی قوم تک محدود ہے، جیسا کہ انبیاء بنی اسرائیل کا تھا، اگر اس کی طرف دوسری زبانوں میں بھی الہام ہوجائے — آگے میں جو یہ کہہ رہا ہوں، ہمارا مذہب ہے — اس کے خلاف ہمیں کوئی سند نہیں ہے، اس کے خلاف۔ اور اس کے حق میں، علاوہ سندوں وغیرہ کو تلاش کرنے کے، خود عقل گواہی دیتی ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، مرزا صاحب گھر میں اردو بولتے تھے یا فارسی یا پنجابی؟ کیونکہ ایک زمانہ تھا کہ بہت گھروں میں فارسی بولی جاتی تھی، بہت گھروں میں پنجابی، بہت میں اردو۔ تو آپ کو علم ہوگا کہ گھر میں......

مرزا ناصر احمد: میں اسی گھر کا پروردہ ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اس واسطے آپ کو میں پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہمارے گھر میں عام طور پر، عام طور پر اردو اور پنجابی بولی جاتی تھی۔ لیکن ہم سے جو بزرگ تھے، مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں گھروں میں فارسی بھی کبھی کبھی......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، میں یہ کہتا ہوں کہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، تو اس وقت فارسی کا بھی استعمال ہوتا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: جتنے بھی مسلمان خاندان تھے پڑھے لکھے

مرزا ناصر احمد: اور ہمارے گھروں میں انگریزی کا بھی رواج ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب کے زمانے میں تو نہیں تھا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، مرزا صاحب کے زمانے میں نہیں تھا، لیکن ان کے بچوں کے زمانے میں آ گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ تو خیر آپ کو معلوم ہے۔

مرزا ناصر احمد: اور مرزا صاحب کے زمانے میں، مرزا صاحب کے زمانے میں اسلام کی تبلیغ ان علاقوں میں شروع ہو چکی تھی جو انگریزی بولنے والے تھے، اور خود ہندوستان میں ان پادریوں کے ساتھ تبلیغ اسلام کا ایک سلسلہ جاری ہو گیا تھا جو انگریزی بولنے والے تھے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ جو انگریزی میں میں نے پڑھے جو......

مرزا ناصر احمد: ......اور اسی وجہ سے بانیٔ سلسلہ کے زمانے میں ہی ایک ماہانہ in English........ "Review of Religions" وہ جاری ہوا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ مجھے پتہ ہے۔ نہیں، وہ جو وحی ان پر نازل ہوئی تھی، انگریزی میں کچھ ہے، میں نے پڑھ کر سنائی ہے......

مرزا ناصر احمد: وہ آپ نے پڑھی، وہ مختلف وقتوں کی ہیں، ایک جگہ آئی ہوئی ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اکٹھی وحی......

مرزا ناصر احمد: ایک ایک جگہ، اکٹھی وحی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ مجھے معلوم ہے......

مرزا ناصر احمد: کبھی یہ ہوا:

"I love you"......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ایک دو اور بھی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: کبھی یہ ہوا کہ:

"He will give you a large party of Islam."

تو یہ مختلف وقتوں کی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو اس پر وہ ایک جگہ میں نے یہ پڑھا مرزا صاحب! کہ مرزا صاحب نے کسی ہندو بچے کو بلایا اور اس سے پوچھا کہ اس وحی کا انگریزی میں، اس کا مطلب کیا ہے؟ وہ ٹھیک سمجھا بھی نہیں سکا کیونکہ اس زمانے میں کم لوگ انگریزی جانتے تھے۔ تو میں یہ سوچ رہا تھا کہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، ہندو بچے کو بلایا تو یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس کو یہ بتانا ہو کہ اسلام کی یہ برکت ہے کہ آج کل بھی لوگوں کو وحی ہوتی ہے۔ ''دیکھو! مجھے یہ وحی ہوئی''۔ یہ جانتے ہوئے کہ ''وہ انگریزی اتنی نہیں جانتا کہ مجھے سمجھا سکے گا''۔ پھر بھی اس کو بتانا یہ تھا کہ اسلام بڑا بابرکت مذہب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، وہ درست آپ فرما رہے ہیں کہ......خود یہ نہیں سمجھتے تھے کہ وحی کا کیا مطلب ہے، یہ جو ہے ناں، یہ چیز ظاہر ہوتی اس سے، اور اللہ تعالیٰ اپنے ایک نبی کو ایک ایسی وحی بھیجتا ہے جو وہ سمجھے نہ۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں خود نہیں سمجھتے تھے، لیکن ماحول میں اسے سمجھنے والے موجود تھے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: That is admitted. وہ تو میں سمجھ گیا۔

مرزا ناصر احمد: وہاں تو دونوں چیزیں ہیں۔ وہ جہاں ہندو کو مخاطب کیا گیا ہے وہاں یہ ہے کہ نہ ان کے رشی سمجھتے تھے، نہ کوئی اور انسان سمجھتا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں یہ کہ اللہ میاں کیوں انگریزی میں ان سے بات کرے جب وہ انگریزی نہ سمجھیں؟ میں یہ صرف کہہ رہا ہوں۔ تو آپ نے کہہ دیا، وہ ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہم تو بڑے عاجز انسان ہیں، اللہ تعالیٰ کو ہم جا کر مصلحت تو نہیں سمجھا سکتے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں وہ مصلحت میں نہیں کہتا کہ میں جانتا ہوں۔

باقی وہ جو آپ کچھ تھوڑے سے آپ جواب دیں گے مرزا صاحب! آج میرے خیال میں وہ ہو جائیں گے۔ ایک وہ محمدی بیگم، اور باقی تھی ناں detail کی......

مرزا ناصر احمد: یہ تو وہ لکھ کے، یہ جو آپ نے وہ دیئے ناں، آپ دیں گے یہ تو میں submit کر دوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔ کچھ ہم نے نوٹ کیا ہے، میں ابھی ان سے ٹائپ کرواتا ہوں، آپ چلے بھی جائیں تو آپ کو پیچھے بھیج دوں گا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، submit کر دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

اور پھر کچھ ایک دو چیزیں اور ہیں۔ تو وہ شام کو وہ ہو جائیں گی، کیونکہ انصاری صاحب نے کچھ سوال پوچھنے ہیں تحریف کے متعلق۔

مرزا ناصر احمد: جی؟

جناب یحییٰ بختیار: تحریف کے متعلق۔ اور دو چار سوال اور انصاری صاحب پوچھیں گے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو شام کو ویسے بھی تو آپ نے بتانا ہے محمدی بیگم کا۔ We hope to conclude it as soon as possible today

مرزا ناصر احمد: ابھی نہیں ختم ہو رہا؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ...... نہیں جی، وہ سوالات جو ہیں، میں نے آپ کو لکھ کے دیئے ہیں مدی بیگم کے بارے میں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ تو شاید آج شام تک نہ ہو تو وہ کل۔ جب اس کو submit ہی کرنا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، اس کو submit ہی کر دیں جی۔

مرزا ناصر احمد: وہ تو میں بھجوا دوں گا کل۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ کچھ حرج نہیں۔

باقی آپ نے کچھ اور ابھی آپ نے جواب نہیں دینا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ اور جو ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ پورے کر دیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

یہ ایک کوئی حوالہ آیا تھا تین جنوری 1940ء "الفضل"۔ تو اس میں ہم نے تلاش کیا ہے، اس میں کوئی حوالہ نہیں ملا۔

ایک "فتاویٰ احمدیہ" کا تھا۔ اس میں یہ ہم نے صفحہ نکال لیا ہے۔ یہ غالباً ان میں ہے جو آپ نے صفحے لکھوا دیئے تھے اور مضمون نہیں بتایا تھا۔ کیا مضمون تھا اس میں؟

جناب یحییٰ بختیار: صفحہ دیا ہوا ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، صفحہ تو میں نکال لیا ناں، تو اصل مضمون......

جناب یحییٰ بختیار: ابھی دیکھتا ہوں۔ آپ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ اگر مل جائے، کیونکہ آخر میں آپ نے وہ صفحے لکھوائے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں اسی لئے پڑھنا چاہتا تھا، پورے صفحہ سے تو پتہ نہیں چل سکتا، میں اسی لئے پڑھنا چاہتا تھا، مگر کچھ ٹائم کم تھا۔ یہ کونسا ہے جی ''فتاویٰ......

مرزا ناصر احمد: یہ ''مجموعہ فتاویٰ احمدیہ'' جلد اول، صفحہ 149۔

جناب یحییٰ بختیار: صفحہ کون سا تھا جی یہ؟ جلد اول، صفحہ ۱۴۹۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔ ''مجموعہ فتاویٰ احمدیہ'' صفحہ ۱۴۹-۱۴۸۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، 149 صفحہ۔ یہاں جو میں نے لکھا ہوا ہے:

> ''مسیح موعود کے نہ ماننے والے کافر ہیں یا نہیں۔ ایک شخص نے سوال کیا: آپ کو نہ ماننے والے کافر ہیں یا نہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ مولویوں سے جا کر پوچھو۔ ان کے نزدیک جو مسیح اور مہدی آنے والا ہے، اس کو جو نہ مانے اس کا کیا حال ہے۔ پس میں وہی مسیح اور مہدی ہوں جو آنے والا تھا''۔

مرزا ناصر احمد: جی، آپ نے ''کافر'' نہیں کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہی کہہ رہا ہوں کہ یہ حوالہ ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ حوالہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔ تو اس کو آپ، میں نے کہا تھا کہ آپ explain کریں۔

مرزا ناصر احمد: اس میں تو explain کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ اس میں یہ ہے کہ:

> ''ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ کو نہ ماننے والے کافر ہیں یا نہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا مولویوں سے جا کر پوچھو۔ ان کے نزدیک جو مسیح اور مہدی آنے والا ہے اس کو جو نہ مانے گا اس کا کیا حال ہے۔ پس میں وہی مسیح اور مہدی

ہوں جو آنے والا تھا‘‘۔

تو جواب تو اس میں علماء نے دینا تھا ناں، آپ نے تو کچھ نہیں دیا۔

جناب یحیٰی بختیار: علماء کا تو متفقہ یہ ہے ناں جی کہ جو مسیح آئے گا، جو نہیں مانے گا وہ کافر۔

مرزا ناصر احمد: کس کا فتویٰ ہے؟

جناب یحیٰی بختیار: علماء جو ہمارے ہاں ہیں وہ کہتے ہیں کہ جو مسیح آئے گا اور ان کو جو نہ مانے......

مرزا ناصر احمد: اور ہم مسیح مانتے ہیں۔

جناب یحیٰی بختیار: ہاں، آپ مانتے ہی اس لئے ہم آپ کو نہیں مانتے اس واسطے ہم کافر ہو گئے؟

مرزا ناصر احمد: مولویوں کے کہنے کے مطابق۔

جناب یحیٰی بختیار: بالکل۔

مرزا ناصر احمد: مولویوں کے......

جناب یحیٰی بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ......لیکن اس معنی میں کفر جو ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، نہیں، وہ مولویوں کی logic آپ بھی refute نہیں کرتے، اس سے تو آپ کو بھی اتفاق ہے کہ جو مسیح موعود آئے گا......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ تو ہو گیا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ وہاں کفر کے معنی اور ہیں بالکل۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، وہ معنی تو ہم بڑی تفصیل سے جان چکے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ بس پھر ٹھیک ہے۔ وہ ہو گیا۔

’’براہین احمدیہ‘‘ کے حصہ پنجم کے......

جناب یحییٰ بختیار: اور کچھ مجھے تو نہیں آپ کو، کچھ پڑھ کے سنانا ہے آپ کو؟ Passage اگر ہو تو پہلے اس کو......

مرزا ناصر احمد: جی؟

جناب یحییٰ بختیار: اگر کوئی اور passage، میں نے page دیا ہو تو وہ میں آپ کو پڑھ کر سنا دوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، یہ وہی میں بتا رہا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، اگر میں نے page دیا ہو اور آپ کو passage نہ ملا ہو تو میں پڑھ کے سنا دوں۔

مرزا ناصر احمد: تو یہ ہے ایک ''نصرت الحق''۔ ''براہین احمدیہ'' حصہ پنجم، اس کے صفحہ 59/69 پر...... ہاں، ہاں، اس کے صفحہ 54 پر آپ نے ایک عبارت پڑھی تھی۔ یہ وہ حصہ ہے جس میں یہ آتا تھا کہ ''یہ پیچ میں نے کیا، یہ چالاکی کر کے''۔ ''قرآن اور رسول'' اور اس کا تھا۔ اس پر کہیں page پر ذکر نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ پھر وہ miss ہو گیا ہو گا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، پھر وہ، وہی میرا مطلب ہے کہ ہم نے تو یہ تلاش کیا، نہیں ملا۔ اس واسطے یہ بھی ہو گیا۔ اور؟

جناب یحییٰ بختیار: اور تو کوئی نہیں۔

مرزا ناصر احمد: اس وقت جو ہم نے نوٹ کئے وہ آ گئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی کسی اور جگہ تو آپ کو نہیں ملا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، بالکل نہیں ملا۔

(وقفہ)

جناب یحییٰ بختیار: اور تو نہیں جی کوئی آپ کے پاس؟

مرزا ناصر احمد: ہاں نہیں، اور کوئی نہیں۔

(وقفہ)

جناب یحییٰ بختیار: ایک اور تھا جی، میرا خیال ہے میں نے نہیں سنایا شاید آپ کو...... بیچ میں کچھ pages blank تھے:

"ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی تعداد صرف تین ہزار نکلی ہے......"

"تحفہ گولڑویہ" صفحہ ۴۰:

"......اور اپنے معجزات کی تعداد......"

"براہین احمدیہ" حصہ پنجم، page بھی وہی ۵۴ ہے:

"......جیسا کہ دس لاکھ بتلائی ہے"۔

مرزا ناصر احمد: اچھا، خیر، میں اس کا جواب دے دیتا ہوں یہ جو ہمارا اعتقاد ہے، میں وہ بتا دیتا ہوں۔ ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک زندہ نبی ہیں۔ زندہ نبی ایک جسمانی لحاظ سے نہیں ہیں، جسمانی زندگی تو آپ کی ایک محدود ہے، وہ ہمیں پتہ ہے کتنے برس زندہ رہے۔ لیکن آپ کی روحانی زندگی جو ہے، جو قیامت تک ممتد ہے، اس کی وجہ سے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک زندہ نبی مانتے ہیں۔ اور زندہ نبی کا جو تصور ہمارے دماغ میں ہے اس میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کی روحانی زندگی کے نتیجہ میں امت محمدیہ میں قیامت تک ایسے افراد پیدا ہوتے رہیں گے جو آپ کی روحانیت کے طفیل خدا تعالیٰ کے نشانات اسلام کی حقانیت کے ثبوت کے لئے بنی نوع انسان کے سامنے پیش کرتے رہیں گے۔ اور چونکہ عام آدمی جو ہے، اس کے نزدیک دو زندگیاں بن جاتی ہیں ناں، ہمارے حلقہ کے نزدیک، احساس رکھنے والے، وہ تو پہلے دن سے ایک ہی زندگی چلی ہے روحانی۔ اس واسطے جہاں ایک یہ کہا، اس کا مطلب ہمارے نزدیک یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی زندگی کا جو تعلق اپنی جسمانی زندگی

کے ساتھ تھا، اس زمانے میں تین ہزار معجزے دنیا نے دیکھے، اور قیامت تک کروڑوں دیکھے، وہ سب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے اور نشانات ہیں۔ لیکن یہ معجزے حضرت علیؓ کے زمانے میں، حضرت عثمان (دونوں پر اللہ کی رضا ہو) ان کے زمانے میں دیکھے۔ حضرت عمرؓ نے ایک موقع پر آواز دی، کتنے فاصلے پر تھی، پچاس، سو، ساٹھ، قریباً سو میل کے فاصلے پر تھی فوج، اور وہ نظارہ سامنے آیا، اور دیکھا کہ کمانڈر اس فوج کا جو ہے وہ غلطی کر رہا ہے اور آپ نے اس کو ہدایت دی وہیں سے گھبرا کے، اور اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کئے کہ اس کمانڈر کے کان میں وہ آواز پہنچی سو میل دور۔ اور ایسی غلطی سے وہ فوج بچ گئی جس کے نتیجے میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا اس کا۔ اب یہ معجزہ حضرت عمرؓ کا نہیں ہے ہمارے نزدیک، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔

اس طرح امت محمدیہ میں، حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے، کہ کروڑوں اولیاء اللہ پیدا ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے اور نشانات دنیا کو دکھاتے رہے لیکن عرف عام میں ہم کہتے ہیں کہ سید عبدالقادر جیلانی صاحب کے معجزات، ہم یہ کہتے ہیں کہ امام باقر کے معجزات، وغیرہ، وغیرہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے...... ایک چھوٹا سا ''تتمہ حقیقت الوحی'' کا حوالہ ہے، وہ میں پڑھ دیتا ہوں:

> ''اسلام تو آسمانی نشانوں کا سمندر ہے۔ کسی نبی سے اس قدر معجزات ظاہر نہیں ہوئے جس قدر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ کیونکہ پہلے نبیوں کے معجزات (وہی میرا جو پہلا مضمون تھا، اس کے متعلق ہے)۔ (کیونکہ پہلے نبیوں کے معجزات) ان کے مرنے کے ساتھ ہی مر گئے لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اب تک ظہور میں آ رہے ہیں اور قیامت تک ظاہر ہوتے رہیں گے۔ جو کچھ میری تائید میں ظاہر ہوتا ہے دراصل وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہیں''۔

جناب یحییٰ بختیار: اور تو نہیں جی کوئی حوالہ؟

مرزا ناصر احمد: ہوسکتا ہے کوئی غلطی ہو، لیکن جنہوں نے نوٹ کیا ہے وہ کہتے ہیں نہیں۔

جناب یحیٰ بختیار: میں بھی بھول جاتا ہوں جی، بہت زیادہ ہو گئے۔

اب دو تین مختصر سے سوال ہیں۔ ایک یہ کہ خلافت عثمانیہ کے سقوط پر آپ کی جماعت نے پنجاب کے انگریز لیفٹیننٹ گورنر کو کہا تھا کہ مذہبا ہمارا ترکوں سے کوئی تعلق نہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہمارا ان فرقوں سے کوئی تعلق ہی نہیں؟

جناب یحیٰ بختیار: ترکوں سے ہمارا تعلق کوئی نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: ترکوں سے، مسلمانوں سے......

جناب یحیٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ......کوئی تعلق نہیں؟

جناب یحیٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: یاد تو نہیں ہے مجھے۔

جناب یحیٰ بختیار: یہ ایڈریس ہے، لیفٹیننٹ گورنر کو دیا ہوا ہے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے، اس میں یہ تھا کہ "کیونکہ ہمارا اپنا خلیفہ ہے اس واسطے ہم ان کو خلیفہ نہیں مانتے"۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، اس لحاظ سے کہ ہماری اپنی خلافت ہے، اور خلافت ترکیہ سے ہمارا یہ خلافت اور یہ اتباع کا تعلق نہیں۔

جناب یحیٰ بختیار: تو اس ضمن میں کہ ان کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: اس معنی میں۔

جناب یحیٰ بختیار: ممکن ہے یہی ہو۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ہاں ہے ہی یہ۔

جناب یحیٰ بختیار: چونکہ ایڈریس نہیں ہے میرے پاس اس وقت......

مرزا ناصر احمد: ہاں، لیکن عملاً تو یہ ہوا ناں کہ حجاز والے ان کے خلاف لڑے، حرمین شریف والے لڑے۔ وہ میں نے بتایا تھا کہ وہ اور قسم کی لڑائیاں تھیں، وہ دینی جہاد نہیں تھے جس

کے اوپر یہ فتوے لگائے جاتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ایک اور سوال ہے کہ:

> کیا یہ درست ہے کہ جس وقت بغداد پر انگریز کا قبضہ ہوا، عراق مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکلا، اس وقت قادیان کی جماعت نے چراغاں کیا تھا؟

مرزا ناصر احمد: یہ میں جواب دے چکا ہوں کہ اس وقت......

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! دیکھیں، سارے مسلمان اگر ایک وقت کریں کوئی چیز، جیسے کہ آپ نے کہا، آپ کے جواب سے یہ impression پڑتا تھا کہ اس موقعہ پر سب مسلمانوں نے چراغاں کیا......

مرزا ناصر احمد: اس کی تاریخ کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: تاریخ یہاں نہیں لکھی، یہ ایک historical fact ہے، جب بغداد پر انگریزوں کا قبضہ ہوا......

مرزا ناصر احمد: Historical fact یہ ہے کہ وہ جنگ کا خاتمہ ہو گیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ایک جنگ کا خاتمہ تھا، وہ تو Poppy Day سب دنیا میں ہوتا رہا، 18ر نومبر 1919ء میں، 11ر نومبر کے بعد، وہ تو چراغاں سب ملک میں ہو گیا تھا۔

مرزا ناصر احمد: نومبر، انیس سو......؟

جناب یحییٰ بختیار: نومبر 1917ء یا 18ء۔

مرزا ناصر احمد: نومبر 18ء یا 17ء یا 18ء، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: 11ر نومبر 1918ء تھا وہ تو۔

مرزا ناصر احمد: اسی واسطے میں نے پوچھا تھا کہ اس کی تاریخ اگر پتہ ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ علیحدہ ڈیٹ پر اس دوران میں ہوئی ہے، not on the same date۔ اگر اس میں ہو تو پھر میں وہ سوال ہی واپس لیتا ہوں۔ اگر اس ڈیٹ پر......

مرزا ناصر احمد: یہ پھر اگر آیا ہے تو میں معذرت چاہتا ہوں، یہ چیک نہیں کیا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ آپ چیک کر لیں۔ میں نے پہلے پوچھا بھی نہیں تھا کل آپ نے جو اس کا ذکر کیا ناں، چراغاں کا، تو مجھے بتایا گیا......

مرزا ناصر احمد: یہ submit میں کر دوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ چراغاں۔ تو سب مسلمان......لڑائی تو سب ملک میں تھی ختم ہو گئی۔

مرزا ناصر احمد: یہ لڑائی پر in writing دو تین صفحے submit کر دوں؟

جناب یحییٰ بختیار: جتنا مختصر ہو۔ جتنے بھی annexure آ رہے ہیں وہ پرنٹ ہو رہے ہیں۔ پھر وہ اسمبلی کے ممبران کو دے رہے ہیں۔ اس لئے جتنا مختصر ہو گا وہ پڑھیں گے اور اُس کو دیکھیں گے۔

مرزا ناصر احمد: صرف ہمیں اندھیرے میں رکھ رہے ہیں۔ ہمیں تو بھی ایک کاپی ملنی چاہیئے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ تو یہاں بیٹھے ہیں، آپ کے سامنے سب کچھ ہوا۔

مرزا ناصر احمد: یہ نہیں بیٹھے یہاں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ کمیٹی کا آرڈر ہے، میں تو......

مرزا ناصر احمد: آں؟ نہیں، میں تو ویسے......

جناب یحییٰ بختیار: یہ سیکریٹ ہے۔ وہ نہیں چاہتے کہ پبلک......

مرزا ناصر احمد: نہیں، کمیٹی کی خدمت میں درخواست کر رہا ہوں، بڑی عاجزانہ، بڑے مؤدب ہو کر۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ تو کمیٹی consider ضرور کرے گی۔ بات یہ تھی کہ وہ چاہتے تھے کہ یہ چیز جو ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......ان حالات میں باہر نہ جائے۔

مرزا ناصر احمد: خیر، یہ تو بحث ہی نہیں۔ میں دے دوں گا، بڑا مختصر، جتنا ہو سکے۔

جناب یحییٰ بختیار: کیونکہ اگر وہ celebration ہے کہ عراق کے مسلمانوں کی حکومت چلی گئی۔

مرزا ناصر احمد: چیک کریں گے کہ سن کونسا ہے، ایک چیز یہ چیک کرنے والی ہے۔ دوسری یہ چیک کرنے والی ہے کہ مسلمانان ہند کا اس وقت ردعمل کیا تھا ممکن ہے انہوں نے غصے کا اظہار کیا ہو اور ہم نے چراغاں کی ہو۔ تو یہ clash آ جاتا ہے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ بتانا چاہتا ہوں، جہاں جنگ ختم ہوئی تو ہندو، مسلمان، پارسی، جو بھی برطانیہ کی رعایا یہاں تھی، سب نے چراغاں کیا تو قادیاں میں بھی ہو گیا ہو گا؟

مرزا ناصر احمد: یہ پوائنٹ میں نے نوٹ کر لیا ہے ذہن میں۔ اس کے مطابق مختصراً......

جناب یحییٰ بختیار: اس کے علاوہ اسی موقع پر عراق کا کسی مسلمان نے چراغاں نہیں کیا، آپ نے کیا، یہ کہتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، عراق کا......

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ میں کہتا ہوں کہ آپ verify کریں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، آپ کہتے ہیں کہ ایسا ہوا، یا آپ یہ فرماتے ہیں کہ میں verify کروں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں یہ کہتا ہوں کہ یہ allegation ہے، آپ verify کریں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، verify کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: صرف آپ نے کیا اور باقیوں نے نہیں کیا؟

مرزا ناصر احمد: باقیوں نے نہیں کیا؟ ہاں ٹھیک ہے، یہ بھی verify کرنے والی بات ہے ضرور۔

جناب یحییٰ بختیار: بیگم صاحبہ کہتی ہیں کہ پونے دو ہو گئے ہیں۔ تو پھر ایڈجرن کریں شام کے لئے۔

مرزا ناصر احمد: شام کو meet کرنا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: شام کو جی، پہلے ہی میں نے کہا، مولانا صاحب پوچھیں گے......

Mr. Chairman: Yes, we are meeting in the evening.

جناب یحییٰ بختیار: ......تحریف قرآن کے بارے میں دو تین سوال پوچھ رہے ہیں آپ سے شام کو......

Mr. Chairman: The Delegation is permitted to leave for the present.

مرزا ناصر احمد: اچھا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: ......This is not my subject.
اور اس کے علاوہ دو چار سوال اور بھی ہیں، وہ کہتے تھے، میں نے کہا، پھر بھی پوچھ لیں گے۔
Thank you, Sir.

Mr. Chairman: The honourable members may keep sitting. چھ بجے۔

مرزا ناصر احمد: مسٹر چیئرمین، سر! اگر مجھے اجازت ہو تو بعض سوالوں کے جواب میرے پاس اس ڈیلی گیشن کے کوئی اور صاحب بھی دے سکیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Anybody you like, Sir. I do not have any objection.

(The Delegation left the Chamber.)

Mr. Chairman: Yes, I think, by this evening, we will be able to discuss so many things with others.

The Reporters can go also. They are also free.

The honourable members may keep sitting.

The Special Committee is adjourned to meet at 6.00, and by that time, the honourable members may come prepared for any question which may be left over.

Thank you very much.

The Special Committee adjourned for lunch break to re-assemble at 6.00 p.m.

The Special Committee re-assembled after lunch break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali), in the chair.

جناب چیئرمین: ان کو بلا لیں۔ ہاں، باہر بٹھا دیں۔ Attorney-General may also be called. بلا لیں ان کو، اٹارنی جنرل صاحب باہر بیٹھے ہیں۔ آج ہو جائے گا، انشاء اللہ۔ امید ہے جی۔ اب کافی دن ہو گئے ہیں۔ Today is the eleventh day. آج ختم کر لیں گے تو پھر کل نہیں ہوگا۔ کل اسی واسطے رکھا تھا کہ اگر آج کوئی چیز ختم نہیں ہوگی تو پھر کل، tomorrow۔

Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri: Mr. Chairman, before you call the witness, I would like to address the chair.

جناب چیئرمین: ان کو ذرا روک دیں جی۔ ان کو ابھی روک دیں ذرا جی۔

-yes ہاں

ATTACK ON MNA

Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri: Mr. Chairman, I have to disclose with great pain that this afternoon, at half past three, when I was returning from the Hostel, on my way back home to a place where I am staying at Chaman and when my car came near the National Assembly of Pakistan, a jeep was coming from the direction of the State Bank building. The jeep overtook me and it then started going ahead of me, as if they knew which side I live. First, the jeep was coming faster because I normally drive my car faster. I started driving slow, then the jeep also became slow. Then, when you cross those diplomatic houses, there is a crossing of Ata-Turk Road with Fazal-i-Haq Road, and there is a very depth like this and there is a very blind corner and there are bushes all around. The jeep turned towards left and there was a rapid sten-gun fire on me and I have escaped with the grace of God Almighty and it is the God's blessing that I am speaking to you in one piece. It is just God's blessing, it is a blessing of the people of Qasur who pray for me. it is the blessings of my Bazurg (بزرگ), it is the blessings of my friends that I am intact. And this was a murderous attack and this is very serious. I don't impute motive to anybody because that will be going beyond my scope, but I am just giving this information to you. Sir, and it should be on record.

The case has already been filed with the Police Station, Islamabad. Islamabad Police is investigating. But, Sir, the matter is very serious and it needs your consideration. Sir, if you will not protect us, because you are the symbol of democracy, you are the symbol of rule of law in this country, if you will not defend us, Sir who will depend us? And if we have to depend ourselves in this country, if everybody starts holding guns, then, Sir, this country will not find anything, there will be no society and there will be no law. There will be absolutely chaos, there will be bloodshed. And Sir, we have already passed through a blood-bath. We know what is a blood-bath and we don't want blood-bath in this country.

Sir, if this type of incident takes place and if we feel that we are not protected by the rule of law, by the Administration, then we will have to protect ourselves. And when everybody started protecting himself, Sir, you know, it will result in total chaos, it will result in disintegration of the country. And, Sir, for God's sake, let us save this country. This country is lying in shambles. We are already finished totally. Let us emerge together as a respectable country. Let us emerge together as a country which should have respect in the comity of nations. And, Sir, great responsibility lies on your shoulders, because you are the symbol of democracy in this country.

I have brought this matter before you and before my august colleagues. I have not put any motive, I have not given any directions that so and so body was involved in this attack, but I am leaving everything open, everything open, because I am a very fair man, I am a very judicious person. I am leaving everything open, but, Sir, nevertheless, particularly the protection of each member of this House is your responsibility. And if we are not protected in Islamabad, in the metropolis, in the capital of the Islamic Republic of Pakistan, a member of Parliament is not protected, Sir, then, Sir, you can well imagine the fate of a commoner in some far-flung area of Tobe Tek Singh, who is not all that important, who is not in Islamabad, Sir.

So, Sir, I am bringing all these matters with all the humility at my command. I am really, Sir, pained. I am not pained because this attack is on me. If today this attack is on me, tomorrow this attack can be on anybody else. So, I am worried from that angle, Sir. Sir, I am a peaceful citizen. I might not take gun in my hand, but the possibility is that if this attack is on some person who is more aggressive, he might hold a gun in his hand and, Sir, if the gun battle will have to start in this country, then let us wind up this House, let us wind up these institutions. Then what is the need for having these institutions, these traditions? These traditions and institutions are for the protection of an individual, for the protection of rule of law, Sir. And, Sir, this is a great responsibility on your shoulders, Sir, and I know, Sir, you must be worried about it.

You know, I can feel, Sir, that you are feeling upset because this thing can happen to anybody.

Sir, I need your protection, I need the protection of this House, otherwise, Sir, if the House will not protect us, then, Sir, we know how to protect ourselves and that will be going too far.

With these words, I thank you very much.

Mr. Chairman: Thank you very much, Mr. Ahmad Raza Qasuri.

Sardar Moula Bakhsh Soomro: May I say a few words?

Mr. Chairman: Just a minute you have to tell us what protection the House can give you. And definitely every member is entitled to any protection. Since you have gone to the Police, you have registered the case, the matter is subjudice, because they will investigate the matter. As for the protection which the House can afford, it is out only available to you, it is available to all the members inside the House, and whatever means or to whatever extent our jurisdiction extends. Whatever Mr. Qasuri has said, it is on the record. The rest is for him to tell us. And definitely whatever is within our powers or whatever we can do..........

Yes, now they may be called.

The case is registered. Now it is for the Police to investigate.

(The Delegation entered the Chamber.)

Mr. Chairman: Yes, Mr. Attorney-General.

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں نے وہ جو عراق کے بارے میں کہا تھا، آپ نے کہا کہ جنگ کے خاتمے پر ہوا تھا، وہ منیر انکوائری رپورٹ سے بھی حوالہ ہے۔

مرزا ناصر احمد: جی؟

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے فرمایا تھا کہ آپ پہلے بتائیں کہ باقی مسلمانوں نے celebration نہ کی ہو یا وہ ناراض ہوئے ہوں۔ تو یہاں ایسے ہی لکھا ہے: "The celebration......."

مرزا ناصر احمد: تاریخ اصل میں چاہئے تا کہ چیک کیا جا سکے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، نہیں، وہ منیر صاحب لکھتے ہیں:

> "The celebrations at Qadian of the victory when Baghdad fell to the British in 1918 during the First World War in which Turkey was defeated, caused fitter resentment among Musalmans and Ahmadiyyat began to be considered as a hand- made of the British."

مرزا ناصر احمد: یہ صفحہ کونسا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: 196۔

مرزا ناصر احمد: انہوں نے کوئی تاریخ دی ہے؟

Mr. Yahya Bakhtiar: During the war, Sir, in 1918.
۱۱ر نومبر کو میرے خیال میں وار ختم ہو گئی تھی......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......یہ اس سے کچھ پہلے کی بات ہو گی۔ during the war, in 1918.

مرزاناصراحمد: In 1918۔ تو گیارہ والا...... تو ہم نے گیارہ والا اخبار تو ڈھونڈ ڈھانڈ کر نکال لیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، وہ تو سب نے کیا تھا، جنرل گورنمنٹ کی طرف سے......

مرزاناصراحمد: ......اعلان ہوا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ وہ تو سب نے کیا تھا۔ یہ علیحدہ incident ہے جس نے مسلمانوں کو......

مرزاناصراحمد: ہاں تو پھر یہ چیک کرنا پڑے گا۔ یہاں نہیں ہے اخبار ہمارے میں۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک اور جو عرض کر رہا تھا صبح آپ کو......

مرزاناصراحمد: یہ 198 تھا ناں page منیر کی رپورٹ کا؟

جناب یحییٰ بختیار: 196۔

مرزاناصراحمد: ہاں جی، ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے جی۔

جناب یحییٰ بختیار: 196۔

مرزاناصراحمد: ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: دوسرے میں عرض کر رہا تھا، آپ نے جو کہا تھا وہ امریکن تھا ڈوئی۔

مرزاناصراحمد: ڈوئی؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، جس نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ علیجاہ ہے۔ تو مرزا صاحب نے ان کو چیلنج کیا۔ تو اگر آپ دیکھیں تو جس طرح مرزا صاحب نے مولانا ثناء اللہ کو چیلنج کیا ہے، اسی طرح سے یہ ہے۔ ہو بہو معاملہ یہ بھی ہے اور......

مرزاناصراحمد: اور جس طرح مولوی ثناء اللہ صاحب کا ردعمل تھا، وہی ڈوئی کا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مولوی صاحب نے تو پھر بھی کہا کہ ’’اگر یہ بات ہے تو میں تیار ہوں‘‘ اس نے تو ignore کر دیا، اس نے تو کہا ’’میں جواب نہیں دیتا، میں نہیں مانتا‘‘۔ یہ میں پوائنٹ آؤٹ کرنا چاہتا تھا آپ کو۔

مرزا ناصر احمد: اس کا یعنی سوال یہ ہے کہ ہم موازنہ کر کے تو اس کی رپورٹ دے دیں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں، اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ دو parallel cases ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: بالکل۔ اسی لئے آپ کی توجہ page 179 یہ جو "True Islam" ہے......

Mirza Nasir Ahmad: Page 179?

جناب یحییٰ بختیار: Page 179 سے شروع......

Mirza Nasir Ahmad: "Ahmadiyyat or True Islam"?

جناب یحییٰ بختیار: Page 179، یہ میرا جو ایڈیشن ہے ناں، 1937 کا، اُس سے ہے یہ۔

مرزا ناصر احمد: 37ء کا؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو ڈوئی کی سٹوری جب آتی ہے ناں، اس میں وہ بیان کرتے ہی ناں......

مرزا ناصر احمد: میں سمجھ گیا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ ان میں کوئی parallel ہے، کوئی اختلاف ہے، کیا چیز ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، ہاں۔ میں سمجھتا ہوں کہ دونوں parallel cases ہیں۔

مرزا ناصر احمد: وہ تو چیک کر کے written statement دے دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس پوائنٹ آف ویو سے دیکھیں کہ یہاں بھی وہ کہتا ہے کہ......

They are parallel cases:

"This challenge was first given in 1902 and was repeated in 1903 but Doui paid no attention to it and some of the

American papers began to inquire as to why he has not given reply".

مرزا ناصر احمد: اس کی پوری تفصیل ہے ہمارے پاس، وہ نقل کر کے دے دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ یہاں ساری تفصیل دی ہوئی ہے اس کتاب میں۔

مرزا ناصر احمد: اس میں اتنی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اخبار ''امریکن ایکسپریس'' کو quote کیا گیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، بہت کچھ دیا ہوا ہے اس میں۔ تو اسی طرح اُس نے انکار کر دیا۔ پھر اس کے بعد یہ کہتے ہیں کہ وہ دعا جو تھی وہ قبول ہو گئی اور وہ ذلیل ہو گئے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، ایک نے ignore کیا......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی:

Then he was asked. He said, "I refuse to take notice......"

وہ میں نے آگے نہیں پڑھا۔

Mirza Nasir Ahmad:

"I refuse to take notice and I refuse to accept."

There is a lot of difference between the two.

Mr. Yahya Bakhtiar: Exactly, Sir, he refused. Maulana after all said that "I am willing to accept."

مرزا ناصر احمد: بہرحال، یہ موازنہ کر کے آپ کو لکھ دیں گے، submit کر دیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہاں لکھا تھا اس نے......

مرزا ناصر احمد: جی، میں سوال سمجھ گیا ہوں۔ وہ سارے حوالے نکال کے......

Mr. Yahya Bakhtiar:

> “Dr. Doui paid no attention to it and some of the American papers began to inquire as to why he has not given a reply. He himself says in his own paper of December 1903: "There is a Muhammadan Messiah in India who has repeatedly written to me that Jesus Christ lies buried in Kashmir and people ask me why I don't answer him. Do you imagine that I should reply to such wags and lies. If I were to put down my foot on them, I would crush out their lives. I give them a chance to fly away and live.”

تو بڑی بات کی اس نے۔ تو میں یہ کہہ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: میں نے یہی کہا تھا ناں کہ بڑا فرق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ فرق تو جو بھی ہے، جہاں تک میں سمجھتا ہوں کہ اس نے بھی چیلنج کو ignore کیا، بلکہ حقارت سے اُس نے کہا کہ ’’میں اس کا کوئی نوٹس نہیں لیتا‘‘۔

مرزا ناصر احمد: اور حقارت کی سزا مل گئی اُس کو۔ اور انہوں نے کہا ’’کوئی دانا قبول نہیں کر سکتا‘‘۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، انہوں نے کہا ’’اگر آپ یہ کریں گے، یہ شرط پوری کریں تو میں تیار ہوں‘‘۔ انہوں نے کہا کہ ’’میں تیار ہوں۔ مگر آپ اگر......‘‘ یہ کوئی اپنی طرف سے شرط لگائی۔ تو بہر حال یہاں بھی اُس نے انکار کر دیا، اور یہاں بھی بددعا کی اور وہاں بھی بددعا ہوئی......

مرزا ناصر احمد: اس کے انکار کے بعد ایک پیش گوئی اس کے لئے شائع کی گئی۔

جناب یحییٰ بختیار: سب کچھ اس میں ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، سب کچھ تو نہیں ہے، یہ تو ایک رپورٹ ہے ناں......

جناب یحییٰ بختیار: اور میں کہتا ہوں کہ جس وقت انہوں نے بددعا کی ہے، اُس وقت کہا کہ:

’’تم بھی بددعا کرو اور میں بھی بددعا کرتا ہوں۔ جو جھوٹا ہوگا وہ مرے گا‘‘۔

وہ مر گیا۔

پھر مولوی ثناء اللہ سے کہا:

’’تم بھی بددعا کرو، میں بھی کرتا ہوں‘‘۔

اللہ تعالیٰ سے بددعا کی کہ ’’مجھے تنگ کر رہا ہے اور یہ ہیضہ اور طاعون سے مرے، جو بھی جھوٹا ہو‘‘۔

یہ میں parallel کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: یہ میں سمجھ گیا کہ آپ یہ parallel کر رہے ہیں۔ تو میں یہ عرض کر دیتا ہوں کہ میں اپنا parallel کر کے تو پھر submit کر دوں گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ میں نے attention آپ کی draw کرنی تھی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے، وہ نوٹ کر لیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اس لائن پر۔

Thank you very much, Sir. اب یہ مولانا آپ سے کچھ تحریف پر کچھ پوچھیں گے۔

مرزا ناصر احمد: اس میں ایک کتاب دینے کا ہم نے وعدہ کیا تھا، وہ ایک ’’مباحثہ راولپنڈی‘‘۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: ’’ایک غلطی کا ازالہ‘‘۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی ریکارڈ پر آ گیا۔ اس کی طرف......

مرزا ناصر احمد: اور وہ آپ نے ’’الفضل‘‘ کے متعلق کیا تھا اس کی فوٹوسٹیٹ کاپی......

Mr. Yahya Bakhtiar: Yes. Thank you very much.

میرے پاس جو تھی ناں، وہ چھوٹی کاپی تھی۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ وہ ساری ہم نے یہ کرادی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو میں نے اسلئے کہا کہ یہ ساری misunderstanding نہ ہو۔ اب last page یہ ہے، جو اس کا ہے، وہ ہے......

مرزا ناصر احمد: آپ نے......جی؟

جناب یحییٰ بختیار: میں نے وہ نوٹ بھیج دیا تھا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ مل گیا مجھے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Thank you, Sir. Nothing more.

مرزا ناصر احمد: یہ آپ نے فرمایا تھا حضرت انصاری صاحب یہ سوال کریں گے تحریف معنوی کے متعلق یا تحریف قرآن کے متعلق۔

جناب یحییٰ بختیار: انہوں نے کہا تحریف کے متعلق، کیونکہ وہی اس subject کو deal کر رہے تھے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس میں کچھ اصولی باتیں ہیں وہ میں بیان کرنا چاہتا ہوں شروع میں۔ اور اس کے بعد پھر......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو آپ کی مرضی ہے۔ وہ تو آپ کے ڈیلی گیشن کی طرف سے آپ سب کے...... جہاں تک اسپیکر صاحب، چیئرمین صاحب کا یہ رول ہے کہ اگر خود لیڈر بول سکے تو وہ بولیں گے۔ اگر وہ محسوس کریں کہ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے، جیسا کہ مولانا صدرالدین صاحب بوڑھے آدمی ہیں، he cannot answer, he cannot hear، تو انہوں نے کہا کہ جو alternate ہو وہی کرے۔ آپ ماشاءاللہ اچھی طرح بول بھی سکتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: ......میں سن بھی سکتا ہوں۔ میں نے تو یہ......

جناب یحییٰ بختیار: باقی یہ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے prepare کیا ہے، یہ deal کریں گے، میرا خیال ہے کہ وہ تو ایسی بات نہیں ہے۔ آپ حافظ بھی ہیں اور......

مرزا ناصر احمد: یہی کریں گے۔

Mr. Chairman: I think, my observation is that it would be better if the reply is by the witness himself.

Mr. Yahya Bakhtiar: There is another complication also, Sir.

Mr. Chairman: My observation is based on the ground that the Committee has authorised the Attorney-General to put the question only and, as far as Tehreef-i-Quran is concerned, since we had ourselves acknowledged that the knowledge of the Attorney-General in Arabic text is not as good as in others, so, for the Arabic text, the help of Maulana Zafar Ahmad Ansari has been obtained.

Mr. Yahya Bakhtiar: That is what I submitted to Mirza Sahib......

Mr. Chairman: That is the reason.

Mr. Yahya Bakhtiar: ......that I am not competent to deal with this question and Mirza Sahib is fully competent to answer. And if he asks any other member of the Delegation, the difficulty is that he will have to be given oath and he will have to second his evidence. So, to avoid that, ...

مرزا ناصر احمد: نہیں، oath میں تو پانچ سیکنڈ شاید لگتے ہیں۔

Mr. Chairman: No, we are getting the help of Maulana Zafar Ahmad Ansari only because Maulana Ansari can speak fluently Arabic. That is the reason. If the Attorney-General had been fully conversant with the Arabic language, the question would have been put by the Attorney-General. Now it is up to the witness. The weight attached and the responsibility...... The witness himself has been replying......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ذمہ داری میری ہوگی۔

جناب چیئرمین: ایک منٹ، میری بات سن لیں۔ If the answer is by the Chairman, it would be better.

مرزا ناصر احمد: لیکن۔ آپ اجازت دیتے ہیں کہ وہ بھی بول لے؟

جناب چیئرمین: وہ بول سکتے ہیں، لیکن میں یہی کہوں گا کہ اگر آپ خود جواب دیں گے تو اس میں اتھارٹی بھی better ہوگی، اس میں weight بھی زیادہ ہوگا، اس پر responsibility بھی زیادہ ہوگی۔

مرزا ناصر احمد: جب میں ذمہ داری لے رہا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ میری بجائے وہ بولیں۔ اگر آپ کی اجازت ہو......

جناب یحیٰی بختیار: ٹھیک ہے جی، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں نے پوزیشن explain کردی ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، اصل فیصلہ تو chair نے کرنا ہے۔

جناب یحیٰی بختیار: چیئرمین صاحب نے تو کہہ دیا ہے کہ......

Mr. Chairman: That will carry more weight because, in ten days, all the answers have come from the witness himself. The members of the Delegation are there to help the witness. So, it would be better. We cannot force the witness to reply to any question. So, on the same pretext, it would be better if the witness himself replies because witness is more conversant than the members of the Delegation, it is presumed. It would be better.

Mr. Yahya Bakhtiar: It is left to your discretion.

Mr. Chairman: It is up to the witness.

Mr. Yahya Bakhtiar: It is left to your discretion.

مرزا ناصر احمد: بس ٹھیک ہے پھر۔

Mr. Chairman: Yes, Maulana Zafar Ahmad Ansari.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: آپ کچھ اصولی باتیں کہنا چاہتے تھے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، اصولی باتیں میں کہہ دیتا ہوں۔ میں یہ اصولی باتیں تحریف معنوی کا جو ہے مضمون اس کے متعلق کہنا چاہتا ہوں۔ ''تحریف'' کا مطلب ہے ردو بدل کرنا۔ اور تحریف معنوی کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کریم کی یا تو تفسیر ساری تعین کر دی جائے تبھی ردّ و بدل ہو سکتا ہے ناں۔ اگر تعین ہی نہ ہو تفسیر کی تو ردّ و بدل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور یا یہ ہے کہ اصول تفسیر قرآنی ہمارے سامنے ہوں اور پھر ہم دیکھیں کہ کن اصولوں کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ بہر حال میں اپنی رائے بتاؤں گا، باقی تو آپ نے کرنا ہے فیصلہ۔

میرے نزدیک تفسیر صحیح قرآن عظیم کی، اس کے لئے سات معیار ہیں۔ پہلا معیار ہے خود قرآن کریم۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور یہ universe ہے، عالمین عربی میں کہتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی خلق ہے، اس کا فعل ہے۔ اور سورۃ ملک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فعل میں تمہیں تضاد کہیں نظر نہیں آئے گا۔ خدا تعالیٰ کے کلام میں بھی کہیں تضاد ممکن نہیں۔ یعنی ایک ہی منبع سے ہو اور ایک قرآن کریم کی آیت کچھ کہہ رہی ہو اور دوسری کچھ کہہ رہی ہو، یہ ممکن نہیں ہے۔ اس لئے پہلا معیار قرآن کریم کی صحیح تفسیر کا یہ ہے کہ جو تفسیر ہو اس کو contradict کوئی اور تفسیر نہ کر رہی ہو۔ الف۔ اور دوسرے یہ کہ اس کے لئے شواہد، خود اس تفسیر کے، قرآن کریم کی دوسری آیات میں پائے جائیں نمبر ایک۔ میں بڑا مختصر کروں گا تا کہ وقت نہ لگے۔

دوسرا معیار ہے حضرت خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تفسیر جو اس رنگ میں پہنچی ہمارے پاس کہ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ درست ہے۔ یہ میں اس لئے فقرے کہہ رہا ہوں کہ وہ راویوں

کے راستے سے ہمارے تک پہنچی ہے۔ قرآن کریم کے اپنے شواہد کے بعد یہ روایتیں ہیں جو تفسیر قرآنی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک لے جاتی ہیں۔ تو وہ تفسیر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہم تک پہنچتی ہے روایتوں کے ذریعے، ہر مسلمان اس کو قبول کرے گا اور اس کو صحیح سمجھے گا۔ یہ معیار نمبر ۲ ہے۔

تیسرا معیار ہے صحابہ کی تفسیر۔ ہمارے لٹریچر میں قرآن کریم کی وہ تفسیر بھی ہے جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی طرف سے ہمیں پہنچی ہے، اور اس کو preference اس وجہ سے ہمیں دینا پڑتی ہے کہ آپ میں سے بہتوں نے کافی بڑا زمانہ، لمبا زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہا اور قرآن کریم سیکھنے میں رہا۔ بعضوں کو کم رہا، بعضوں کی اپنی ذہانت اور سیرت اور سارا کچھ تھا۔ لیکن اصل چیز یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں انہوں نے سنیں، آپ کی تربیت انہوں نے حاصل کی اس لئے وہ تفسیر قرآنی جو صحیح روایتوں کے ذریعے ہم سے صحابہ کرام کی پہنچتی ہے، وہ تیسرا معیار ہے قرآن کریم کی صحیح تفسیر کا۔

چوتھا معیار ہے اولیاء اور صلحا، امت کی تفسیر کا۔ قرآن کریم نے، جیسا کہ میں نے ایک موقع پر آیات قرآنی کی مختصر تفسیر یہاں بیان کی تھی:

(عربی)

شروع دن سے امت محمدیہ میں اولیاء اور صلحاء پیدا ہوتے رہے ہیں کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کر کے قرآن کریم کا، اور تفسیر اپنے اپنے زمانہ کے مسائل کو سلجھانے کے لئے بیان کی۔ تو ایک یہ ہے معیار۔ جو پائے کے صلحاء ہمارے گزرے ہیں ان کی تفسیر کو بھی ہم قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ یہ ہے ہمارا چوتھا معیار۔

پانچواں معیار ہے، وہ ٹیکنیکل ہے۔ قرآن کریم کی کوئی ایسی تفسیر درست نہیں ہو سکتی جس کی تفسیر میں قرآن کریم کے کسی لفظ کے ایسے معنی کئے جائیں جو عربی لغت وہ معنی نہیں کر رہی۔ عربی لغت میں بڑی وسعت ہے، اس میں شک نہیں، اور بعض دفعہ ایک لفظ کے پانچ معنی ہوتے ہیں، بعض دفعہ دس معنی ہوتے ہیں، چودہ تک بھی کئے ہیں، شاید اس سے زیادہ بھی ہوں۔ اس وقت

میرے ذہن میں چودہ ہی آئے ہیں۔ تو کوئی ایسی تفسیر کرنا جو لفظی معنی وہ ہوں جو لغت اس کو قبول ہی نہیں کرتی کہ عربی کا لفظ اس معنی میں کبھی استعمال بھی ہوا ہے، وہ رد کرنے کے قابل ہے۔ تو یہ ٹیکنیکل ہے۔ اور جس کو عربی لغت قبول کر لیتی ہے، یہ نہیں کہ ضرور اس کو قبول کر لینا ہے۔ بلکہ دوسرے جو ہیں ہمارے معیار، اس کے مطابق ان کو پرکھا جائے گا۔ اگر پوری اترے تو پھر قبول کر لیا جائے گا۔ لیکن اگر لغت نہیں اجازت دیتی تو ہمیں اس کو رد کرنا پڑے گا۔

چھٹا معیار ہے اللہ تعالیٰ کے قول اور فعل کا مقابلہ، یعنی جو سائنس والی سائیڈ ہے ناں کہلاتی۔ یہ اعتراض ہوا تھا کہ مذہب سائنس کے خلاف ہے یا سائنس مذہب کے خلاف ہے۔ ہمارا یہ ایمان نہیں۔ ہمارا یہ ایمان ہے مسلمان کا، سب کا، کہ یہ universe ہے، یہ خلق عالمین اللہ تعالیٰ کا فعل ہے۔ تو کوئی ایسی تفسیر قرآنی نہیں کی جا سکتی جو اللہ تعالیٰ کا قول ہے اس کے فعل کے متضاد ہو۔ مثلاً قرآن کریم سے اگر کوئی شخص یہ نکالے کہ...... ویسے میں مثال دے رہا ہوں، مثال میں نے ایسی لی ہے جو ظاہراً غلط ہے، تا کہ سمجھ آ جائے بات...... اور اگر کوئی یہ تفسیر قرآن کی آیت سے کرے کہ چاند زمین سے دس ارب میل دور ہے، قرآن کریم کی آیت سے کرے، theoretical side، اور سائنس کہہ رہی ہے کہ نہیں اس کا یہ فاصلہ ہے۔ تو جو خدا تعالیٰ کا فعل ثابت ہو گیا، اس کے خلاف اگر کوئی قرآن کریم کی تفسیر کرتا ہے تو وہ رد کرنے کے قابل ہے۔ فعل اور قول میں مطابقت ضروری ہے تفسیر قرآنی کرنے کے لئے۔

یہ سات میں نے کئے ہیں۔ یہ ویسے میں نے آخر میں لکھا ہوا تھا، وہ میں نے شروع میں کر لیا، یعنی معنوی کا۔ یعنی جب ہم تحریف معنوی کی بات کریں تو معنی کا تعین ضروری ہے۔ اور وہ تعین ویسے ہو نہیں سکتی اس لئے کہ قیامت تک نئے سے نئے مضامین انسان کے سامنے آئیں گے، بدلے ہوئے حالات میں بدلے ہوئے مسائل پیدا ہوں گے اور اس وقت قرآن کریم جو ہے وہ انسان کی مدد کے لئے — ہمارا بڑا پکا عقیدہ ہے — وہ آتا ہے اور ان مسائل کو حل کرتا ہے۔ تو اس واسطے کہیں محدود کر دینا کسی زمانہ میں کہ بس جو قرآن کریم کے تفسیری معنی تھے وہ آ

گئے انسان کے سامنے، یہ درست نہیں ہے عقلاً تو قرآن کریم کی آیت کے مطابق ہی۔ تو، لیکن یہ حدود ہیں کچھ، اور معیار ہیں کچھ، کہ جن کو مدنظر رکھنا پڑے گا تحریف معنوی کے مسئلہ کے متعلق تبادلہ خیال کرتے ہوئے۔ میں نے یہ کہنا تھا اور اب یہ مولوی صاحب، ان سے حلف لے لیں۔

Mr. Chairman: The question may be put, then we will see who replies, whether it is the witness who replies or it is delegated to any member of the Delegation.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جناب! تحریف معنوی سے پہلے میں صرف ایک مثال تحریف لفظی کی پیش کروں گا۔ جو قرآن کریم کی ہے:

(عربی)

سورۃ حج کی، یہ اس میں سے لفظ ''من قبلک '' نکال دیا گیا ہے۔ اور ''روحانی خزائن''، ''ازالہ اوہام'' شائع کردہ الشرکۃ اسلامیہ، ربوہ، 1958ء میں بھی اسی طرح ہے۔ اور ''ازالہ اوہام'' قدیم نسخہ، مصنف مرزا غلام احمد صاحب، میں بھی اسی طرح ہے، یعنی بہت سے غلطیاں ایسی ہیں جنہیں ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ......

Mr. Chairman: Only the question may be put, not the argument.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اچھا، تو میں اسے explain تو کروں، جناب! explain تو کرسکتا ہوں؟

جناب چیئرمین: Explain کرسکتے ہیں آپ۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اچھا۔ تو میں ان تمام چیزوں کو چھوڑ رہا ہوں جن میں اس کا امکان ہے کہ کوئی خاص نیت پیش نظر نہیں ہے، بلکہ اتفاقاً غلطی ہوگئی۔ یہاں چونکہ ایک ایسا لفظ نکال دیا گیا ہے جو بنیاد ہے اختلاف عقائد کی مسلمانوں کے اور احمدی صاحبان کے، اور وہ یہ ہے

کہ رسول آپؐ سے پہلے ہی آتے رہے ہیں، بعد میں نہیں آئیں گے۔ تو ''قبلک'' کا لفظ نکال دیا جائے تو گنجائش پیدا ہوسکتی ہے کہ بعد میں بھی آسکتے ہیں۔ تو یہ ایک بنیادی عقیدے کی بات ہے، اس لئے میں نے صرف ایک لفظی تحریف کا انتخاب کیا ہے۔ کیونکہ وقت بہت کم ہے اور لفظی تحریف کی حد تک اسی پر میں اکتفا کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: That is all.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میرا خیال یہ ہے کہ میں سب چیزیں پڑھ دوں۔

جناب چیئرمین: نہیں، Turn by turn پوچھ لیں، ایک ایک۔ Is the witness not prepared to answer this question and wants some member of the Delegation to answer it?

جناب ابوالعطا (رکن وفد): اب میری عرض ہے......

جناب چیئرمین: نہیں، پہلے۔ I am putting it to the witness. Is the witness not prepared to answer this question?

مرزا ناصر احمد: جی، میں چاہتا ہوں کہ اس کا جواب ابوالعطا صاحب دے دیں۔

Mr. Chairman: Then you will have to state as to why you do not want to answer this question. Then I will ask the member of the Delegation to reply. وجہ بتانی پڑے گی۔

مرزا ناصر احمد: یہ اگر مجھے صحیح یاد ہے تو جب ہم یہاں سے گئے ہیں تو اس وقت چیئر کی طرف سے اجازت مل گئی تھی کہ وہ جواب دے دیں۔

Mr. Chairman: I had not given it. Only when the question has been put and the answer is to be given by the other member of the Delegation, then the Witness has to give some reasons also.

مرزا ناصر احمد: یعنی ہر سوال پر مجھے explain کرنا پڑے گا؟

جناب چیئرمین: نہیں، اگر تحریف قرآن کے سارے سوال جو ہیں، ان سب کا ایک ہی جواب آجائے گا……

مرزا ناصر احمد: یہ تو تحریف لفظی کا ہے۔

جناب چیئرمین: اگر آپ جواب دے سکتے ہیں تو آپ دے دیں، ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: میں، اس کے متعلق تو اتنا سادہ ہے……

جناب چیئرمین: جواب دے دیں، ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ میں ویسے دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

مرزا ناصر احمد: میں، اگر ابوالعطا صاحب جواب دے دیں تو کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

جناب چیئرمین: نہ، آپ reasons دیں۔

مرزا ناصر احمد: اگر آپ اجازت دیں۔

Mr. Chairman: There must be reasons.

مرزا ناصر احمد: تحریف جو بانئ سلسلہ احمدیہ کی طرف منسوب کی گئی؟ وہ سارے آپ کے کلام کے اندر آپ کے زمانے میں، اس جماعت کے خلیفہ کے زمانے میں جو قرآن کریم شائع ہوئے ہیں، جو قرآن کریم کے تراجم شائع ہوئے ہیں، اس میں یہ تحریف جو یہ کہتے ہیں کہ نکال دیا جان بوجھ کر، وہ ہونا چاہئے۔ لیکن ایک کتاب کی مثال دے کر اور ان بیسیوں ایڈیشن جو قرآن کریم اس کے تراجم، جماعت احمدیہ نے شائع کئے، اور وہ ایڈیشن جو حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ کی کتب کے شائع ہوئے، ان میں جو غلطی تھی کتابت کی دور ہوگئی۔ ان کو نظر انداز کر کے صرف ایک واقعہ سے یہ استدلال کرنا میرے نزدیک درست نہیں ہے۔ آخر یہی کتاب جہاں سے انہوں

نے لیا ہے، بار بار چھپیں دوبارہ، اور انہوں نے صرف ایک جگہ سے لے لیا۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! answer آ گیا ہے، answer has come۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں نے تو دو حوالے دیئے تھے، بلکہ تین حوالے ہیں۔ ایک تو اس میں سن نہیں لکھا۔ لیکن ''ازالہ اوہام'' قدیم نسخہ۔ دوسرا ہے ''روحانی خزائن'' شائع کردہ الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ، 1958ء اس کے بعد ہے ''آئینہ کمالات السلام'' مرزا غلام احمد۔ شائع کردہ ہے صدر انجمن احمدیہ ربوہ، 1970ء۔

Mr. Chairman: There is a definite reply by the witness that in all Quran Majids published by Jamaat-i-Ahmadiyya, there is no omission of this word. There is a difinite reply by the witness. So, if it is not there, the question must be coupled with a book.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں نے یہ عرض نہیں کیا کہ قرآن شریف کے کسی نسخہ میں ہے، بلکہ قرآن شریف کی جو آیت اس کتاب میں quote کی گئی ہے اور کوئی argument اس کے ساتھ دیا جا رہا ہے، اس میں تینوں ایڈیشن میں یہ ہے۔

جناب چیئرمین: ہے آپ کے پاس کتاب؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: فوٹوسٹیٹ کاپی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب دیں۔

مرزا ناصر احمد: تو ہم نے قرآن شریف کے لاکھوں تراجم، لاکھوں کی تعداد میں شائع کئے اور تقسیم کئے۔ ہمارے بچے پڑھتے ہیں۔ ہمارا وہ حمائل ہے بغیر ترجمہ کے، وہ بچوں کے لئے ہے۔ کسی جگہ یہ نہیں ہوئی غلطی۔ جہاں اگر کہیں غلطی ہوئی ہے تو یہ اتنے ''الفضل'' شائع کر چکا ہے۔ وہاں اگر کہیں تو میں وہاں کروا تو دیتا ہوں۔ تو یہ غلطیاں ساری کتابت کی جو ہیں یہ تو ہوتی رہتی ہیں۔

Mr. Chairman: Next question.

Now we break for Maghrib. We will re-assemble at 7:30.

The delegation is permitted to leave.

The honourable members may keep sitting.

(The Delegation left the Chamber.)

جناب چیئرمین: مولانا مفتی صاحب ذرا تشریف رکھیں، ذرا اصلاح مشورہ کرنا ہے۔ مولانا عبدالحکیم صاحب! آج آپ تشریف لائے ہیں، ذرا بیٹھیں ناں۔ انصاری صاحب! کتنے سوالات ہیں آپ کے اندازاً...... ایک سیکنڈ جی...... تحریف قرآن پاک کے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میرا خیال تو یہ ہے کہ اب اگر چونکہ یہ ہاؤس نے طے کیا ہے کہ آج ہی ختم کرنا ہے......

جناب چیئرمین: نہیں، آپ، نہیں، آپ مجھے بتائیں اندازاً، کتنے ہیں اندازاً؟

Mr. Yahya Bakhtiar: Today, there is nothing left now. I will request the House that......

جناب چیئرمین: نہیں، میں ان سے پوچھ رہا ہوں کہ اندازاً کتنے questions ہیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ......اس لئے میں یہ کروں گا کہ معنوی تحریف جو ہے اس کی ایک مثال لے لوں گا۔

جناب چیئرمین: ہاں، جی ہاں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ......اور پھر جو قرآن کی آیات جو انہوں نے اپنے اوپر چسپاں کر لی ہیں، اس کی دو چار مثالیں پڑھ دوں گا۔

Mr. Chairman: That would be better. اس کے بعد اس طرح کریں گے کہ ساڑھے سات، پونے آٹھ سے لیکر پونے نو بجے تک کریں گے ناں جی، ایک سیشن جی۔ Then, after fifteen minutes break, we will finalize it.

Mr. Yahya Bakhtiar: نہیں جی, there is no need of it. I think we will finish in one hour's time.

جناب چیئرمین: ہاں، ٹھیک ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Let us continue no further.

Mr. Chairman: نہیں لیکن, for finalizing it, then all the members must make up their mind for anything whatever, if any omissions are left out.

Mr. Yahya Bakhtiar: That we will think now; and let me know if they want to ask any question.

Mr. Chairman: Yes. So, this break will be utilised for that purpose.

Thank you very much.

And we meet at 7:30.

The Special Committee adjourned for Maghrib prayers to meet at 7:30 p.m.

The Special Committee re-assembled after Maghrib prayers, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the chair.

جناب چیئرمین: ذرا اُن کو اِدھر بھیج دیں، قصوری صاحب کو۔ مولانا عبدالحق! ذرا خاموشی سے سب حضرات سنیں۔

مولانا عبدالحق: گزارش یہ ہے کہ مولانا انصاری صاحب نے یہ کہا تھا:

(عربی)

یہ ”مِن قبلک“ نہیں ہے تین کتابوں میں۔ پھر دوبارہ، سہ بارہ ایڈیشن ان کتابوں کے چھپے ہیں۔ اس میں بھی ”مِن قبلک“ نہیں ہے۔ تو انہوں نے اپنی کتابوں میں گویا کہ تحریف لفظی کردی ہے۔ اب وہ یہ کہیں کہ غلطی ہے، تو ایک جگہ غلطی ہو، دو جگہ غلطی ہو......

جناب چیئرمین: میں عرض کروں، انہوں نے دو باتوں کا جواب دیا ہے۔ ایک انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے قرآن مجید میں نہیں ہے۔ دوسرا انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ واقعی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ کتابت کی غلطی ہے۔ اس واسطے جو چیز آپ ثابت کرنا چاہتے تھے وہ ثابت ہوگئی ہے۔ آپ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ انہوں نے ایک لفظ قرآن مجید کا حذف کیا اپنی کتابوں میں، جو انہوں نے تسلیم کرلیا۔ باقی بات ہے بحث کی کہ ”آپ نے کیوں کیا ہے، یا کس واسطے کیا ہے؟“ اس میں جانے کی ضرورت نہیں۔ ایک چیز تو آپ نے تسلیم کروالی ہے کہ واقعی یہ کتاب......

مولوی مفتی محمود: عرض یہ ہے کہ یہ جو کتاب ہے، اس کا ان کو علم تھا۔ اس کے باوجود پھر دوبارہ دوسرے ایڈیشن کی تصحیح نہیں کی۔ اس کے بعد پھر 1970ء میں جو نیا ایڈیشن تھا اس کی پھر تصحیح نہیں کی، اس کو ایسے غلط رہنے دیا۔ اعتراض صرف یہ ہے کہ غلط کیوں رہنے دیا ہے؟

جناب چیئرمین: آپ نے question کیا، انہوں نے کہا کتابت کی غلطی ہے۔ انہوں نے یہ جواب نہیں دیا، انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ہم نے غلطی محسوس کی۔ اس کا مطلب ہے کہ غلطی کو دوبارہ کیا، سہ بارہ کیا۔ وہ غلطی نہیں ہے، وہ انہوں نے عمداً کیا ہے۔ یہ بحث کی بات ہے یہ آپ نے اپنا پوائنٹ منوالیا ہے کہ یہ لفظ وہاں نہیں ہے کتابوں میں۔

جناب محمد حنیف خاں: یہ صاف نہیں ہوگا۔ بات تو ہوگی، یہ بات تو ہوگی۔ تین کتابوں میں اگر آئی تو ان کے علم میں وہ غلطی ہے۔

جناب چیئرمین: یہ سوال پوچھ سکتے ہیں، آپ یہ سوال پوچھ سکتے ہیں۔ جی، ایک سیکنڈ جی، ایک سیکنڈ۔ ہاں، مولانا ظفر احمد انصاری صاحب! مولانا صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے

تھے۔ بلوالیں یا آپ کچھ کہیں گے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، وہ ایسا ہے کہ ابھی نماز کے وقت بہت سے لوگوں نے یہ کہا کہ یہ قرآنی تحریف جو ہے اس پر پوری گفتگو ہونی چاہیئے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: تو میں نے کہا کہ کل چیئرمین صاحب نے کہا کہ پورے ہاؤس میں چار آدمی مجرم ہیں اس کے کہ یہ جو سیشن کو لمبا کرنا چاہتے ہیں۔ باقی پورا ہاؤس یہ چاہتا ہے کہ سیشن ختم ہو۔ تو دو چیزیں اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ اگر آپ آج سیشن ختم کرنا چاہتے ہیں تو مجھے مجبوراً ایک ایک مثال، دو دو مثال دے کر ختم کر دینا پڑے گا، کیونکہ ابھی اٹارنی جنرل صاحب نے بھی کچھ اور سوال کرنے ہیں، کچھ مجھے بھی کرنے ہیں۔ اب آپ نے فرما دیا ہے کہ صرف عربی والی عبارت کے سوال کروں تو باقی سوال پھر مجھے آپ (اٹارنی جنرل) کے حوالے کرنا ہوں گے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، آپ پوچھ لیں جی، آپ اپنی تسلی کر لیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: دو چیزیں ساتھ نہیں چل سکتیں — یہ کہ ہر مسئلہ پر سوال بھی ہو اور سیشن بھی ختم ہو جائے۔

جناب چیئرمین: نہیں، آپ مولانا! آپ بالکل بے فکر رہیں۔ آپ کے جو سوالات ہیں، جن میں آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اپنا مقصد حاصل کر لیں گے، چاہے پانچ ہیں، چاہے دس ہیں، چاہے پندرہ ہیں، چاہے بیس ہیں، آپ بالکل آرام سے پوچھیں، کوئی قید نہیں ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: بہت شکریہ جی۔

جناب چیئرمین: بالکل۔ اس میں یہ ہے کہ اگر آج ختم نہ ہوا تو پھر کل پر جائے گا۔

اراکین: ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔

Mr. Mohammad Haneef Khan: We are ready for tomorrow.

Mr. Chairman: Day after tomorrow can't be. ٹھیک ہے، ایک دن آپ کچھ بات کرتے ہیں اور دوسرے......

سید عباس حسین گردیزی: کیا ہم اپنے سوال کر سکتے ہیں؟

جناب چیئرمین: اپنے سوال بذریعہ اٹارنی جنرل، خود نہیں کر سکتے، کہ جو رہ گیا......

جناب محمد حنیف خاں: جناب چیئرمین! میں ممبران کی طرف سے یہ آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ممبران بیٹھنے کے لئے تیار ہیں اگر کوئی اہم...... میں ممبران کی طرف سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ......

جناب چیئرمین: میں ممبران سے رات دس بجے پوچھوں گا۔

جناب محمد حنیف خاں: ......اگر کوئی اہم بات پوچھنا چاہتے ہیں تو ہماری طرف سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ابھی، ابھی، خان صاحب! ابھی نہیں۔ جب یہ دو گھنٹے ختم ہو جائیں گے تو اس کے بعد پوچھوں گا۔ That is the proper time۔

ان کو بلوائیں۔

نہیں جی، کہتے ہیں کہ بس ختم۔ صبح کے اور بیان ہوتے ہیں، دوپہر کے اور۔

بلوائیں جی، بلوائیں۔

نارمل ٹائم جی نارمل۔

(The Delegation entered the Chamber.)

Mr. Chairman: Yes, Attorney-General through Maulana Zafar Ahmad Ansari.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جناب والا! ابھی جو سوال میں نے کیا تھا، اس کی تھوڑی سی وضاحت میں نے کر دی کہ میں نے یہ نہیں کہا کہ آپ کے ہاں سے جو قرآن کریم چھپا ہوا چل رہا ہے اس میں کیا ہے۔ وہ میں نے نہیں دیکھا۔ ہے یا نہیں، میں نہیں کہہ سکتا۔ لیکن یہ جو کتاب چل رہی ہے ''ازالہ اوہام'' بہت عرصے سے، اور اس کے بار بار ایڈیشن ہو رہے ہیں، مرزا صاحب نے تو یہ فرمایا تھا...... مرزا غلام احمد صاحب نے...... کہ ''اللہ تعالیٰ مجھے غلطی پر قائم نہیں رہنے دے گا'' تو قرآن کریم کی آیات میں اس طرح الٹ پھیر ہو جائے اور ان کی زندگی میں ان کو تنبیہ نہ ہو، یہ بڑی حیرت کی بات ہے۔ اس کے بعد بھی جو لوگ آئے، وہ بھی مامور من اللہ ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں، ان کو بھی کوئی تنبیہ نہیں ہوئی، اور اتفاق سے لفظ بھی وہ نکلا جو بنیاد بنتا ہے ہمارے اختلاف کا، یعنی سب سے بڑا اختلاف یہی ہے کہ حضورؐ کے بعد کوئی نبی آ سکتا ہے یا نہیں۔ بہرحال یہ غلطی برابر چل رہی ہے۔ 1970ء تک کے ایڈیشن میں، میں نے دکھایا، کہ یہ غلطی چل رہی ہے۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ جو قرآن کریم کے نسخے چل رہے ہیں، بچوں کو آپ پڑھا رہے ہیں، وہ میں نے دیکھا ہی نہیں۔ اب......

مرزا ناصر احمد: مسٹر چیئرمین! سر! میں جواب دے سکتا ہوں اس کا؟

جناب چیئرمین: ہاں جی، دے دیں۔

مرزا ناصر احمد: نمبر ایک یہ کہ جس کا آپ حوالہ چلا رہے ہیں، اس کے انڈیکس میں یہ صحیح آیت لکھی ہوئی ہے، ایک کتاب ہے۔ نمبر۲ یہ کہ ہمارے کسی لٹریچر میں، جو آپ دلیل بنا رہے ہیں کہ ان الفاظ کو چھوڑ کر پھر یہ دلیل نکالی جائے، وہ نہیں آئی کسی لٹریچر میں۔ تو جو وجہ آپ بتا رہے ہیں کہ ہماری بنیاد ایک اختلاف، اگر یہ فقرہ نکال دیا جائے تو اس کو دلیل بنا لیا جائے گا، آیت کو، اور وہ دلیل سارے لٹریچر میں کبھی بھی استعمال نہیں ہوئی، نہ اُس جگہ جس جگہ یہ ''ازالہ اوہام'' کا حوالہ دے رہے ہیں، اس جگہ بھی اس دلیل کو استعمال نہیں کیا گیا۔

Mr. Chairman: Yes.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: مرزا صاحب نے جو وضاحت کی ہے وہ بہر حال ان کا جواب ہے۔ میں اب اُسی طرف آ رہا تھا۔ یہ "من قبلک" کا لفظ جو ہے، اس کو نکال کے یا اس کے معنی بدل کے اس سے سارا قصہ چلا ہے۔

اب میں مختصراً معنوی تحریف کی طرف آتا ہوں۔ سورۃ البقرۃ کی ابتدائی ہی آیتوں میں:

(عربی)

یہاں اس قصے سے، اب یہاں قرآن کریم میں بڑی صراحت سے ہے، مسلمانوں سے مطالبہ ہے کہ حضورؐ پر ایمان لائیں اور آپ کے پہلے جتنے انبیاء ہیں ان پر ایمان لائیں۔ اور اس طرح کی آیتیں کم و بیش چوبیس، پچیس جگہ قرآن کریم میں آئی ہیں جہاں یہ کہا گیا ہے:

"آپؐ سے پہلے آنے والی کتابوں پر، آپؐ سے پہلے آنے والے نبیوں پر"۔

حالانکہ اس کی کوئی خاص ضرورت نہ تھی اس لئے کہ احکام تو ہمارے سب قرآن کریم میں موجود ہیں۔ آپؐ جامع ہیں سارے انبیاء کی صفات کے۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نظام رسالت کا قائم ہے جو آپ پر ختم ہوا ہے، اس لئے ہر جگہ پر "من قبلک" آیا۔ کہیں "من بعدك" نہیں آیا۔ حالانکہ ضرورت تو یہ تھی کہ بعد میں آنے والے احکام ماننے ہیں اگر اور فلاح اس پر منحصر ہے تو "من بعدك" آتا۔ لیکن وہ نہیں آیا۔ اب یہاں، یعنی جو کچھ میں سمجھا ہوں، اب وہ لفظ کہیں نہیں آیا۔ لہٰذا ایک دوسرے لفظ سے وہ گنجائش نکالی گئی:

(عربی)

جس کا یہ ابھی میں نے اردو ترجمہ دیکھا، ورنہ میرے پاس انگریزی کے ترجمے چوہدری ظفر اللہ صاحب کے اور مرزا بشیر الدین محمود صاحب کے ہیں۔ اسی کے ساتھ کوئی دس بارہ تراجم انگریزی کے اور ہیں میرے پاس، جو مسلمانوں کے بھی ہیں، عیسائیوں کے بھی ہیں، یہودیوں کے بھی۔ سب نے "آخرت" کے لفظ کا ترجمہ "Hereafter" یا "Hereinafter" کیا

ہے۔ لیکن اس ترجمے سے چونکہ آگے نبی آنے کی گنجائش ہی نہیں ملتی، یعنی یہ بدگمانی پیدا ہوتی ہے کہ چوہدری ظفر اللہ صاحب کے ترجمہ میں ''آخرت'' کا ترجمہ یہ آتا ہے:

“And our firm faith in that which has been foretold and is yet to come.”

''آخرت'' کا ترجمہ:

"In that which has been foretold and is yet to come."

اسی طرح سے مرزا بشیر الدین محمود صاحب میں آیا ہے:

“And they have firm faith in what is yet to come”.

مرزا ناصر احمد: یہ ترجمہ کس کا ہے؟

جناب چیئرمین: یہ دوسرا جو پڑھا ہے آپ نے؟

مرزا ناصر احمد: آخر میں جو سنایا ہے، آخر میں، آخر میں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب کا ہے، جو کمنٹری کے ساتھ ہے۔

مرزا ناصر احمد: انہوں نے کوئی ترجمہ نہیں کیا۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جی؟

مرزا ناصر احمد: وہ خود انہوں نے انگلش میں کوئی ترجمہ نہیں کیا۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: انہوں نے کیا ہے:

“And they have firm faith in what is yet to come.”

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میرا مطلب یہ ہے کہ انگریزی کے جو تراجم ہیں وہ انہوں نے

نہیں کئے ہوئے، کسی اور نے کئے ہوئے ہیں۔ لیکن صرف لفظی تصحیح میں کروا رہا ہوں۔ باقی تو جواب دوں گا۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اب میں تھوڑے سے ترجمے...... اس وقت انگریزی تراجمین میں آربری کا ترجمہ بڑا مقبول ہے۔ یہ لکھتے ہیں:

"And have faith in the hereafter."

چوہدری محمد اکبر صاحب کا ایک ترجمہ ہے:

"And firmly believe in the hereafter."

عبداللہ یوسف علی صاحب کا ترجمہ ہے:

"Have the assurance of the hereinafter."

مارماڈیوک پکتھال کا ترجمہ ہے:

"And are certain of the hereafter."

بل کا ترجمہ ہے:

"And of the hereafter...... who believe in the unseen and are convinced of the hereafter."

جارج سیل کا ترجمہ ہے......

Mr. Chairman: Yes, the question is complete. The question is that a different translation and a different interpretation has been put by the Jamaat. Yes.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جی ہاں، اور اس کے نتیجے میں مرزا بشیر الدین محمود صاحب نے

جو تشریحی نوٹ لکھا ہے وہ بہت لمبا چوڑا ہے اور اس سے نتیجہ...... میں اسے پڑھ دوں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہاں ہے۔ پڑھ دیں ضرور۔

Maulana Mohammad Zafar Ahmad Ansari: Here, Mirza Bashir-ud-Din gives the following footnote:

> "‘‘الاخرة’’— what is yet to come-- is derived from ‘آخر’. They say ‘آخرة’, that is, he put it ‘آخره، آخره،’. He put it back, he put it behind, he postponed it. The word ‘الاخره’ which is the feminine of ‘الاخر’, that is, the last one or the latter one, is used as an epithet or an adjective opposed to ‘الاوّل’, that is, the first one. ‘الاخر’, with a different vowel point in the central letter, means the other or another, ‘اقرب’. The object which the adjective ‘الاخره’, in the verse qualifies, is understood; most commentators taking it to be ‘الدار’, that is, the full expression being ‘الدار الاخره’, the last abode. The context, however, shows that here the word understood is ‘الرسالت آلاخره’, the message or revelation which is to come."

اور کافی لمبا ہے یہ۔ گویا یہاں سے یہ گنجائش نکالی گئی ہے کہ ابھی کچھ چیز باقی ہے آنے کو۔ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اب نہ کوئی رسول آئے گا، نہ کوئی آسمانی کتاب آئے گی، نہ کوئی وحی آئے گی، نہ جبرائیل آئیں گے۔ یہاں لفظ ’’آخرت‘‘ کا ترجمہ اس طرح کر کے یہیں سے اس کی یہ گنجائش پیدا کی گئی ہے کہ کوئی نیا پیغمبر بھی آئے گا، کوئی نئی کتاب بھی آئے گی، کوئی نئی وحی بھی آتی رہے گی۔ تو یہ گویا ایک ایسی تحریف ہے، یعنی میرے نقطہ نظر اور عام مسلمانوں کے نقطہ نظر سے، کہ جو مسلمانوں کے پورے بنیادی عقیدے کو بدل دیتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: تو سوال کیا ہے مجھ سے؟

Mr. Chairman: The question is simple, very simple, that in the light of the other translations by the different people, who have been mentioned by the witness, a different enterpretation has been put by Ch. Mohammad Zafarullah Khan and it has been tried that, for one word, it is proved that Nabis will come even after the Holy Prophet (peace be upon him). This is the question in a nutshell.

Maulana Muhammad Zafar Ahmad Ansari: Nabis and divine message.

Mr. Chairman: Yes. That is all. Now the witness will reply.

مرزا ناصر احمد: ایک تو میرا خیال ہے کہ جو انگریزی کے تراجم آپ نے بہت سارے مترجمین کے سنائے ہیں، ان میں سے بہت سے عیسائی ہیں......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں نے کہا ہے یہ مسلمان بھی ہیں، عیسائی بھی......

مرزا ناصر احمد: ہاں، مسلمان بھی ہیں، عیسائی بھی ہیں۔ دوسرا سوال یہ ہے......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ...... یہودی کا بھی ہے، اس کا بھی ترجمہ "Hereafter" ہے۔

جناب چیئرمین: ایک سیکنڈ۔ انصاری صاحب! ذرا ٹھہر جائیں۔

مرزا ناصر احمد: تو دوسرا سوال یہ ہے، ہاں، سوال یہ ہے، دوسری یہ بات ہے کہ جو ترجمہ کیا گیا ہے عربی لغت کے خلاف ہے یا عربی لغت یہ معنی بھی کرتی ہے؟ اگر عربی لغت یہ معنی کرتی ہے تو جو میں نے تفسیر صحیح کا معیار ایک بتایا تھا اس میں صرف یہ معنی جو ہیں، وہ ان معنوں کا کیا جانا صرف اس بات کو رد نہیں کرتا۔ اسے رد کرنے کے لئے کوئی اور وجہ ہونی چاہئے۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ کیا قرآن کریم نے ''آخر'' اور ''آخرت'' کے لفظ کو صرف "Hereafter" کے لئے

استعمال کیا ہے یا کسی اور معنی میں بھی استعمال کیا ہے؟ اگر کسی اور معنی میں بھی استعمال کیا ہے، بالکل واضح طور پر، یعنی لفظ ہے یہ اور واضح ہے کہ یہاں "The life hereafter" نہیں، تو پھر ہمیں یہ سوچنا پڑے گا کہ یہاں بھی وہ معنی لگ سکتے ہیں، اگر کوئی اور چیز روک نہ ہو رہے ہیں، اور:

(عربی)

یہاں 'الاخرۃ' کے معنی تفاسیر میں ''کلمۂ آخرہ'' اور ''کلمہ اولیٰ'' لکھا گیا ہے۔ تو یہاں ایک معنی ''آخرۃ'' کے جو لغت کے لحاظ سے درست ہیں، ''آخرۃ'' کے وہ معنی جو خود قرآنی محاورہ کے مطابق درسیت ہیں، جیسا کہ ابھی میں نے بتایا کہ فرعون کے متعلق یہ لفظ بولا گیا، اور تفسیروں نے، ہم سے پہلی تفسیروں نے اس کے معنی ''دوسرے کلمہ'' کا کہا ہے ''کلمۃ الاخرہ''۔ اور جو یہ تفسیر ہے، اس کے اندر پہلی تفسیر سے صرف اختلاف ہے۔ اور میں نے تفسیر صحیح میں بتایا تھا کہ قرآن کریم میں اختلاف کا دروازہ اور نئے معنی کا دروازہ خود قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں کھلا رکھنا پڑے گا، اور پچھلوں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ:

(عربی)

یہ تفسیر ''ہدایت البیان'' ہے، از امام ابو محمد شیرازی، جو ۶۰۶ھ ہجری میں فوت ہوئے ہیں...... اکتراب المسع میں ہے۔ تو اور بھی ہیں بہت سے حوالے، لیکن اس وقت یہ ایک کافی ہے۔

Mr. Chairman: Next.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ہاں، نہیں، ذرا اسی میں کچھ عرض کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: ہاں، پوچھیں، اسی کا اگر further explanation ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: مرزا صاحب! بات یہ ہے کہ لفظ کے لغوی معنے پر اگر ہم جائیں تو پھر بہت سے ایسے الفاظ ملیں گے جو آج کسی معنٰی میں مستعمل نہیں، کئی جگہ استعمال

ہوتے ہیں۔ اب حدیث جب ہم کہیں گے اصطلاحی معنوں میں تو کوئی اور چیز ہوگی، آج کل کے بول چال کی زبان میں کچھ اور ہوگی۔ یہ سوال نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ آپ نے اصول جو بتایا ہے وہ اپنی جگہ صحیح ہے۔ لیکن اس تیرہ، چودہ سو سال میں کسی اور مفسر نے، کسی بڑے عربی دان نے یہ معنے ’’آخرۃ‘‘ کے یہاں لئے ہیں، جن کو لوگ تسلیم کرتے ہیں؟ یا یہ کہ ہمارے آئمہ مفسرین اور جو علمائے کرام گزرے ہیں یا یہ کہ یہ بالکل ایک نئی چیز ہے؟ اور نئی چیز بھی ایسی جس میں اُمت کیلئے یعنی امت کے اندر ایک اتنا بڑا اختراق پیدا ہوتا ہے کہ دو امتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ کوئی فرقے کا اختلاف نہیں بنتا بلکہ دو الگ الگ اُمتیں بن جاتی ہیں نبوت کا دروازہ کھلنے سے۔ اور اس سے وہ جب نبی آتا ہے تو اُمت اس کے ساتھ ہو جاتی ہے۔ تو یہ وہ بنیاد ہے کہ جہاں سے مسلمانوں کی اُمت الگ ہو جاتی ہے اور مرزا صاحب کی اُمت الگ ہو جاتی ہے۔ تو اتنی بڑی بنیادی بات ہے۔ اس کی سند میں قدیم مفسرین میں آپ کچھ لوگوں کو اگر بتائیں تو پھر اسے دیکھا جائے کہ کس حد تک اس پر اعتبار کیا جا سکتا ہے۔ محض لفظ ’’آخرۃ‘‘ کا کسی اور معنٰے میں استعمال ہونا تو آپ تو مجھ سے بہت بہتر جانتے ہیں کہ عربی میں ایک ایک لفظ ہے جو پچاس پچاس معنوں میں استعمال ہوتا ہے، لیکن یہ کہ وہ محل اور موقع کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ اس کے......

Mr. Chairman: Let this be answered, then you can put the next question. The question is: whether this interpretation has been put previously in 1300 years? If so, by whom? Or this interpretation has been put for the first time? This is your question.

مرزا ناصر احمد: اگر آپ کے اس بیان کا یہ مفہوم ہے کہ مفسرین جو پہلے گزر چکے ان کے علاوہ قرآن کریم کی کوئی تفسیر نہیں ہو سکتی تو ہم یہ عقیدہ نہیں رکھتے۔ نمبر ایک......

Mr. Chairman: It solves the problem, it solves the problem. Let...... You can explain, the witness can explain further.

مرزا ناصر احمد: دوسرے یہ کہ اگر ہمیں وقت دیا جائے تو پہلے مفسرین کی تفسیروں میں سے ہم یہ اسی معنٰی کے جو ہم نے کئے ہیں، اس کی مثال ہم پیش کر دیں گے۔

Mr. Chairman: Yes, the witness will be allowed to produce it.

Yes, Next question.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اسی کے متعلق یہ ذرا سا عرض کرنا ہے کہ چودہ سو سال میں اگر عام طور پر اسلاف نے، ہمارے بزرگوں نے، مفسرین نے یہ معنے نہیں کئے اور یہ معنے کوئی چھوٹے موٹے فرق پیدا نہیں کرتے، جو میں عرض کر رہا ہوں، بنیادی چیز یہ ہے اور یعنی اس طرح کی اگر کوئی معمولی بات ہوتی تو شاید اتنی اہم نہ ہوتی کہ کوئی نکتہ نکال لیا۔ فرق ایسا پیدا ہوتا ہے کہ ملت اسلامیہ کے لوگ دو ٹکڑوں میں منقسم ہو جاتے ہیں۔ یا یہ کافر ہو جاتے ہیں یا وہ کافر ہو جاتے ہیں۔ بڑا فرق پیدا ہو جاتا ہے۔

Mr. Chairman: That is argument.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے ہاں مفسرین کی ایک اچھی تعداد جن پر امت اعتماد کرتی آئی ہے......

Mr. Chairman: That is, that is, Ansari Sahib, a question of argument, because it is admitted that they have put this interpretation. So, to support it, they will produce some authority.

Next question.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ٹھیک ہے، جناب!

مرزا ناصر احمد: جو...... نئے معنٰی کی support کا تو حوالہ ہمارے پاس ہے ''الفوز الکبیر''

کا یہاں بھی موجود:

> مگر فقید...... یہ ہے کہ متقدمین نے کلام اللہ کے خواص میں دو طرح پر کلام کیا ہے۔ ایک تو دعا کے مشابہ اور سحر کے مشابہ۔ استغفر اللہ من ذالک۔ مگر فقید پر خواص منقول کے علاوہ ایک جدید دروازہ کھولا گیا ہے۔ حضرت حق جل شانہٗ نے ایک مرتبہ اسمائے حُسنہ اور آیات عظمیٰ اورادیہ متبرکہ کو میری گود میں رکھ کر فرمایا کہ تصرف عام کے لئے — تصرف عام کے لئے — یہ ہمارا عطیہ ہے''۔

تو جہاں تک نئے معانی کا تعلق ہے، ہزاروں حوالے ہم دے سکتے ہیں۔ اور جہاں تک اس آیت کا تعلق ہے، اس آیت میں تو نبوت کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اس آیت کے جو معنٰی اور تفسیر آپ نے یہ پڑھی، اس میں کسی نبوت کے دروازے کے کھلنے کا اس آیت میں ذکر نہیں کیا گیا۔ باقی رہا وحی و الہام اور مخاطبہ و مکالمہ، تو آپ کہتے ہیں کہ امت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ بند ہو گیا۔ اور ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ — آپ سے مختلف — کہ امت مسلمہ کے صلحاء کی اکثریت کا یہ عقیدہ ہے شروع سے آخر تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان کے نتیجہ میں مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا دروزاہ ہمیشہ کھلا رہے گا۔ اور یہی یہ فرقان اور امتیاز ہے جو امت مسلمہ کو دیگر اُمم سے ہے، دوسرے انبیاء کی اُمتوں سے۔ یہ میں نے اپنا عقیدہ بتا دیا ہے۔

Mr. Chairman: Next question.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، یہ ذرا ایک بات آپ نے فرمائی ہے۔ جہاں تک ان الفاظ کا تعلق ہے، شاید کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اختلاف وہاں ہوتا ہے کہ جہاں لفظ ''وحی'' استعمال کرتے ہیں ہم۔ یعنی بہت سے بزرگوں کے ساتھ مخاطبہ و مکالمہ، صُوفیا کے ساتھ، وہ ایک الگ بات ہے۔ بات اختلاف کی ہوتی ہے ''وحی'' کے لفظ سے اور ''وحی'' اب اسلامی شریعت کی اصطلاح ہے، اصطلاحی معنٰے بن گیا ہے۔ تو انگریزی میں بھی اگر آپ ڈکشنریز میں دیکھیں تو

''وحی'' کے ایک اصطلاحی معنٰی ملیں گے کہ ''وہ کلام جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا اپنے بندوں پر''۔ تو گفتگو وہاں ہے۔ یہاں یہ دروازہ جو کھلا ہے، وہ یہ کہ جو کچھ بعد میں آنے والا ہے پیغام، یعنی پیغام الٰہی، اس پر ایمان لانا ہے۔ اب دوسروں، مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ کوئی ایسا پیغام نہیں آنا ہے کہ جو مسلمانوں کیلئے واجب الاطاعت ہو جبراً۔ اگر کسی بزرگ پر کوئی الہام ہوتا ہے تو وہ ہوتا ہے ان کیلئے، لیکن امت مسلمہ پابند نہیں ہے کہ وہ اس کو لازماً مانے۔ بس یہ فرق ہے۔

مرزا ناصر احمد: اور اگر کسی پر......

جناب چیئرمین: نہ، نہ، ......

مرزا ناصر احمد: ...... یہ الہام ہو نازل کہ ''قرآن کریم کو مضبوطی سے پکڑو'' تو آپ کے نزدیک یہ واجب العمل نہیں ہوگا امت پر؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اُس کے کہنے کی وجہ سے نہیں ہوگا۔

Mr. Chairman: No, I don't want to enter in this. The question was that the Ayat was read out, the translation was read out and the answer has come. Next question, yes. This sort of debate will not be allowed. Yes, next.

(Pause)

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ایک چیز ہے، وہ اصل میں جناب! وقت کی تنگی کا قصہ ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، آپ پوچھیں آپ، بالکل۔ وقت کی تنگی ہم ریگولیٹ کر لیں گے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں ایک ایسا سوال آپ سے وضاحت کیلئے پوچھنا چاہتا ہوں جس میں...... یہ تو بیشمار آیتیں ہیں قرآن کی جن کے متعلق مرزا صاحب نے کہا ہے کہ یہ میرے اوپر نازل ہوئیں، وہ میں چند ایک پیش کر دوں گا، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں، ان پر

نازل ہوئی ہیں۔ لیکن بعض کے معنے اس طرح کیے گئے ہیں کہ اس میں نبی کریم صلی اللہء کی سخت ترین توہین ہوتی ہے……

Mr. Chairman: The first question would be……

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جی؟

Mr. Chairman: ……first question would be: whether it said by Mirza Ghulam Ahmad that certain Ayaat were aled on him? This would be the first question. Then we go into the second.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ابھی میں، ابھی میں……

Mr. Chairman: Yes.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ابھی میں ایک آیت کا……

جناب چیئرمین: ہاں جی، ہاں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ……ترجمہ بتا رہا ہوں۔ جناب والا! آیت یہ ہے:

(عربی)

اب اس میں میں بشیر الدین صاحب کا ترجمہ سناتا ہوں……

جناب چیئرمین: یہ اپنا page؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ان کے ترجمے کا page 54-55 ہے، ……

(Pause)

جناب چیئرمین: سورۃ؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: آل عمران۔

جناب چیئرمین: آل عمران۔ 54-آیت؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: 82، 83، 84۔

Mr. Chairman: On page 54 or from 51 to 67?

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: Yes، ان کا ترجمہ ناں، ان کا انگریزی ترجمہ ہے آپ کے پاس؟

جناب چیئرمین: جی، میرے پاس وہی ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں اردو ترجمے سے پڑھ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: اچھا، ٹھیک ہے۔ Eighty?

Mirza Nasir Ahmad: Eighty-two?

Mr. Chairman: Eighty-two.

Maulana Mohammad Zafar Ahmad Ansari: Eighty-two, eighty……

Mr. Chairman:

"And remember the time when Allah took……"

یہی ہے ناں؟ ہاں جی، پڑھیں جی۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ آیت پھر پڑھ دوں؟

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے، پڑھی گئی ہے، آگے پوچھیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ ترجمہ پڑھ دوں؟

جناب چیئرمین: ہاں جی۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری:

> ''اور اس وقت کو بھی یاد کرو جب اللہ نے اہل کتاب سے سب نبیوں والا پختہ عہد لی
> تھا کہ جو بھی کتاب اور حکمت میں تمہیں دوں، پھر تمہارے پاس کوئی ایسا رسول
> آئے جو اس کلام کو پورا کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور ہی اس پ
> ایمان لانا پھر اس کی مدد کرنا۔ اور فرمایا تھا کہ کیا تم اقرار کرتے ہو اور اس پر میری
> طرف سے ذمہ داری قبول کرتے ہو؟ اور انہوں نے کہا تھا ہاں، ہم اقرار کرتے
> ہیں۔ فرمایا تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں، میں سے ایک گوا
> ہوں۔ اور جو شخص اس عہد کے بعد پھر جائے تو ایسے لوگ فاسق ہوں گے''۔

اب اس ترجمے میں مختصر سی بات میں عرض کروں کہ جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں:

(عربی)

اس کا ترجمہ کیا گیا ہے:

> ''تمہارے پاس کوئی ایسا رسول آئے جو اس کلام کو پورا کرنے والا ہو''۔

میرے خیال میں یہ ترجمہ اور جگہ بھی ہے کہ ''اس کی تصدیق کرنے والا ہو''۔ یعنی کوئی چیز ادھوری نہیں رہ گئی کہ اس کو پورا کر رہا ہے، بلکہ یہ ہے کہ اس کی تصدیق کر رہا ہے۔ بہرحال یہاں:

(عربی)

کا یہ ترجمہ کیا گیا ہے:

اس ترجمے کو ''الفضل'' میں ''عہد منظوم'' کے عنوان سے لکھا گیا ہے اور وہ تقریباً ٹھیک ہی ہے:

> ''خدا نے لیا عہد سب انبیاء سے کہ جب تم کو دوں میں کتاب اور حکمت پھر آئے
> تمہارا مصدق پیغمبر تم ایمان لاؤ، کرو اس کی نصرت کہا کیا یہ اقرار کرتے ہو محکم؟ وہ
> بولے مقر ہے، ہماری جماعت کہا حق تعالیٰ نے شاہد رہو تم یہی میں بھی دیتا رہوں گا
> شہادت جو اس عہد کے بعد کوئی پھرے گا بنے گا وہ فاسق اٹھائے گا ذلت''۔

اب اگلا شعر ہے کہ:

لیا تم نے جو میثاق سب انبیاء سے
وہی عہد حق نے لیا مصطفی سے
وہ نوح و خلیل و کلیم وہ مسیحا
سبھی سے یہ پیمان محکم لیا تھا
مبارک وہ امت کا موعود آیا
وہ میثاق ملت کا مقصود آیا
کریں اہل اسلام اب عہد پورا
بنے آج ہر ایک عبداً شکوراً

یہ "الفضل" جلد گیارہ، نمبر ۶۷، مورخہ ۲۶/فروری ۱۹۲۴ء۔

مرزا ناصر احمد: ۱۹۲۴ء؟

Maulana Mohammad Zafar Ahmad Ansari: Ninteen twenty-four, جی ہاں.

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، 1924ء۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اب......

مرزا ناصر احمد: یہ نظم کس کی ہے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اس نظم میں شاعر کا نام نہیں لکھا۔

تو اب اس میں دو چیزیں آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ عہد لیا گیا تھا کہ جب آپ کے بعد کوئی نبی آئے تو آپ اس کی نصرت کریں، مدد کریں، اس کی اتباع کریں؟ اور اگر ایسا نہ کریں تو آپ فاسق ہو جائیں گے؟ نعوذ باللہ۔ یہ گویا میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتنی بڑی اہانت ہے کہ کوئی مسلمان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ پہلے تو یہ کہ اس آیت کو اس طرح

سے پیش کرنا کہ سارے انبیاء سے عہد لیا گیا تھا اور وہ ایسے تھے جن میں رسول بھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل تھے۔ اور اس کا مصداق آنے والے نبی کا، وہ مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔ تو اس میں یعنی اتنی بہت سی چیزیں غلط کی گئی ہیں اور اہانت آمیز کی گئی ہیں۔ یہ بڑی تکلیف دہ شکل ہے۔

یہ چیز 21 ستمبر 1915ء کے ''الفضل'' میں بھی شائع ہوئی تھی:

> ''اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں سے عہد لیا کہ جب کبھی تم کو کتاب اور حکمت دوں، پھر تمہارے پاس ایک رسول آئے، مصدق ہو تمام کا جو تمہارے پاس کتاب وحکمت سے ہیں، یعنی وہ رسول مسیح موعود ہے جو قرآن وحدیث کی تصدیق کرنے والا ہے اور وہ صاحب شریعت جدیدہ نہیں ہے۔ اے نبیو! تم سب ضرور اس پر ایمان لانا۔ اور ہر ایک طرح سے اس کی مدد پر سمجھنا''۔

اب یہاں گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تابع بنا دیا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب...... یعنی معلوم نہیں کہ کس منطق سے یہ بات پیدا کی گئی ہے — کہ مرزا غلام احمد صاحب جب آئیں —

مرزا ناصر احمد: یہ معانی جو آپ پہنا رہے ہیں، یہ بے عزتی کرنا ہے۔ اس میں مفہوم تو کوئی نہیں۔ اور مجھے بڑا دکھ ہو رہا ہے آپ کے نئے معانی سن کر۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: دیکھیے:

لیا تم نے جو میثاق سب انبیاء سے
وہی عہد حق نے لیا مصطفٰے سے
جو اس عہد کے بعد کوئی پھرے گا
بنے گا وہ فاسق اٹھائے گا ذلت

یہ اس سے پہلے ہے شعر......

مرزا ناصر احمد: ''کوئی پھرے گا'' کو بنا دینا نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام

لے کر۔ مجھے بڑی تکلیف ہوئی ہے آپ کے اس بیان سے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: مگر یہ نظم میری تو نہیں ہے مرزا صاحب!

Mr. Chairman: There are two questions they have been coupled. One is: a different interpretation of this surat, 82-83, by the use of word "testifying" or "fulfilling". According to the generally accepted traditions and principles of the Muslims, it shall be "testified"; but according to the interpretation put, "it shall be fulfilled by another person who will come later on". This is your question, and the poem is secondary.

Maulana Mohammad Zafar Ahmad Ansari: And that, Sir Prophet Muhammad ﷺ is not included in it.

Mr. Chairman: Yes. Then a man will come who will fulfil that. Yes, the witness may reply.

مرزا ناصر احمد: اور اگر ہمارے لٹریچر میں یہ ہو کہ یہاں جس رسولؐ کی مدد کرنا اور نصرت کرنا، جس کا ذکر ہے، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: تو جناب والا! کیا یہ انہیؐ سے پھر یہ عہد لیا گیا کہ تم اپنی مدد کرنا؟ یعنی یہ تو ہے ناں:

"وہی عہد حق نے لیا مصطفٰے سے"

مرزا ناصر احمد: میں یہ نہیں کہہ رہا۔ میری بات سنیں۔ مجھے افسوس ہے میں اپنی بات نہیں سمجھا سکا......

جناب چیئرمین: پہلے قرآن مجید کی بات کرلیں جی، اس کے بعد نظم کی بات کرلیں گے کہ نظم -whether it relates to that or not, that is second question.

مرزا ناصر احمد: بانی سلسلہ احمدیہ نے اس کے معنی، اس رسول کے اصل معنی یہ کئے ہیں— نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔

جناب چیئرمین: اب نظم ہے، اس میں یعنی یہاں یہ ہے کہ جو احمدی نہیں ہے اس کو شبہ پڑ جائے گا، لیکن جو احمدی ہیں وہ اس کے علاوہ اور کوئی معانی نہیں لیں گے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ، جیسا کہ انہوں نے متعدد جگہ فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے احقر الغلمان ہیں آپؐ کے۔ ہر احمدی، چھوٹا بڑا، مرد عورت، یہ مانتا ہے۔ کوئی جرأت ہی نہیں کر سکتا۔ میں اس وقت سے پریشان ہو گیا ہوں یہ بات سن کر کہ یہ کیا معانی آپ کر گئے یہاں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں نے تو کوئی معانی نہیں کیے۔ دیکھیے، اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت مقصود ہوتی تو پھر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد لینے کا کیا سوال تھا؟ یہ میں پھر آپ سے پڑھ دیتا ہوں:

"لیا تم نے جو میثاق سب انبیاء سے
وہی عہد حق نے لیا مصطفٰے سے"

مرزا ناصر احمد: ان کے، قطع نظر اس تفصیل کے، کیونکہ اس کا جواب بڑا تفصیلی ہے، میں کوئی دس پندرہ کتابیں لاؤں اور بتاؤں۔ یہ کس نے کہا کہ انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی مدد نہ کیا کرے؟ قرآن کریم میں تو یہ کہیں نہیں۔ قرآن کریم میں تو یہ ہے کہ اپنی مدد کرو، اور احادیث میں بھی یہ ہے کہ اپنی مدد کرو۔ تو یہ پوائنٹ جو آپ نے نکالا ہے یہ درست تو نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Next question.

مرزا ناصر احمد: اور اگر چاہیں تو ہم تحریریں مسیح موعود کی ساری پیش کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: آپ کا جواب آ گیا، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ آپ اپنی مدد کرتے رہیں۔

جناب چیئرمین: بس وہ ہو گیا۔

مرزا ناصر احمد: رسولوں سے یہ عہد لیا گیا کہ وہ اپنی امتوں کو وصیت کرتے جائیں کہ ایک عظیم پیغمبر حضرت خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں ظاہر ہونے والا ہے، اور تم اس کی مدد کرنا جب وہ ظہور ہو۔ اس سلسلے میں میں اپنے خطبات کا مجموعہ جو تعمیر کعبہ کے متعلق ہے، وہ میں بھجوا دوں گا، وہ آپ پڑھ لیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صدیوں اپنی امت کو تیار کیا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کرنے کے لئے۔ تو جو ہم ہر روز اپنے بڑوں اور چھوٹوں کو بتاتے رہتے ہیں، اس کے الٹ معنی جو لیتے ہیں، وہ میرے خیال میں درست نہیں۔

Mr. Chairman: Next question.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اب وہ ایک بہت لمبا سلسلہ ہے۔ یہ "حقیقت الوحی" سے میں پڑھ رہا ہوں — اور بھی کتابوں میں بھی ہے — کہ جو مرزا صاحب پر وحی نازل ہوئی تھی:

(عربی)

ترجمہ: "ایک ایسا امر آسمان سے نازل ہوگا جس سے تو خوش ہو جائے گا"۔

اس کے بعد ہے:

(عربی)

اب یہ وہ آیت ہے کہ جو صلح حدیبیہ کے وقت سارے لوگ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ میں ایسی ہی یہاں مثالیں چند دیتا چلا جاؤں گا:

(عربی)

یہاں بھی "باذنہ" نہیں ہے:

ترجمہ: اور خدا کی طرف سے بلاتا ہے اور ایک چمکتا ہوا چراغ۔

پھر اس کے بعد معراج کی کیفیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف کے سلسلے میں یہ آیا ہے:

(عربی)

ترجمہ: وہ خدا سے نزدیک ہوا۔ پھر مخلوق کی طرف جھکا اور خدا اور مخلوق کے درمیان ایسا ہو گیا جیسا کہ دو قوسوں کے درمیان۔

یہ “مخلوق کی طرف جھکا” یہ تو میں نہیں سمجھا، لیکن یہ کہ یہ آیت ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے بارے میں کہا ہے کہ مجھ پر نازل ہوئی۔

آگے ہے معراج شریف کے متعلق بڑی مشہور آیت ہے:

(عربی)

یہاں صرف یہاں تک ہے:

(عربی)

(وہ پاک ذات وہی خدا ہے جس نے ایک رات میں تجھے سیر کرا دیا۔)

آگے آتا ہے جو حضرت آدمؑ کے متعلق آیت ہے کہ:

(عربی)

نہیں، یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے ہے:

(عربی)

(میں لوگوں کے لئے تجھے امام بناؤں گا۔)

اب یہ انہوں نے کہا کہ ان کے لئے اتری۔

بہرحال، میں یہ “حقیقت الوحی” انہی کا، سب کے...... بیچ کے میں چھوڑے دے رہا ہوں، لیکن جہاں......

(Interruption)

Mr. Chairman: I will request Saiyid Abbas Hussain to talk privately to Ansari Sahib when he has finished the question.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ......آگے پیچھے کی میں عبارتیں چھوڑ دیتا ہوں جو قرآن کی آیتیں نہیں، ورنہ جیسے:

(عربی)

یہ تو میرے خیال میں قرآن کی آیت نہیں۔

آگے ہے:

(عربی)

(ان کو کہہ دو کہ تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا کہ خدا بھی تم سے محبت کرے۔)

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اس کے بعد ایک بہت ہی مشہور آیت جو مسلمان ہی نہیں غیر مسلم بھی جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

(عربی)

اب مرزا صاحب کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ آیت بھی ان کے لئے نازل ہوئی۔

(عربی)

آگے بھی یہ قرآن کی آیت ہے۔

سورۃ فتح کی ابتدائی آیات ہیں کہ:

(عربی)

(میں ایک عظیم فتح تجھ کو عطا کروں گا جو کہ کھلم کھلی فتح ہوگی تا کہ خدا تیرے تمام گناہ بخش دے جو پہلے تھے اور جو پچھلے ہیں۔)

(عربی)

یہ یہاں پر اپنی طرف سے بڑھا دیا انہوں نے۔

(عربی)

یہ حضرت یوسفؑ نے کہا تھا اپنے بھائیوں سے، جب انہیں کامیابی حاصل ہوگئی تھی۔

اب اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ کوثر نازل کی:

(عربی)

یہ بھی اوپر اردو کی وحی ہے:

''بہت سے سلام میرے تیرے پر ہوں''۔

(عربی)

یہ شاید قرآن کی آیت نہیں ہے، لیکن اس کے بعد والی جو ہے وہ قرآن ہی کی آیت ہے:

(عربی)

اب اُس کے بعد پھر ایک آیت قرآن کی ہے:

(عربی)

پھر اردو کی وحی شروع ہوگئی ہے کہ:

''دو نشان ظاہر ہوں گے''۔

پھر قرآن کی ایک آیت آتی ہے:

(عربی)

پھر قرآن کی یہ آیت ہے:

(عربی)

پھر قرآن ہی کی آیت ہے:

(عربی)

اب اُس کے بعد پھر ہے کہ:

(عربی)

نہیں، یہ قرآن کی آیت نہیں ہے۔

(عربی)

وغیرہ، وغیرہ، اسی طرح۔ بہرحال یہ تو ایک لامتناہی سا سلسلہ ہے۔ میں نے مثال کے طور پر......

جناب چیئرمین: ہاں، مثال یعنی۔ لیکن question کیا ہے؟ What is the question?

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: Question یہ ہے کہ قرآن کریم کی یہ ایک بہت کھلی ہوئی تحریف ہے کہ جن آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کیا ہے ان سے، اس خطاب کو اپنی طرف لے لیا کہ یہ ”خطاب مجھ سے ہے کہ ہم نے تجھ کو کوثر دیا ہے“۔ پھر آخری آیت بھی ہے وہ بھی کسی جگہ آتی ہے کہ:

(عربی)

(تیرا دشمن جو ہے وہ تباہ ہوگا، برباد ہوگا۔)

”کہ وہ بھی میری طرف آئی ہے“۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہے کہ:

(عربی)

(اور ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کیا، اونچا کیا)

یہ بھی، یعنی اس جگہ تو مجھے نہیں ملی، لیکن یہ بھی مرزا صاحب نے کہا ہے کہ ”یہ میرے لئے اتری ہے“۔ اور اس طرح کی بیشمار آیتیں ہیں:

(عربی)

اب یہاں اللہ تعالیٰ آپ کے لئے وہ فرماتے ہیں، قرآن حکیم کی قسم کھا کے، آپ رسولوں میں سے ہیں۔

تو میں سمجھتا ہوں کہ اتنی مثالیں کافی ہیں اس بات کے لئے۔

Mr. Chairman: Yes. So, the question is......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ہاں، ایک سوال اور ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کا قول ہے جو قرآن کریم میں آیا ہے:

(عربی)

(میں بشارت دیتا ہوں ایک ایسے رسول کی جو میرے بعد آئیں گے اور ان کا نام احمد ہوگا۔)

وہ متفقہ طور پر سب نے یہی سمجھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی مقصود ہے۔ لیکن مرزا صاحب کا یہ کہنا ہے کہ وہ ان کے لئے ہے۔

Mr. Chairman: Is it finished?

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میرے خیال میں تو اتنی مثالیں کافی ہیں۔

Mr. Chairman: The question is that where the Holy Prophet has been adressed, Mirza Sahib has taken it to himself. This is the question is short. Yes.

مرزا ناصر احمد: جو بات میں سمجھا ہوں، وہ سوال یہ ہے کہ قرآن کریم کی آیات امت محمدیہ میں کسی پر نازل نہیں ہوتیں۔ کیا میں صحیح سمجھا ہوں؟

جناب چیئرمین: نہیں، ان کا سوال یہ ہے کہ رسول اکرمؐ کے متعلق، ان کو خصوصی طور پر خطاب کیا گیا تھا یا بتایا گیا تھا، وہ مرزا صاحب نے اپنے اوپر کہ ''مجھے وہ خطاب کیا گیا ہے''۔ یہ سوال ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہاں یہ سوال ہے کہ جو آیات قرآن کریم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آئی ہیں، ان کے متعلق بانی سلسلہ احمدیہ نے کہا کہ ''یہ میرے لئے آئی ہیں......''

جناب چیئرمین: ''میرے لئے آئی ہیں''۔

مرزا ناصر احمد: ''......اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہیں آئیں''۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، نہیں، ......

Mr. Yahya Bakhtiar: If I am permitted?

Mr. Chairman: Yes.

جناب یحییٰ بختیار: دو مطلب ان کے آسکتے ہیں۔ ایک تو مرزا صاحب نے ان کو کہا کہ ان کے لئے پھر repeat ہوئی ہیں، the same applies to him......

Mr. Chairman: Yes, this can be also, this can be interpreted also.

جناب یحییٰ بختیار: یہ ایک دفعہ انؐ پر آئیں، ان کے لئے۔ پھر repeat کی گئیں۔ یہ بھی نبی ہیں، یہ ان کے لئے — میں repeat کر رہا ہوں — اللہ تعالیٰ نے کہا ”میرے متعلق یہ کہا“۔ پھر یہ مولانا صاحب......

Maulana Mohammad Zafar Ahmad Ansari: In some editions. With some additions.

جناب یحییٰ بختیار: اور پھر بیچ میں کہ alteration کر کے اور بیچ میں add ہوگیا۔

جناب چیئرمین: نہیں، بالکل، یہ definite یہ نہیں ہوگا۔ کئی ہیں جو definite occasions کے متعلق ہیں۔ مثلاً فتح مبین جو ہے حدیبیہ کے وقت جو آئی تھی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ کہتے ہیں وہاں تو آئی تھی، لیکن مرزا صاحب کہہ رہے ہیں کہ ”اس موقع پر مجھے یہ وحی آئی“۔

جناب چیئرمین: اچھا۔ Yes۔

جناب یحییٰ بختیار: اُس میں یہ باتیں، پھر یہ بھی قرآن کی جو وحی ہے وہ بھی بیچ میں آگئی۔

Mr. Chairman: Yes, the witness may reply.

مرزا ناصر احمد: جہاں تک آیات قرآنی بطور وحی کے صلحائے امت پر نازل ہونے کا سوال ہے، ہمارا امت مسلمہ کا لٹریچر اس سے بھرا ہوا ہے۔ میں چند مثالیں دیتا ہوں۔

''فتوح الغیب'' میں ہے، حضرت سید عبدالقادر جیلانی کو وہ آیت کئی بار الہام ہوئی جو حضرت موسیٰؑ کی اعلیٰ شان کے لئے اتری تھی:

(عربی)

''فتوح الغیب'' مقالہ چھ مطبوعہ...... ہندو نام ہے، مجھ سے نہیں پڑھا جاتا......

ایسا ہی حضرت یوسف علیہ السلام کی اعلیٰ شان والی آیت بھی الہام ہوئی:

(عربی)

یہ بھی ''فتوح الغیب'' میں ہے۔

حضرت مولوی عبداللہ غزنوی امرتسری کے الہامات میں ہے۔

غیب سے تاکید آیت:

(عربی)

''یہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے، یہ مضمون مجھے الہام ہوا''۔

Mr. Chairman: So, the answer is that Ilham (الہام) ......

Mr. Yahya Bakhtiar: My point is: you accept that Mirza sahib has said this? Then after that the explanation......

مرزا ناصر احمد: میں یہ accept کرتا ہوں کہ امت مسلمہ کے عام اصول کے مطابق، accepted، قرآن کریم کی آیات امت کے اولیاء پر نازل ہو سکتی ہیں۔ اور جو آیات انہوں نے پڑھی ہیں، اگر وہ درست پڑھی گئی ہیں تو وہ حضرت مرزا صاحب پر نازل ہوئیں۔

Mr. Chairman: ٹھیک ہے ۔ The question is answered. The next question.

مرزا ناصر احمد: اب میں اس کو...... ہاں۔

Mr. Chairman: Yes, now the witness can explain.

ہاں، ہاں، جواب دے سکتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: اسی رات کو — یہ بھی مولوی عبداللہ صاحب غزنوی امرتسری — اسی رات کو یہ الہام ہوا:

(عربی)

دوسری بار یہ الہام ہوا:

(عربی)

تیسری بار یہ الہام ہوا:

(عربی)

ان دنوں یہ الہام ہوا:

(عربی)

اور پھر یہ انہیں، مولوی عبداللہ غزنوی صاحب پر یہ الہام ہوا:

(عربی)

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے آیت۔ عبداللہ غزنوی صاحب کہتے ہیں ''یہ مجھ پر الہام ہوئی ہے''۔

انہی دنوں میں ان پر الہام ہوا:

(عربی)

الہام ہوا...... یہ مجھے افسوس ہے کہ لکھنے والے نے کہیں لفظی غلطی کر دی ہے۔ یہ ہاتھ کا لکھا ہوا ہے، اکٹھے کئے ہوئے:

(عربی)

جو قرآن کریم کے متعلق ہے ناں، کہ ''قرآن کریم تم پر نازل ہو رہا ہے، اس وقت یہ کرو''۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ حکم ہے۔ اور ان کو یہ الہام ہوا۔

دہلی میں یہ الہام ہوا:

(عربی)

پھر تین بار الہام ہوا:

(عربی)

یہ حکم ہے حج کا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر الہام ہوا۔ اور عبداللہ غزنوی پر بھی الہام ہوا۔

اور الہام ہوا:

(عربی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے کہا گیا کہ ''اللہ تعالیٰ اتنی عطا تجھے کرے گا کہ تو اس سے راضی ہو جائے گا''۔ وہ جو آتا ہے ناں saturation point کا آئیڈیا، عربی میں یہ الفاظ ادا کرتے ہیں۔

الہام ہوا:

(عربی)

اور یہ ''الفضل'' ہے......جی؟

جناب یحییٰ بختیار: الہام اور وحی میں کیا فرق ہے؟ کیا مرزا صاحب کو الہام ہوا یا وحی آئی؟ ایک تو یہ۔ دوسرے جو مولوی عبداللہ غزنوی کا آپ کہہ رہے ہیں کہ ان کو قرآن کی آیات کے علاوہ جو الہام ہے، کوئی اپنی طرف سے بھی کوئی اور چیز بھی آئی؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، اپنی طرف سے بھی ہے، ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ بھی explain کر دیں۔

مرزا ناصر احمد: یہ ضمناً میں بتا دیتا ہوں۔ ایک دفعہ ہمارے ایک اسکالر عارضی طور پر فارغ

تھے۔ پھر میں نے انہیں کہا کہ سلف صالحین کی کتب کا مطالعہ کرو اور ان کی وحی، وحی، ''وحی'' کے لفظ سے اور الہام، کشف اور رویاء اکٹھے کرو۔ تو وہ چار کا پیاں بڑی سائز کی اکٹھی کر کے انہوں نے مجھے دیں۔ اور ابھی شاید وہ ایک بٹا ہزار ہو ہمارے لٹریچر کا۔ تو یہ کہنا کہ پہلے سلف صالحین میں سے نہ وحی کے نزول پر ایمان لاتے تھے، نہ الہام کے، نہ کشف کے، نہ رویاء کے، تو یہ تو ویسے ہماری تاریخ اس کو غلط ثابت کرتی ہے۔ لیکن مثلاً اب تو یہاں تک کہ ایک پچھلے سال ہمارے پاکستان کے اخبار میں یہ کوئی فتویٰ — بڑا وہ ہے چھوٹے درجے کا فتویٰ — لیکن یہ فتویٰ ہو گیا کہ کسی مسلمان کو سچی خواب نہیں آسکتی۔ تو اس قسم کی باتیں جو ہیں وہ تو اسلام کو نقصان پہنچانے والی ہیں، ان کو فائدہ پہنچانے والی نہیں۔ خیر، میں اب چھوڑتا ہوں اس کو۔

یہ ''احمد''، یہ ''احمد'' کی جو بات ہے ناں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں نے کہا کہ مرزا صاحب کو وحی آئی تھی یا الہام آیا تھا، یہ جو ذکر یہاں تھا parallel ہے اس کے......

مرزا ناصر احمد: میں جواب دوں یا...... ''مسلم'' حدیث شریف کی کتاب ہے اور آنحضرت کے وہ ہیں:

(عربی)

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو مرزا صاحب کا جواب نہیں دیں گے ناں جی، میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔ مرزا صاحب کیا کہتے ہیں کہ وحی آئی ہے یا الہام؟

مرزا ناصر احمد: جو ''مسلم'' کہتی ہے، وہی مرزا صاحب کہتے ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی۔

مرزا ناصر احمد:

......''اوحیٰ اللہ تعالیٰ''۔

(وحی کی اللہ تعالیٰ نے)

(عربی)

یہاں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ پر، جب وہ آئیں گے، یہ وحی کریں گے کہ یہ اس زمانہ میں، ان کے نزول کے وقت، دنیا کی دو طاقتیں اتنی زبردست ہو جائیں گی کہ دوسرے ان سے جنگ مادی ذرائع سے نہیں کر سکیں گے۔ اس واسطے میری امت کے لوگوں کو کہو کہ ان سے جنگ کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے دعاؤں میں لگے رہیں، اور اللہ تعالیٰ حسب بشارات ان کو ہلاک ضرور کر دے گا، بغیر اس کے کہ امت کو ان کے ساتھ مادی جنگ اور لڑائی کرنی پڑے۔ اور جیسا کہ شرائط جہاد میں ہے کم از کم نصف طاقت ہونی چاہئے تب جہاد بنتا ہے ورنہ جہاد ہی نہیں بنتا۔ اب اس حدیث میں جو ''مسلم'' کی ہے، اللہ تعالیٰ نے آنے والے مسیح کے لئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح کے لئے ''وحی'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اصل میں اس میں فرق صرف یہ ہے، یعنی یہ عقیدہ کہ وحی آسکتی ہے یا نہیں، ہم جب یہ سمجھتے ہیں کہ وحی آسکتی ہے تو ہمارے نزدیک اولیاء امت جو پہلے تھے ان پر بھی وحی نازل ہوئی۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ شہد کی مکھی پر وحی نازل ہوئی ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے حواریوں پر بھی وحی نازل ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ قرآن کے محاورے ہیں۔ اور موجودہ تحقیق کہتی ہے کہ شہد کی مکھی ہر انڈا جب دیتی ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے بتایا جاتا ہے کہ اس کے اندر نر ہے یا مادہ، اور مختلف جگہوں پر اپنے چھتے میں رکھتی ہے۔ تو ایک یہ خیال پیدا ہو گیا۔ یہاں یہ بحث نہیں ہے کہ آیا وہ خیال درست ہے، کیونکہ وہ ایک لمبی بحث ہے کہ وحی آسکتی ہے یا نہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں، کہتے چلے آئے ہیں شروع سے لے کر اب تک، سلف صالحین میں سے بھی، اور آج ہم ان میں شامل ہو گئے کہ وحی آسکتی ہے۔ دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ وحی نہیں آسکتی۔ جو کہتے ہیں کہ وحی نہیں آسکتی، ان میں سے ایک کہتا ہے کہ وحی نہیں آسکتی، الہام آسکتا ہے۔ ایک اور گروہ ہے جو کہتا ہے کہ وحی بھی نہیں آسکتی، الہام نہیں آسکتا، بلکہ...... وحی کے متعلق ایک محاورہ میرے ذہن میں نہیں آ رہا، یعنی ''وحی''، ''الہام'' کا لفظ چھوڑ کے اور۔ یہ آ گیا، ذہن میں پھر رہا ہے۔ بہر حال میرے

ذہن میں نہیں ہے۔ انہی میں ایک اور چیز ہے آ گئے ''القاء''۔ القاء بھی۔ اور القاء کے علاوہ بھی۔ تو اب یہ اس طرح چلا آیا ہے امت میں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اس لئے میں نے صرف یہ پوچھا ہے، آپ صرف یہ clarify کریں کہ مرزا صاحب کے بعد بھی وحی کسی پر آ سکتی ہے؟ یہ آپ کا کیا خیال ہے؟

مرزا ناصر احمد: جی، آ سکتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: الہام اور وحی؟

مرزا ناصر احمد: الہام ہو یا وحی۔

جناب یحییٰ بختیار: وحی بھی آ سکتی ہے؟

مرزا ناصر احمد: الہام اور وحی کے لئے شریعت کی......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وحی اس کے بعد بھی آ سکتی ہے؟

مرزا ناصر احمد: وحی کا دروازہ کبھی بند ہوا، نہ ہو سکتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: بس ٹھیک ہے جی۔

جناب چیئرمین: مولانا ظفر احمد انصاری!

مرزا ناصر احمد: پہلے بھی نہیں ہوا۔

''احمد'' کے متعلق انہوں نے جو فرمایا ہے ناں، اس کا جواب رہ گیا۔

جناب چیئرمین: ہاں، فرمایئے۔

مرزا ناصر احمد: انہوں نے فرمایا کہ ''احمد'' اپنے لئے استعمال کیا، حالانکہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ''احمد'' کی تفسیر جو کی ہے وہ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے، اور خود بھی کہا ہے، یعنی ظلی اور انعکاسی طور پر۔ جیسے کل میں نے دو شعر کے بعد ایک تیسرا پڑھا گیا تو واضح ہو گیا تھا سوال۔ اب یہاں یہ ہے ''الفضل'' ۱۰ راگست اور اس کا حوالہ ہے۔ ''نجم الہدیٰ'' بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب:

علوم اور نعمتیں بتوسط عالموں اور باپوں اور احسان کرنے والوں کے پائی تھیں۔ مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ پایا جناب الٰہی سے پایا اور جو کچھ ان کو ملا اسی چشمۂ فضل اور عطا سے ملا۔ پس دوسروں کے دل حمد الٰہی کے لئے ایسے جوش میں نہ آسکے جیسے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دل جوش میں آیا کیونکہ ان کے ہر ایک کام کا خدا ہی متولی تھا۔ پس اسی وجہ سے کوئی نبی یا رسول پہلے نبیوں اور رسولوں میں سے احمد کے نام سے موسوم نہیں ہوا کیونکہ ان میں سے کسی نے خدا کی توحید و ثناء ایسی نہیں کی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اور ان کی نعمتوں میں سے انسان کے ہاتھ کی...... نہیں، اور ان کی نعمتوں میں انسان کے ہاتھ کی...... تھی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ان کو تمام علوم بے واسطہ نہیں دیئے گئے (پہلوں کو) اور ان کے تمام امور کا بلا واسطہ خدا متولی نہیں ہوا اور نہ تمام امور میں بے واسطہ ان کی تائید کی گئی۔ پس کامل طور پر بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی مہدی نہیں اور نہ کامل طور پر بجز آنجنابؐ کے کوئی احمد ہے۔ اور یہ وہ بھید ہے جس کو محض ابدال کے دل سمجھتے ہیں۔ اور کوئی دوسرا سمجھ نہیں سکتا۔“

اچھا، پھر آپ کہتے ہیں اپنے الہامات کے متعلق، انبیاء سے متعلق، آیات قرآنی جو ابھی ہے ناں مسئلہ زیر بحث...... ”براہین احمدیہ“ کے صفحہ ۴۸۸-۸۹ پر یہ ہے:

”ان کلمات کا حاصل مطلب تلطفات اور برکات الہیہ ہے جو حضرت خیر الرسل کی متابعت کی برکت سے ہر ایک کامل مومن کے شامل حال ہوتی جاتی ہیں۔ اور حقیقی طور پر مصداق ان سب آیات کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور دوسرے سب طفیلی ہیں۔ اور اس بات کو ہر جگہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر ایک مدح و ثناء جو کسی مومن کے الہامات میں کی جائے۔ (یہی کہا ناں کہ ”رحمت اللعالمین“ کہا، یہ کہا

اور وہ کہا، اس کی وضاحت کر رہے ہیں آپ) اور اس بات کو ہر جگہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہر ایک مدح و ثناء جو کسی مومن کی شان میں کی جائے وہ حقیقی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح ہوتی ہے اور وہ مومن بقدر اپنی متابعت کے، اتباع کے، پیروی کرنے کے، اس مدح سے حصہ حاصل کرتا ہے اور وہ بھی محض اللہ تعالیٰ کے لطف و احسان سے، نہ کسی اپنی لیاقت اور خوبی سے۔“

جناب یحییٰ بختیار: یہ نبوت کے دعوے سے پہلے کی writing ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ ہمیشہ کے لئے ہے یہ تو جتنی دفعہ...... نہیں، میں نے ایک حوالہ پڑھا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں صرف یہ پوچھ رہا ہوں یہاں......

جناب چیئرمین: مولانا ظفر احمد انصاری! Next question۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ...... ہیں؟

جناب چیئرمین: ابھی باقی رہتا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: میں نے سر! یہ پوچھا ہے کہ یہ نبوت کے دعوے سے پہلے کا ہے یہ؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔ یہ اب دعوے کے بعد کا۔ وہ دعوے سے پہلے کا ہے اور دوسرا دعوے کے بعد کا ہے، اب جو میں پڑھنے لگا ہوں:

”میرے پر ظاہر کیا گیا— میرے پر ظاہرَ ب وحی وغیرہ کے متعلق ذکر کرنے کے بعد) کہ یہ سب کچھ بہ برکت پیروی حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے مجھ کو ملا ہے۔“

یہ دعوے کے بعد کا ہے۔ اور ساری کتابوں میں، یعنی اس وقت ہمارے پاس حوالے نہیں، آخری کتاب تک آپ کو ایسے بیانات ملیں گے۔

Mr. Chairman: Next question.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جناب والا! بات اب وحی اور الہام کے اختلاف کی شرو
گئی۔ اور وہی قصہ اب وقت کی تنگی کا سامنے آتا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ اپنے subject کو جاری رکھیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: بات یہاں یہ ہے کہ اصطلاح شریعت میں اور فن اصط
میں ''وحی'' کے خاص معنی متعین ہو گئے ہیں۔ قرآن کریم میں ایک لفظ آیا ہے اور وہ جیسا آپ
فرمایا، شہد کی مکھی کے لئے بھی آیا ہے۔ شیطان کے لئے بھی آیا ہے، اوروں کے لئے بھی آیا۔
تو لیکن یہ کہ اب اصطلاح میں اس کے معنی متعین ہو گئے ہیں۔ اور وہ اگر آپ فرمائیں تو میر
لغتوں سے، انگریزی اور اردو کے، مثلاً ''محیط المحیط'':

(عربی)

مرزا ناصر احمد: یہ معاف کریں، جس کتاب کا حوالہ پڑھیں اس کا سن تصنیف بتا د
جیسا کہ آپ نے ابھی پوچھا تھا ناں، اس سے بات واضح ہو جاتی ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: سن تصنیف تو پھر یہ ہے کہ...... اچھا۔ یہ ''کشف
اصطلاحات الفنون'' جو ہے، صفحہ ۱۵۲۳، جلد دوئم......

مرزا ناصر احمد: کس زمانے کی تصنیف ہے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں عرض کرتا ہوں، کہ یہ ۱۸۶۲ء میں کلکتہ میں طبع ہوئی۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اس کے صفحہ ۱۵۲۳ میں یہ ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، میں نے تو بس وہی پوچھا تھا، کیونکہ تاریخیں بھی کچھ بتاتی
ناں ہمیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اب یہ ''فرہنگ آصفیہ'' جو شاید اردو کی سب سے معتبر لغت
گی—اور مرزا صاحب کی کتابیں بھی اردو میں ہیں......

مرزا ناصر احمد: اردو کی لغت؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ''فرہنگ آصفیہ''۔

مرزا ناصر احمد: جو اردو میں لفظ ''وحی'' کے معنی ہیں، وہ بتا رہی ہے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، میں نے تو عربی کا بتایا، آپ اردو کے بتا رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: اردو کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ بہت سے الفاظ عربی میں ایک معنی میں استعمال ہوئے ہیں اور اردو میں ایک دوسرے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ٹھیک ہے۔ تو وہ دونوں معنی آپ دیکھ لیں۔ اردو میں لفظ ''وحی'' صرف اس کلام یا حکم کے لئے مخصوص ہے جو خدا اپنے نبیوں پر نازل فرماتا ہے۔ چنانچہ ''فرہنگ آصفیہ'' میں لفظ ''وحی'' کے یہ معنی مرقوم ہیں:

''خدا کا حکم جو پیغمبروں پر اترتا ہے''۔

اب اس سے ذرا نیچے درجے کی لغات ہیں۔ میں اس سے quote کروں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، اسے بھی quote نہ کریں تو اچھا ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، یہ تو بہرحال اردو کی......

مرزا ناصر احمد: اچھا، ٹھیک ہے۔ بس ہو گئی quote۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اس سے بہتر تو لغت کوئی نہیں ہے اب تک اس سے معتبر۔

جناب چیئرمین: مولانا! پہلے آپ subject کے question پوچھ لیں۔ Come back to your own subject.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: بہت اچھا۔ ایک فرق یہ ہوتا ہے کہ ہمارے نزدیک تو الہام ہوتا ہے بزرگوں پر، اولیاء اللہ پر، لیکن بنیادی چیز یہ ہے کہ کسی پر اگر الہام ہو تو وہ واجب الاطاعت ہوتا ہے یا نہیں؟ فرق اصل میں یہاں ہوتا ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ ''مجھ پر یہ الہام ہوا ہے، مجھ پر وحی آئی ہے'' جو کچھ بھی کہے۔ اب وحی کا سلسلہ تو جاری ہے۔ دیکھیں! آپ کہ ابھی

تازہ ترین نبی خواجہ محمد اسماعیل المسیح الموعود، ان کے اوپر وحیاں آرہی ہیں برابر۔ ان کی جماعت بھی یہاں جماعت السابقون منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات میں قائم ہے۔ ان کے اوپر وحی آئی ہے کہ:

''مبارک ہووے تہانوں''

Mr. Chairman: This question is not allowed.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں جی، میں question نہیں کر رہا ہوں، میں کہہ رہا ہوں کہ ''جی'' اس معنی کے کر کے تو دعویٰ ہوتا ہی رہتا ہے۔ اصل چیز یہ ہے کہ اگر کوئی کہے کہ ''مجھ پر وحی آتی ہے اور جو اس کو نہ مانے وہ کافر ہو گیا، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا، جہنمی ہو گیا'' تو پھر وہ ایک چیز ایک اہمیت اختیار کرتی ہے۔ مرزا صاحب کے ہاں جو وحیوں کا سلسلہ ہے، اس کے بارے میں......

جناب چیئرمین: سر! پہلے تحریف قرآن کو ختم کر لیں۔ پھر اس کے بعد......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں جی، دیکھئے، وہ اس کے ساتھ ہی ہوگا۔ ایسے نہیں چلے گا۔ دیکھئے، ان حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے الہامات کو کلام الٰہی قرار دیتے ہیں:

> ''اور ان کا مرتبہ بلحاظ کلام الٰہی ہونے کے ایسا ہی ہے جیسا کہ قرآن مجید اور تورات اور انجیل کا ہے۔ اب ان سے کسی کا، اگر کوئی انکار کرے تو وہ اسلام کے دائرے سے خارج ہو جاتا ہے''۔

اگر وہی مرتبہ ہے...... یہ میں حوالہ دے دوں۔ اخبار ''الفضل'' قادیان جلد ۲۲،......

مرزا ناصر احمد: یہ repeat ہو رہا ہے۔ اس سے مختلف معنی ہمارے جو ہیں، وہ میں اٹارنی جنرل کی خدمت میں پیش کر چکا ہوں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میرے خیال میں یہ quote نہیں ہوا شاید۔ اب دوسری چیز عرض کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: Maulana Sahib, this question will be channelized through Attorney-General.

(Interruption)

This question will be channelized through Attorney-General.

آپ تحریف قرآن کے question پوچھ لیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: تو، نہ، وہ بات پھر پوری نہیں رہ جاتی، اس لئے کہ یہاں یہ بات آجاتی ہے کہ قرآن کریم اس سے الگ بھی کچھ ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن یہ ہے اتنا۔ اب......

جناب چیئرمین: تو پھر definite question put کرلیں ناں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اچھا، دیکھئے ناں، میں سنا دیتا ہوں حوالہ......

جناب چیئرمین: آپ definite question put کریں۔ You will save your time and the time of the House.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں یہ definite question کروں گا کہ کیا مرزا بشیر الدین......

جناب چیئرمین: آپ منڈی بہاؤالدین کو لے آتے ہیں بیچ میں!

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ......جی نہیں، نہیں۔ چلیئے، وہ تو میں نے یہ کہا کہ وحی کا سلسلہ تو جاری ہے، روز ہی ہوتا رہتا ہے، تو اب اس کی تو ہم پرواہ نہیں کرتے ناں۔

مرزا بشیر الدین صاحب کے اس قول کے متعلق میں مؤقف معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ:

”شرعی نبی کا مطلب یہ ہے کہ وہ پہلے کلام لائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

تشریعی نبی ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ آپ پہلے قرآن لائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام غیر تشریعی نبی ہیں، اور اس کے یہ معنی ہیں کہ آپ پہلے قرآن نہیں لائے۔ ورنہ قرآن آپ بھی لائے۔ اگر نہ لائے تھے تو خدا تعالیٰ نے کیوں کہا کہ اسے قرآن دیکر کھڑا کیا گیا ہے“۔

اب یہ آگے ہے کہ:

”پھر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جب کوئی نبی آجائے تو پہلے نبی کا علم بھی اسی کے ذریعے ملتا ہے، یعنی یہی وجہ ہے کہ اب کوئی قرآن نہیں سوائے اس قرآن کے جو حضرت مسیح موعود نے پیش کیا۔ اور کوئی حدیث نہیں سوائے اس حدیث کے جو حضرت مسیح موعود کی روشنی میں نظر آئے۔ اور کوئی نبی نہیں سوائے اس کے جو حضرت مسیح موعود کی روشنی میں دکھائی دے۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اس ذریعہ سے نظر آئے گا کہ حضرت مسیح موعود کی روشنی میں دیکھا جائے۔ اگر کوئی چاہے کہ آپ سے علیحدہ ہو کر کچھ دیکھ سکے تو اسے کچھ نظر نہ آئے گا۔ ایسی صورت میں اگر کوئی قرآن کو بھی دیکھے گا تو وہ اس کے لئے یھدی من یشاء والا قرآن نہ ہوگا یعنی ہدایت دینے والا نہ ہوگا بلکہ یضل من یشاء والا قرآن ہو گا، یعنی اسے گمراہ کرنے والا ہوگا“۔

اب آگے اسی طرح اگر......

مرزا ناصر احمد: یہ حوالہ کہاں کا ہے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ میاں محمود صاحب، خلیفہ قادیان کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار ”الفضل“ قادیان جلد 12، نمبر۴، مورخہ......

مرزا ناصر احمد: مگر آپ کے ہاتھ میں تو یہ ”الفضل“ کا اخبار نہیں کسی کتاب کا ہے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: تو بغیر چیک کئے، کہ ہمارا تجربہ بھی ہو چکا ہے……

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ٹھیک ہے، مطلب یہ کہ آپ اسے دیکھ لیں۔ اگر نہیں ہے تو پھر نہیں ہے۔ لیکن……

مرزا ناصر احمد: یہ کتاب کا نام کیا ہے جہاں سے آپ لے رہے ہیں؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، یہ تو بہرحال میں آپ کو……

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، مجھے بتانے میں کیا حرج ہے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: …… ''الفضل'' ……نہیں، نہیں، کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ برنی صاحب کی کتاب ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، برنی صاحب کی کتاب ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اب اس میں یہاں دشواری یہ آ جاتی ہے کہ وہ جتنا کچھ وحی نازل ہوتی ہے، وہ قرآن ہے، اور پھر اسی قرآن کو تلاوت کرنے کی بھی وہ ہے۔

جناب چیئرمین: اس پر definite question put کریں ناں جی۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: تو اب یہی میں کہتا ہوں کہ یہ قرآن جو ہمارے پاس ہے، آپ کے نزدیک یہ مکمل ہے؟ اس پر ایمان لانا، اس کی اتباع کرنا کافی ہے، یا اس کے علاوہ کوئی قرآنی، الٰہی پیغام ہے؟

Mr. Chairman: The question is simple……

مرزا ناصر احمد: یہ قرآن کریم جو میں نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ہے، اسی کو گواہ بنا کر میں اعلان کرتا ہوں کہ سوائے اس قرآن کے ہمارے لئے کوئی کتاب نہیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ٹھیک ہے۔ تو جو میں نے ابھی سنایا ہے، وہ صحیح مؤقف نہیں؟

مرزا ناصر احمد: جو آپ نے سنایا ہے اس کے متعلق میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ برنی صاحب

نے اس کو صحیح نقل کیا ہے یا نہیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یعنی اگر صحیح نقل کیا ہے تو بھی آپ اس کو صحیح موقف نہیں مانتے؟

مرزا ناصر احمد: اگر میں تو، میں نے، نہیں مانتا، جب تک دیکھوں نہ—

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ٹھیک ہے۔

Mr. Chairman: Next question. The answer has come.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اس میں بھی جناب والا! چند عربی عبارتیں آئی ہیں، اگرچہ اس میں قرآن کی آیت نہیں ہے۔ اس لئے آپ نے کہا ہے، میں کر دیتا ہوں۔

ایک تو آپ کے نزدیک صحابہ رضوان اللہ علیہم کی کیا تعریف ہے؟ یہ میں چند چیزیں دے دیتا ہوں، آپ اکٹھے ہی بتا دیں۔ ام المومنین......

مرزا ناصر احمد: نہیں، علیحدہ علیحدہ لے لیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: بہت اچھا۔ صحابہ کی کیا تعریف ہے؟ مسلمانوں کے نزدیک تو یہ تعریف ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے حالت ایمان میں......

جناب چیئرمین: آپ ایک سوال put کریں، ان کو جواب دینے دیں۔ آپ interpretation خود put کر دیتے ہیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، نہیں، میں بتا رہا تھا کہ مسلمانوں کے...... ہاں......

جناب چیئرمین: نہیں، ٹھیک ہے، جو مسلمانوں کی ہے، that is Muslim's, that is know to everybody. You want to interpretation of the witness on that point. Why are you telling the interpretation of other people on that? Yes, the witness may reply.

مرزا ناصر احمد: جی، سوال یہ ہے کہ صحابہؓ کی تعریف کیا ہے؟

جناب چیئرمین: آپ کے نزدیک کیا ہے؟

مرزا ناصر احمد: صحابہ کی تعریف ہمارے نزدیک کیا ہے؟ صحابہ کی یہ تعریف ہے کہ وہ fortunate خوش قسمت انسان جنہوں نے اپنی زندگی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کو حاصل کیا اور آپ کے فیض سے حصہ پایا۔

Mr. Chairman: Next.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ہاں، مرزا صاحب کے ساتھیوں کو، جنہوں نے مرزا صاحب کو دیکھا، انہیں آپ صحابہ نہیں سمجھتے۔

مرزا ناصر احمد: انہیں ہم کہتے ہیں:

''صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا''۔

(عربی)

اور...... کے معنی ہیں، وہ ''ملنے والا'' آیا بیچ میں تخیل، قرآن کریم کی اس آیت کی روشنی میں ہم کہتے ہیں کہ وہ بھی صحابہ سے ملے ایک رنگ میں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: دیکھئے یہ ''خطبہ الہامیہ'' میں ہے، ذرا آپ دیکھیں:

(عربی)

مرزا ناصر احمد:

''صحابہ سے ملا......''

مولانا محمد ظفر احمد انصاری:

''جو میری جماعت میں داخل ہو گیا گویا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں داخل ہو گیا''۔

مرزا ناصر احمد:

(عربی)

کا ترجمہ کیا ہے، قریباً قرآنی آیت کا؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ تو میں نہیں جانتا، لیکن یہ کہ......

مرزا ناصر احمد: میں آیت پڑھ رہا ہوں:

(عربی)

کا قریباً یہ ترجمہ نہیں ہے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: بہر حال میں تو اسے نہیں سمجھتا ترجمہ۔ آپ فرما رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہم سمجھتے ہیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ٹھیک ہے، ہمارے نزدیک صحابہ رضوان اللہ علیہم صرف وہ ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنہوں نے حالت ایمان میں دیکھا۔ اس کے بعد اب پھر کوئی صحابی نہیں۔ آپ نے جو کچھ تعریف کی ہے، میں نے اس میں پوچھا ہے کہ کیا جناب مرزا غلام احمد صاحب کو جن لوگوں نے دیکھا، جو ان کے ساتھ رہے، انہیں بھی آپ صحابہ کہتے ہیں یا نہیں کہتے؟

مرزا ناصر احمد: ہم انہیں اس معنی میں صحابہ کہتے ہیں جو قرآن کریم نے فرمایا ہے:

(عربی)

Mr. Chairman: Next question.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: آپ کے ہاں ''ام المومنین'' کنہیں کہتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہمارے ہاں ''ام المومنین'' اُسے کہتے ہیں جو ازواج مطہرات کی خادمہ ہیں اور مسیح موعود کے ماننے والوں کی ماں ہے۔

Mr. Chairman: Next question.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: کیا ''مسجد اقصیٰ'' جہاں حضورؐ کو معراج میں لے جایا گیا، یہ قادیان کی کسی مسجد کا نام ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ ''مسجد اقصیٰ'' نام کی بہت سی مساجد ہیں، دس، پندرہ، بیس۔ ٹیپو کی — ٹیپو سلطان ہمارے بڑے جرنیل شجاع گزرے ہیں — ان کی مسجد کا نام بھی ''مسجد اقصیٰ'' ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: قادیاں میں بھی ہے؟

مرزا ناصر احمد: قادیان میں بھی ہے۔ قادیان میں بھی ہے۔ اور بھی بہت ساری ہیں۔

Mr. Chairman: Next question.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، جناب! میں نے عرض کیا ہے، جس مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج میں لے جایا گیا، کیا وہ قادیان میں ہے یا نہیں؟

مرزا ناصر احمد: وہ ہے وہیں جہاں آپ سمجھتے ہیں کہ ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ہاں، قادیان میں نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: نہیں۔

Mr. Chairman: Next question.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، تو میں اسے دکھاؤں نہ؟

جناب چیئرمین: نہیں جی، وہ کہہ......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار: ٹھیک ہے جی، حوالہ بتا دیں۔

جناب چیئرمین: اگر ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں ابھی بتاتا ہوں۔

جناب چیئرمین: اچھا۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ''پنج تن'' سے آپ کی کیا مراد ہے؟ کون لوگ ''پنج تن'' میں شامل ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ''پنج تن'' کے معنی ہیں پانچ تن، پانچ افراد۔ تو وہ مختلف جہات سے ہم اس کے لغوی معنی کے لحاظ سے مختلف خاندانوں میں پنج تن ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہم سے...... امت مسلمہ نے ''پنج تن'' ایک خاص معنی میں کثرت سے استعمال کیا، ہم بھی اس معنی میں اس کو استعمال کرتے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ نے ایک اور معنی میں بھی اسے استعمال کیا۔ اور کوئی شرعی روک نہیں کہ اس فارسی کے ایک محاورے کو پرانے استعمال کے باوجود ایک نئے محاورے میں بھی استعمال کر لیا جائے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں آپ کو یہ شجرہ بھیجتا ہوں جس میں قرآنی آیت ہے عنوان میں:

(عربی)

مرزا ناصر احمد: حصول برکت کے لئے یہ عنوان رکھا گیا ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اور شعر یہ ہے کہ:

؎ ''انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
سبحان الذی افضل و ہادی''

اس کے پھر نیچے ہے:

؎ ''بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستان میں''

پھر ایک اور شعر ہے:

؎ ''یہ پانچوں جو کہ نسل سیّدہ ہے
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے''

یہ آپ چاہیں تو میں ابھی دے دیتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، یہ مجھے یاد ہیں شعر۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: بہت اچھا۔

مرزا ناصر احمد: اور:

"یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے"

حضرت مسیح موعود...... نہیں، بات...... میں جواب دوں؟ یا اگر آپ کا سوال ختم نہیں ہوا تو میں معافی چاہتا ہوں۔

اس میں یہ بیان ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی وحی کے ذریعے یہ بتایا تھا کہ:

(عربی)

(کہ تیری نسل تیرے آباء سے کاٹ دی جائے گی اور اب تجھ سے یہ نسل چلے گی)

تو اس شعر میں آپ نے یہ فرمایا کہ میری نسل میرے خاندان کی نسل آئندہ ان پانچ افراد سے چلے گی۔ اور اس سے زیادہ اس کا کوئی مطلب نہیں۔

Mr. Chairman: Next.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنہ ننانوے بہت معروف ہیں۔ بہت سے لوگوں نے حدیثوں سے اور روایتوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی ننانوے نام جمع کئے ہیں۔ کیا مرزا غلام احمد صاحب کے بھی ننانوے نام ہیں؟

مرزا ناصر احمد: نہ میرے علم میں ہیں، نہ ساری عمر مجھے اس چیز میں دلچسپی پیدا ہوئی کوئی۔

Mr. Chairman: Next.

مسجد اقصیٰ والا آپ نے پوچھنا ہے، حوالہ پوچھنا ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ہاں۔ ایک حوالہ ہے، "خطبہ الہامیہ" میں سے ہے کہ:

''مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت ''براہین احمدیہ'' میں خدا کا کلام یہ ہے'':

(عربی)

مرزا ناصر احمد:

''یجعل فیه''

مولانا محمد ظفر احمد انصاری:

''یجعل فیه''۔

اور یہ ''مبارک کا لفظ جو بصیغہ معفول اور فاعل واقع ہوا، قرآن شریف کی آیت بارکنا حولہ کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں کہ قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے'':

(عربی)

اس آیت کے ایک تو وہی معنی ہیں جو علماء میں مشہور ہیں، یعنی یہ کہ:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکانی معراج کا یہ بیان ہے۔ مگر کچھ شک نہیں کہ اس کے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک زمانی معراج بھی تھا جس سے یہ غرض تھی کہ تا آپ کی نظر کشفی کا کمال ظاہر ہو اور نیز ثابت ہو کہ مسیحی زمانے کے برکات بھی درحقیقت آپ ہی کے برکات ہیں جو آپ کی توجہ اور ہمت سے پیدا ہوئی ہیں۔ اس وجہ سے مسیح ایک طور سے آپ ہی کا روپ ہے۔ اور وہ معراج یعنی بلوغ نظر کشفی دنیا کی انتہا تک تھا جو مسیح کے زمانے سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور اس معراج میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے تھے، وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے''۔

مرزا ناصر احمد: یہ درست ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ ''خطبۂ الہامیہ'' بائیں سے......

Mr. Chairman: Next question.

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے...... مجھے اجازت ہے جواب دینے کی؟

جناب چیئرمین: ہاں، بالکل، explain کریں آپ۔

مرزا ناصر احمد: اس میں، جو آپ نے حوالہ پڑھا، دو چیزیں بڑی نمایاں ہیں۔ ایک یہ کہ ''مسجد اقصیٰ'' پہلے ہمارے اسلامی لٹریچر میں اس مسجد کو کہتے ہیں جس کی پیچھے یہودیوں نے خرابی وغیرہ کی۔ اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔ وہ ہم نے تسلیم کیا، یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ و السلام نے کیا، ہم نے بھی تسلیم کیا۔ بانی سلسلہ احمدیہ نے کہا کہ اسی آیت کے:

(عربی)

کہ وہ معراج اس کو...... ایک اور فرق ہے۔ اب ہم معراج میں گئے ہیں تو اس کی تھوڑی سی مختصراً تفصیل بتانی پڑے گی۔ امت میں ایک ''اسریٰ'' ہے اور ایک ''معراج'' ہے۔ اور یہ جو یہ آیت ہے ''سبحان الذی اسریٰ'' اس کرامت مسلمہ کا ایک حصہ ''اسریٰ'' کہتا ہے اور اس کے علاوہ ایک ''معراج'' تسلیم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ یعنی دو دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ عظیم جلوہ اللہ تعالیٰ کا ظاہر ہوا تھا اور عظیم یہ کشوف ہوئے۔ پہلے اس کا پہلا جو مصداق ہے، مسجد اقصیٰ کا، وہ وہ مسجد ہے۔ ہمارے نزدیک ایک معراج ہے روحانی۔ وہ بلوغت نظر، اپنی امت کے آخری زمانہ پر تھی آپ کی نظر گئی۔ ایک ہے معراج — اس معنی میں اب میں لوں گا — ایک ہے معراج مکانی، ایک ہے معراج زمانی...... اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کشف کا پہلا مصداق وہ مسجد ہے جو معراج مکانی ہے جس پر، جس کو ہم سب کہتے ہیں، ساری امت اس پر متفق ہے، ہمیں اس پر کوئی اختلاف نہیں ہے، ہمارا مشترکہ ورثہ ہے۔ اور ایک ہے معراج زمانی،

یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر جو ہے ناں، وہ آخر، آخر زمانہ تک، قیامت تک کے لئے گئی ہے، اور اتنی شان ہے اس میں کہ بڑی لمبی تفصیل ہے، اس میں میں نہیں جاؤں گا۔ بہرحال ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اس روحانی بلاغت نظری جو ہے، اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس زمانے کا بھی علم دیا گیا۔ تو یہ یہ زمانہ ہے جس میں ہم بانی سلسلہ کو مہدی کے وجود میں ہم نے پایا۔ اور ہم اس کی جماعت ہیں۔ تو ہمارا یہ کہنا کہ معراج زمانی میں جو بلوغت نظری کے نتیجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ نے اپنے مہدی کا زمانہ دیکھا تو جو اس کی مسجد ہے، قطع نظر اس کے کہ ہم سے جو اختلاف رکھتے ہیں وہ کہیں گے کہ بانی سلسلہ نہیں کوئی اور ہو گا، لیکن اس کی مسجد کو بھی، کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج زمانی میں ''مسجد اقصیٰ کہا گیا، کہا جائے گا۔ بہرحال میں نے اپنا عقیدہ بتا دیا ہے۔

Mr. Chairman: Next question.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ ''مکاشفات مرزا صاحب'' ہے۔ لیکن ہمارے پاس وہ کتاب نہیں ہے۔ اگر آپ اس کو admit کرتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: کتاب کا نام کیا ہے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ''مکاشفات مرزا''

مرزا ناصر احمد: ''مکاشفات مرزا''

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ کسی اور صاحب نے لکھا ہے اس میں، حوالے دیئے ہیں ان کے اس میں۔

مرزا ناصر احمد: یہ لکھی کس نے ہے؟ یہ ''مکاشفات مرزا'' لکھی کس نے ہے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ کسی اور صاحب نے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، کس صاحب نے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ملک منظور الٰہی صاحب۔

مرزا ناصر احمد: یہ احمدی تھے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں یہ نہیں جانتا۔ لیکن......

مرزا ناصر احمد: ہاں، بس ٹھیک ہے اتنا۔ اس کے بعد آپ کہیں اپنی بات۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اس میں مرزا صاحب کا ایک مکاشفہ درج ہے:

''کشفی رنگ میں وہ مقبرہ مجھے دکھایا گیا جس کا نام خدا نے بہشتی مقبرہ رکھا۔''

اور پھر الہام ہوا:

(عربی)

''روئے زمین کے تمام مقابر اس زمین کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔''

وہ بہر حال مجھے آپ کی کتاب میں...... وقت نہیں تھا اتنا۔ یہ دریافت کرنا تھا کہ کیا یہ ہے مؤقف آپ کا؟

مرزا ناصر احمد: ہمارا یہ مؤقف نہیں ہے۔ ہمارا مؤقف یہ ہے کہ مقبرہ ایک ہی ہے، یعنی worth the name جس کو کہتے ہیں ناں انگریزی میں، اور وہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مزار۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: بہشتی مقبرہ؟

مرزا ناصر احمد: ہیں جی؟ نہیں، نہیں۔ بہشتی مقبرہ ہے، لیکن اس کا مقام وہ نہیں ہے وہ میں بتا رہا ہوں......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اس کے متعلق اس طرح کی عبارتیں تو ہیں مثلاً......

مرزا ناصر احمد: ......اور...... ابھی میری رہتی ہے بات۔

''مجدد الف ثانی کی مسجد، مسجد نبویؐ کے برابر ہے''۔

یہ ہے ''طریقہ محمودیہ'' ترجمہ ''روضۂ قیومیہ'' صفحہ ۶۸، مطبوعہ فرید کوٹ:

> ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام دنیا میں صرف تین مسجدوں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہی تین مساجد عزت وتکریم کے قابل ہیں، یعنی مسجد الحرام، مسجد النبی اور مسجد الاقصیٰ۔ لیکن......''

ہیں؟ ہاں، ہاں، مجھے پتا ہے:

> ''......لیکن مجدد الف ثانی کی مسجد کو ان تینوں مسجدوں کے برابر بھی مقام دیا ہے بعض لوگوں نے جو ان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اتنے میں ہاتف نے غیب سے آواز دی کہ یہ مسجد الف ثانی کی مسجد روئے زمین کی مسجدوں سے سوائے مسجد الحرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے، اعلیٰ اور افضل ہے۔ دنیا کی مقدس تر مسجدوں میں یہ چوتھی مسجد ہے۔ جو اجر نماز پڑھنے والے کو ان مساجد میں نماز پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے وہی اجر تربیت کا اس مسجد میں حاصل ہوگا۔''

تو جو بہشتی مقبرہ ہے، اس کا تو وہ مقام ہے ہی نہیں، اس کا تصور ہی اور ہے۔ اگر کہیں تو بتادوں دو چار۔

Mr. Chairman: Next question.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ''درثمین'' کے دو شعر ہیں......

مرزا ناصر احمد: اردو کے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ''درثمین'' جو......

مرزا ناصر احمد: ''درثمین'' اردو، فارسی اور عربی میں ہیں۔ یہ اردو کے اشعار ہیں؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ اردو کے، اردو کے۔

مرزا ناصر احمد: ''درثمین'' اردو اگر لائبریرین صاحب کے پاس ہو تو وہ دے دیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، یہ تو بہت معروف شعر ہے، آپ جان جائیں گے:

”زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے
عرب نازاں ہیں اگر ارض حرم پر
تو ارض قادیاں فخر عجم ہے“

یہ اشعار ہیں۔

مرزا ناصر احمد: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شعر؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جی؟

مرزا ناصر احمد: یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شعر ہیں؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ تو میں نے نہیں عرض کیا۔

مرزا ناصر احمد: یہ ”درثمین“ کے شعر ہیں؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ”درثمین“ صفحہ......

مرزا ناصر احمد: ......نہیں، نہیں، ”درثمین“ کس کے؟ یہ شاعر کون ہے ان کا؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ”الفضل“ 25/دسمبر 1932ء میں شائع ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں ”الفضل“ میں، ”درثمین“ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اردو اشعار کے مجموعے کا نام ہے، اور اُس میں یہ دوسرا شعر ہے ہی نہیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ”الفضل“ 25 دسمبر 1932ء میں یہ اشعار شائع ہوئے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: دیکھیں گے تو پتہ لگے گا۔ یہ شعر جو ہے، اس کی جو اندرونی شہادت ہے، وہ اسے ہم سے کاٹ کے پرے پھینکتی ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: بہت اچھا۔

اب یہ ”آئینہ کمالات“ میں ہے کہ:

''لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں۔ مگر اس جگہ نفلی حج۔
ثواب زیادہ ہے''۔

یعنی قادیان کے متعلق......

مرزا ناصر احمد: کس حج سے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری:

''مگر اس جگہ نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے''۔

مرزا ناصر احمد: ''نفلی حج'' کیا ہوتا ہے؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ''نفلی حج'' وہ جو فرض حج ادا ہونے کے بعد لوگ جاتے ہیں

مرزا ناصر احمد: یعنی فرض کے پورا کرنے کے بعد۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اور ایک دوسرا یہ ''الفضل'' کا ہے یہ کوٹیشن:

''جب............''

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں اس کا جواب دے دوں، پھر۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، نہیں، یہ ایک ہی موضوع پر دو تین کوٹیشنز ہیں۔

مرزا ناصر احمد: اچھا۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: یہ گویا سالانہ جلسہ کے متعلق ہے:

''جب یہ جلسہ اپنے ساتھ اس قسم کے فیوض رکھتا ہے، اس میں شمولیت نفلی حج۔
زیادہ ثواب کا انسانوں کو مستحق بنا دیتی ہے، تو لازماً فوائد سے مستفید ہونے کے
لئے جماعت کے ہر فرد کے دل میں تڑپ ہونی چاہئے۔''

اب اسی مضمون کا یہ ہے:

''اللہ تعالیٰ نے ایک اور ظلی حج مقرر کیا تا کہ وہ قوم جس سے وہ اسلام کی ترقی

یہ اس میں اس مضمون کے حوالے بہت سے ہیں۔ لیکن اس میں یہ ہے کہ یہ:

''اس جلسے میں بھی وہی احکام ہیں جو حج کے لئے ہیں:

(عربی)

''یہاں اس جلسے میں بھی یہی صورت ہونی چاہئیے۔''

یعنی اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ ''ظلّی حج'' کیا چیز ہے؟ آپ کے ہاں اس کا کیا تخیل ہے؟ اور وہ حج پر جانے سے یا زیادہ بہتر ہے قادیان کے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں جواب...... اگر ختم ہو جائے تو میں جواب دوں؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جی، بالکل۔

مرزا ناصر احمد: آپ (مرزا غلام احمد) نے یہ فرمایا ہے کہ جماعت احمدیہ کے نزدیک حج فرض ہے اور اس حج کا بہت بڑا ثواب ملتا ہے اور جماعت احمدیہ کو جب بھی شرائط حج پوری ہوں، یعنی راستے کی حفاظت ہو وغیرہ — یہ ہماری فقہ کی کتب میں ہے — اس وقت حج ضرور کرنا چاہئیے۔ ایک بات آپ نے یہ فرمائی ہے۔ دوسری بات آپ نے ...... اور یہ درست ہے، میں اس کو تسلیم کرتا ہوں کہ ہمارے نزدیک حج ارکان اسلام میں سے ہے، اور جو حج کر سکے اور نہیں کرتا، وہ ہمارے نزدیک بڑا سخت گنہگار ہے۔ یعنی ہم دونوں اس پر متفق ہو گئے۔

دوسری بات آپ نے یہ فرمائی کہ ایک نفلی حج ہوا کرتا ہے۔ نفلی حج اس حج کو کہتے ہیں جس ...... اس شخص کے حج کو کہتے ہیں جس نے ایک دفعہ بھی ابھی حج نہ کیا ہو۔ تو جو آپ ہماری طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں کہ جس نے ایک دفعہ بھی نہیں، ایک دفعہ حج کر چکا ہے، جو حج کر چکا ہے، اور اگر ساری عمر اب وہ حج نہ کرے، کیونکہ فریضہ حج عمر میں ایک دفعہ ہے، تو اگر وہ ساری عمر بھی حج نہ کرے تو تب بھی اس کو گناہ نہیں اگر وہ ساری عمر حج نہ کرے۔ اور ساری عمر حج کرنے کے بعد، ایک حج کرنے کے بعد، فریضہ حج ادا کرنے کے بعد، ساری عمر حج اور نہ کرے، نفلی حج نہ کرے، اور اپنے گاؤں میں اپنے بیلوں کے پیچھے ساری عمر ہل چلاتا رہے اور ان کو

اب ساری عمر فریضہ حج عائد نہیں ہوتا، وہ علاوہ اس حج کے ایسی جگہ جاتا ہے جہاں خدا اور رسول کی باتیں اس کے کان میں پڑتی ہیں، اور اصلاح نفس کے مواقع پیدا ہوتے ہیں، تو یہ بڑی اچھی چیز ہے، احمدیوں کو ایسا کرنا چاہئیے، یہی ہمارا عقیدہ ہے......

Mr. Chairman: Next.

مرزا ناصر احمد: ......اور جہاں تک ہمارا پہلا لٹریچر ہے، وہ بھی بہت سی باتیں ہمیں بتاتا ہے۔ ''تذکرۃ الاولیاء'' میں ہے، یہ ہے:

''ایک سال عبداللہ حج سے فارغ ہوکر............''

یہ تذکرۃ الاولیاء'' مشہور کتاب ہے، اس کا حوالہ ہے:

''ایک سال عبداللہ حج سے فارغ ہوکر تھوڑی دیر کو حرم میں سوگئے تو خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے اترے۔ ایک نے دوسرے سے پوچھا۔ (فرشتوں نے، آپس کی گفتگو ہے) ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ امسال کتنے شخص حج کو آئے ہیں؟ جواب دیا چھ لاکھ...... دوسرے فرشتے نے، (سوال کرنے والے فرشتے نے) کہا کتنے لوگوں کا حج قبول ہوا؟ کسی کا بھی نہیں۔ میں نے یہ سنا تو مجھ کو اضطراب پیدا ہوگیا۔ میں نے کہا یہ تمام لوگ جہان کے اوڑ چھوڑ سے اس قدر رنج اور تعب کے ساتھ بیابان قطع کر کے آئے ہیں، یہ سب ضائع ہو جائیں گے؟ فرشتے نے کہا دمشق میں ایک (جوتا بنانے والا) ہے۔ (یہ فرشتے کی بات ہے) دمشق میں ایک جوتا بنانے والا ہے جس کا نام علی ابن الموفق ہے۔ وہ حج کو نہیں آیا...... مگر اس کا حج قبول ہے۔ (حج کو وہ آیا ہی نہیں، اس کا حج قبول ہے۔) اور ان تمام لوگوں کو (چھ لاکھ کو) اس کی وجہ سے بخش دیا گیا ہے۔ میں نے سنا تو اٹھ بیٹھا اور کہا کہ دمشق میں چل کر اس شخص کی زیارت کرنی چاہئیے۔ (آنکھ کھل گئی گھبراہٹ سے)۔ جب دمشق جا کے اس کا گھر تلاش کیا اور آواز دی تو ایک شخص باہر

آئے۔ میں نے پوچھا تمہارا کیا نام ہے۔ کہا علی بن الموفق۔ میں نے کہا مجھے تم سے ایک بات کہنا ہے۔ کہا کہو۔ میں نے پوچھا تم کیا کرتے ہو۔ کہا جوتے ٹانکتا ہوں۔ میں نے یہ واقعہ ان سے کہا۔ تو پوچھا تمہارا نام کیا ہے۔ (اس نے پوچھا) انہوں نے اپنی خواب سنائی۔ تو انہوں نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے۔ میں نے کہا عبداللہ بن المبارک (رحمۃ اللہ علیہ)۔ انہوں نے ایک چیخ ماری اور گر کر بیہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے (وہی جو حج کو گئے نہیں تھے اور جن کا حج قبول ہو گیا تھا) جب ہوش میں آئے تو میں نے پوچھا اپنی حالت کی خبر دو۔ کہا تیس سال سے مجھے حج کی آرزو تھی اور جوتے ٹانک کر تین سو درہم میں نے جمع کئے حج کے لئے۔ امسال حج کا عزم کر لیا تھا مگر ایک دن میری بیوی نے جو حاملہ تھی، ہمسایہ کے گھر سے کھانے کی خوشبو پا کر مجھ سے کہا جا کر ہمسائے کے یہاں سے تھوڑا کھانا لے آؤ۔ میں گیا تو اس نے کہا سات دن رات سے میرے بچوں نے کچھ نہیں کھایا (ہمسائے کی عورت نے کچھ نہیں کھایا)، کچھ نہیں کھایا۔ آج میں نے ایک گدھا مرا دیکھا تو اس کا گوشت کاٹ کر پکایا ہے۔ یہ تم پر حلال نہیں۔ میں نے یہ سنا تو میری جان میں آگ لگ گئی اور میں نے تین سو درہم اٹھا کر اس کو دے دیئے اور کہا خرچ کرو، ہمارا حج یہی ہے۔

تو اس واقعہ کے بعد — یہ پہلا واقعہ ہے — اس واقعہ کے بعد ان کو کشف میں یہ دکھایا گیا: جو نہیں آیا اس کا حج قبول ہو گیا۔ اور اسی کی وجہ سے...... یہ آ گیا۔ تو ان باریکیوں میں جائیں گے اگر ہم، تو بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو انسان کا ایمان تازہ کرنے والی ہیں۔ لیکن جو ہمارا عقیدہ ہے وہ میں نے بتا دیا ہے۔

Mr. Chairman: Next, Maulana Zafar Ahmad Ansari.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جی، دیکھیں، میں یہ ’’ظلی حج‘‘ کے متعلق عرض کر رہا تھا۔ اس میں یہ ’’برکات خلافت‘‘ کی quotation ہے:

مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا جلسہ سالانہ کا خطبہ:

آج جلسے کا پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح کا ہے۔ حج، خدا تعالیٰ نے مومنوں کی ترقی کے لئے مقرر کیا تھا۔ آج احمدیوں کے لئے دینی لحاظ سے تو حج مفید ہے مگر اس کی جو اصلی غرض تھی، یعنی قوم کی ترقی، وہ انہیں حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ حج کا مقام ایسے لوگوں کے قبضے میں ہے جو احمدیوں کو قتل کر دینا بھی جائز سمجھتے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے قادیان کو اس کام کے لئے مقرر کیا ہے۔ جیسا حج میں رفض، منسوق اور جدال منع ہے، ایسا ہی اس جلسہ میں بھی منع ہے۔''

یہ ''برکات خلافت''......

مرزا ناصر احمد: صفحہ ۵۲۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جی۔

مرزا ناصر احمد: صفحہ ۵۲۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ہاں، یہ ذرا لا رہے ہیں وہ۔

مرزا ناصر احمد: یہ ''خطبات چہارم حج''۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اچھا، نہیں، یہ اور ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ آپ کا حوالہ اور ہے۔ نہیں، یہ مجھ سے غلطی ہوئی۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: وہ دیکھ رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: جی، وہ ٹھیک ہے۔ میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ہاں، ہاں، جی ہاں۔

مرزا ناصر احمد: جی۔ جیسا آپ نے پہلے پڑھا، یہ نفلی حج کی بات ہو رہی ہے۔ فرضی حج کے متعلق تو ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ بہر حال ہونا چاہئیے۔ ابھی میری بات نہیں ختم ہوئی۔ جو ہے

فرضی حج اس کے متعلق ابوالاعلیٰ مودودی صاحب، حضرت ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے یہ الفاظ سن لیں:

> ’’حج کے پورے فائدے حاصل ہونے کے لئے ضروری تھا کہ مرکز اسلام میں ایسا ہاتھ ہوتا جو اس عالمگیر طاقت سے کام لیتا۔ کوئی ایسا ہوتا جو ہر سال تمام دنیا کے دل میں خون صالح دوڑاتا رہتا۔ کوئی ایسا دماغ ہوتا جو ان ہزاروں، لاکھوں، خداداد قاصدوں کے واسطے دنیا بھر میں اسلام کے پیغام کو پھیلانے کی کوشش کرتا۔ اور کچھ نہیں تو کم از کم اتنا ہی ہوتا کہ وہاں خالص اسلامی زندگی کا مکمل نمونہ موجود ہوتا (وہاں خانہ کعبہ میں، اور اس کے گرد مکّہ مکرمہ میں) اور ہر سال دنیا کے مسلمان وہاں سے دینداری کا تازہ سبق لے لے کر پلٹتے۔ مگر وائے افسوس کہ وہاں کچھ بھی نہیں۔ مدت ہائے دراز سے عرب میں جہالت پرورش پا رہی ہے۔ عباسیوں کے دور سے لے کر عثمانیوں کے دور تک ہر زمانے کے بادشاہ اپنی سیاسی اغراض کی خاطر عرب کو ترقی دینے کی بجائے صدیوں سے پیہم گرانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے اہل عرب کو علم، اخلاق، تمدن، ہر چیز کے اعتبار سے پستی کی انتہا تک پہنچا کر چھوڑا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ سرزمین جہاں سے اسلام کا نور تمام عالم میں پھیلا تھا، آج اسی جاہلیت کے قریب پہنچ گئی ہے جس میں وہ اسلام سے پہلے مبتلا تھی۔ اب نہ وہاں اسلام کا علم ہے، نہ اسلامی اخلاق ہے، نہ اسلامی زندگی ہے۔ لوگ بڑی دور دور سے گہری عقیدتیں لئے ہوئے حرم پاک کا سفر کرتے ہیں۔ مگر اس علاقہ میں پہنچ کر جب ان کو ہر طرف جہالت، گندگی، طمع، بے حیائی، دنیا پرستی، بداخلاقی، بدانتظامی اور عام باشندوں کی ہر طرح گری ہوئی حالت نظر آتی ہے تو ان کی توقعات کا سارا طلسم پاش پاش ہو کر رہ جاتا ہے......‘‘

میں آگے نہیں پڑھتا۔ بات یہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے یہ کہا، جماعت احمد نے یہ کہا کہ جو فرضی

حج ہے وہ تمام مسلمانوں پر فرض ہے، جماعت احمدیہ کے افراد پر بھی فرض ہے۔ لیکن فرضی حج کی ادائیگی کے بعد ایک ایسا مرکز ہے جو دنیا میں تبلیغ اسلام کر رہا ہے۔ جب تم وہ فریضہ ادا کر لو اور تمہارے اوپر پھر ساری عمر حج ادا کرنے کا کوئی فریضہ نہ رہے تو اس وقت خدا کے کلام کو سننے کے، جو دنیا میں کام ہو رہے ہیں، جو نتائج نکل رہے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی برکات اسلام کے حق میں نازل ہو رہی ہیں، اُن کو معلوم کرنے کے لئے قادیان میں جلسے پر آؤ اور ہماری باتیں سنو۔ اور اس میں کوئی اعتراض نہیں میرے نزدیک۔

جناب چیئرمین: مولانا ظفر احمد! اب......

مرزا ناصر احمد: مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی......

جناب چیئرمین: مولانا ظفر احمد! آپ مولانا!......

مرزا ناصر احمد: ......مولانا ابوالاعلی مودودی صاحب کی......

جناب چیئرمین: ......اب تحریف قرآن کے متعلق کچھ سوال ہیں؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جی۔

مرزا ناصر احمد: ......اور ہماری جماعت میں ہزارہا حاجی موجود ہیں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، ذرا اس چیز کی وضاحت......

جناب چیئرمین: نہیں، وہ پوچھیں ناں جی۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: نہیں، اس کی ذرا سی وضاحت چاہیئے۔ انہوں نے دوسرے بزرگ کا حوالہ دیا۔ اول تو وہ غیر متعلق ہے۔ دوسرے سوال یہ ہے کہ انہوں نے یہ بتایا کہ وہاں یہ خرابیاں ہیں۔ پھر انہوں نے بھی کوئی جگہ بتائی کہ اب حج یہاں ہوگا؟ جیسے آپ نے کہا کہ اب قادیان اللہ تعالیٰ نے اس جگہ کے لئے مقرر کیا، کیا انہوں نے بھی کہا کہ لاہور میں ہوگا یا سیالکوٹ میں؟

Mr. Chairman: No, this will not......

مرزا ناصر احمد: بالکل یہ نہیں کہا۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: بڑا فرق ہے۔

Mr. Chairman: This…… no, from one question, ten questions. No, the witness can…… Maulana……

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: دیکھئے، ہمارا main objection یہ ہے کہ اس کے لئے خداتعالیٰ نے قادیان کو اس کام کے لئے مقرر کیا ہے حج کے لئے؟ یہ شعائر اللہ ہے؟ حج کے لئے تو ایک جگہ مقرر ہے جسے کوئی اور نہیں کرسکتا۔

Mr. Chairman: The witness has explained that they consider Haj as Faraz (فرض)and this is the other place, other than that. This they have categorically said. And when they have said it, then why on one question go on insisting for……

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جی، بہت اچھا۔

Mr. Chairman: That is all.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: جناب! یہ ''براہین احمدیہ'' صفحہ ۵۵۸، اس میں مرزا صاحب نے اپنے بیت الفکر اور بیت الذکر کا ذکر کیا ہے:

(عربی)

اب یہ

من دخلَ قال آمنا

یہ قرآن کی آیت ہے جو مسجد یعنی مکہ کے حرم کے متعلق ہے۔ یہ کہنا کہ مرزا صاحب کا بیت الفکر اور بیت الذکر جو ہے: ''من دخل قال آمنا '' قرآن کی اس آیت کو وہاں چسپاں کرنا، وہ تو

ہے کہ مکہ کی مسجد الحرام جسے کہتے ہیں، بیت اللہ جسے کہتے ہیں کہ ”من دخل قال اٰمنا“ اس کو بیت الفکر اور بیت الذکر پر چسپاں کیا ہے، جس کو یہ ہے......

مرزا ناصر احمد: جی، میں آپ کا سوال سمجھ گیا ہوں۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں ذرا......

”بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے جو اس چوبارے کے پہلو میں بنائی گئی ہے......“

اور آخری فقرہ مذکورہ بالا اس مسجد کی صفت میں بیان فرمایا ہے:

”......جس کے حروف سے بنائے مسجد کی تاریخ بھی نکلتی ہے اور وہ یہ ہے کہ......

وغیرہ، وغیرہ۔ یعنی بس اتنا ہی یہ میرا مختصر سا سوال ہے۔

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت صرف اس لئے تھی کہ مکہ مکرمہ کے ایک شہر کے اندر اور ایک چھوٹی سی جگہ کو اس کا مقام بنا دیا جائے۔ اور میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ مکہ مکرمہ وہ سمبل ہے، وہ نمونہ ہے۔ اور ہمیں یہ حکم ہے کہ دنیا میں جگہ جگہ پر وہ مقامات بناؤ جو من دخل کان آمنا ہو، جو لوگوں کے لئے امن کا ہو، جہاں وہ ہر قسم کے خوف سے بچ جائیں، اس کے اسوہ میں، اس کے طریق کے اوپر، انہی اصولوں کے اوپر۔ تو من دخل کان آمنا تو ایک سبق ہے جو سکھایا گیا ہے۔ اور اس کے اوپر جماعت احمدیہ نے اور اوروں نے بھی کیا پہلے۔ ہماری ساری تاریخ بھری پڑی ہے ان مقامات کے ذکر سے جو امن کے لحاظ سے، باقی جو ہیں اس کی برکات، وہ نہیں یہاں، جو امن کے لحاظ سے اس کی نقل کر کے بنائی گئی ہیں۔

Mr. Chairman: The Delegation is...... just a minute. The Delegation will wait in the Committee Room for 10, 15 minutes. In the meantime, we will discuss certain matters. If need be then tomorrow's time will be given, otherwise......

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I am just going to ask one question......

وہ "محضرنامہ" دے دیجئے۔

.... because, I think, if they are not wanted again........

Mr. Chairman: No, then I am going to call them again after 15 minutes, after 15 minutes.

مرزا ناصر احمد: اگر ہم نے واپس آنا ہے تو آپ پھر انتظار کریں۔

They will be coming جناب چیئرمین: ۱۵ منٹ۔ پھر اس کے بعد کر لیں گے۔ here.

They will be waiting in the room. جناب یحییٰ بختیار: اچھا، ٹھیک ہے۔
We will discuss certain matters and if they are needed tomorrow, we will give them tomorrow's time; otherwise we will ask one or two questions, get their signatures and then we will thank them. This is what I am ...... just about ten minutes.

Muhammad Haneef Khan.

اس کمرے میں انتظار کر لیں، پھر میں اطلاع بھجوا دوں گا۔

(The Delegation left the Chamber.)

جناب چیئرمین: ایک سیکنڈ جی۔

The Reporters may also leave for 10 minutes. They can rest for 10 minutes. We will call them after 10 minutes.

(The Reporters left the Chamber.)

Mr. Chairman: If they like, then they may keep sitting. They are part of the House. If they like, they can keep sitting. If they want, they can have a rest of 10 minutes. And no tape.

(Pause)

Mr. Yahya Bakhtiar: One question here and then answer.

Mr. Chairman: One question.

ہاں، بلا لیں جی۔

I will request the honourable members to be ……

(The Delegation entered the Chamber.)

(Interruption)

Mr. Chairman: Only……

I call the House to order.

Only three question will be put. Then certain instructions about clarification will be asked. It won't take more than 10/ 15 minutes.

Yes, Mr. Attorney-General.

ایک مولانا ظفر احمد انصاری پوچھیں گے اور…… Yes۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ایک سوال یہ ہے کہ ''مینارۃ المسیح'' جس پر روایتوں میں آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا دمشق میں، آپ کے ہاں کی کتابوں میں ملتا ہے یہ کہ وہ مرزا صاحب نے وہ مینارہ بنوایا ہے۔ تو اس کے متعلق کیا پوزیشن ہے؟……

مرزا ناصر احمد: جی؟

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ……قادیان میں بنوایا ہے اور ان کو، قادیان کو دمشق بھی قرار دیا ہے۔ یہ کیا صورت ہے؟ آپ……

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔ دمشق ایک اینٹ گارے کا بنا ہوا شہر بھی ہے اور دمشق کے ساتھ

کچھ مذہبی associations بھی ہیں۔ تو جو حدیث میں آیا ہے کہ دمشق کے قریب اترے گا آنیوالا مسیح، بانی سلسلہ نے ہمیں یہ کہا کہ یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ دمشق جو اینٹ گارے کا بنا ہوا ہے وہ ہو۔ بلکہ جو associations امت مسلمہ کے دماغ میں دمشق کے ساتھ ہیں وہ مراد ہے۔ اور اس کے سمبل کے طور پر ظاہری وہ مینارہ ہے۔ مینارے کی اور کوئی وہ نہیں ہے حرمت۔ لیکن ایک علامت، ایک سمبل کے طور کے اوپر اس کو کھڑا کیا ہے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: دمشق سے کیا مناسبت ہے قادیان کو؟ یہ کوئی واضح کیا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ایک یہ ہے — ویسے بہت سارے ہیں، اس وقت میرے ذہن میں پورے حاضر ہیں — لیکن ایک یہ کہ دمشق عیسائیت کا بھی مرکز رہا ہے۔ اور یہ مفہوم لیا کہ چونکہ آنے والے مسیح نے عیسائیت کا مقابلہ کرنا تھا اس واسطے وہ اس کے شرقی جانب — ''شرقی'' بھی یہاں روحانی طور پر — یعنی جہاں اسلام کا نور جہاں سے اُٹھے گا۔

اور ایک دفعہ مجھ سے سوال کیا تھا کسی نے کہ بعثت کا مقصد کیا ہے؟ تو میں نے کہا کہ بانی سلسلہ کی زبان میں تمہیں بتاتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ:

> میری بعثت کا مقصد ایک یہ ہے کہ اُس صلیب کو جس نے مسیح کی ہڈیوں کو توڑا اور جسم کو زخمی کیا، دلائل قاطعہ کے ساتھ توڑ دوں''۔

تو وہ یہ نسبت ہے دمشق کی، عیسائیت کے مرکز کے قریب کی۔

Mr. Chairman: Yes, Mr. Attorney-General.

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں آپ کی توجہ یہ ''محضر نامہ'' کے صفحہ 189 کی طرف دلاتا ہوں۔ بعض ممبر صاحبان یہ محسوس کر رہے ہیں کہ اس کی relevance کیا ہے۔ جو آپ کا باقی جواب ہے وہ تو ٹھیک ہے۔ یہاں آپ فرماتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: 189؟

جناب یحییٰ بختیار: 189۔

مرزا ناصر احمد: 189۔

جناب یحییٰ بختیار:

''ایک مختصر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا پُر درد انتباہ''۔

پھر وہ اُس میں یہ آتا ہے کہ:

> ''اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو آخری وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد، تمہاری عورتیں، تمہارے جوان، تمہارے بوڑھے، تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کی بھی دعائیں کریں، یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں، تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا۔''

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ کوئی دھمکی سمجھتے ہیں یا اپیل ہے یا کیا ہے؟ Relevance کیا تھی؟

مرزا ناصر احمد: یہ دھمکی نہیں، یہ خواہش بھی نہیں آپ سمجھ لیں خود کہ کیوں میں یہ لفظ استعمال کر رہا ہوں: ''یہ دھمکی بھی نہیں، یہ خواہش بھی نہیں''۔ یہ صرف ایک عاجزانہ التماس یہ کی گئی ہے کہ تم اپنے اور میرے درمیان جو اختلاف ہے اسے خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ اور میرا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر جب تم چھوڑ دو گے تو میری دعائیں قبول ہونگی اور میں کامیاب ہوں گا اور تمہاری دعائیں قبول نہیں ہوں گی۔ اور جس مقصد، غلبہ اسلام کے لئے کھڑا کیا گیا ہے مجھے، وہ پورا ہوگا، اور اسلام ساری دنیا پر غالب آجائیگا۔

جناب یحییٰ بختیار: بس، ٹھیک ہے۔ مجھ سے پوچھا گیا تھا تو میں نے کہا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: اب, Sir, shall I ask one more question?

Mr. Chairman: Yes.

Mr. Yahya Bakhtiar: Mirza Sahib, several questions were asked in the course of these two weeks, and if you want to add anything in reply to any of the answers which you have given, you may kindly do so, because, I think, we have no more questions to ask. It is only fair......

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں سمجھ گیا ہوں۔ بات یہ ہے کہ یہ میں، میں نے کوئی، وہ نہیں کر رہا شکایت، کوئی شکوہ یا گلہ نہیں، میں ویسے حقیقت بیان کرنے لگا ہوں کہ گیارہ دن مجھ پر جرح ہوئی ہے۔ دو دن پہلے۔ گیارہ دن جرح کے ہیں۔ اور جس کا مطلب یہ ہے کہ قریباً ساٹھ گھنٹے مجھ پر سوال پہلے بتا کے جرح کی گئی ہے۔ اور جو میرے دماغ کی کیفیت ہے یہ ہے: نہ دن کا مجھے پتہ ہے نہ رات کا مجھے پتہ ہے۔ میں نے اور بھی کام کرنے ہوتے ہیں۔ عبادت کرنی ہے، دعائیں کرنی ہیں، سارے کام لگے ہوئے ہیں ساتھ۔ تو یہ کہ میرے دماغ میں کوئی ایسے سوال حاضر ہیں کہ جن کے متعلق میرا دماغ سمجھتا ہے کہ کوئی اور کہنا چاہیئے، وہ تو ہے نہیں، حاضر ہی نہیں ہے۔

میں صرف ایک بات آپ کی اجازت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر دل کی گہرایاں چیر کر میں آپ کو دکھا سکوں تو وہاں میرے اور میری جماعت کے دل میں اللہ تعالیٰ، جب کہ اسلام نے اسے پیش کیا ہے دنیا کے سامنے، اور حضرت خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق کے سوا اور کچھ نہیں پائیں گے۔

شکریہ۔

Mr. Yahya Bakhtiar: I have no more question.

Mr. Chairman: That is all.

Mr. Yahya Bakhtiar: I have no more questions to ask. Sir.

Mr. Chairman: Any honourable member through the Attorney-General?

جناب یحییٰ بختیار: آخر میں، میں مرزا صاحب سے کہوں گا کہ وہ بھی تھک گئے ہیں اور میری بھی ایسی حالت ہے......

مرزا ناصر احمد: بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ آپ کو تو پھر ان کتابوں......

Mr. Chairman: And for the members also. For the members, I must—

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو آپ کے ہاؤس کی عزت ہے۔

Mr. Chairman: I must recognize the patience of all the parties, and, above all, the honourable members who were have as Judges to examine all the aspects of this problem and they were looking, they were helpful.

Now, I have certain observations to make before I allow the Delegation to withdraw:-

> No. (1). All the references which have been given or which have been quoted before the House and have not yet been supplied, may be supplied in a day or two or three.
>
> And if there has been any question which has not been answered or any Hawalagaat (حوالہ جات) which can be sent to the Committee, which have remained outstanding, just remained unanswered by mistake or by omission, by the Attorney-General or by the Witness, that may be sent back.
>
> The Delegation may be called any time, before this recommendation is concluded, for further clarification, if need be.

Mr. Yahya Bakhtiar: It would not happen.

Mr. Chairman: It will, it may.

> The Delegation may be asked, through······ writing or through other means, for further elucidation or further clarification of any point which comes during the course of the debate or argument in the Committee of the House.

مرزا ناصر احمد: شکریہ جی۔ جی؟

Mr. Yahya Bakhtiar: ······report, in the course of argument........

Mr. Chairman: In the course of arguments······

Mr. Yahya Bakhtiar: ······they need further clarification······

Mr. Chairman: ······they may be asked.

Mr. Yahya Bakhtiar: ······they write to you and ask for that······

. **Mr. Chairman:** ······they can ask through a Commission or may be sent by a query or may be.

Next point which I want to make also clear that there shall be no disclosure of the proceedings of the Committee for any purpose or for any comments till we release all the evidences which have been recorded. Till then, there cannot be reporting of even the comments as to how the proceeding continued and what was the purpose, what was the object, what was the ······ In no manner can any comments be made by the······ members of the······

جناب یحیٰ بختیار: کوئی comments اس پر······

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، اشاعت نہیں ہونی چاہئے اس کی۔

جناب چیئرمین: اشاعت بھی اور comments بھی نہیں ہونے چاہئیں اس پر۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، اشاعت میں comments وغیرہ۔ آپس میں تم ہم بات کر لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپس میں، the Delegation can discuss among themselves any time, but not with others, because that would prejudice the results. And secrecy is to be strictly........

مرزا ناصر احمد: ہاں، اپنی طرف سے تو بڑی احتیاط کر رہے ہیں، آئندہ بھی کریں گے، انشاء اللہ۔

Mr. Chairman: Secrecy......

جناب یحییٰ بختیار: یہ سب پر پابندی ہے۔

Mr. Chairman: Secrecy is to be maintained till the last.

And, will these words, the Delegation is permitted to withdraw.

مرزا ناصر احمد: میں سمجھتا ہوں کہ شاید میرا حق نہیں کہ میں کچھ کہوں۔ اگر نہیں، تب بھی میں ہر ایک کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بڑی مہربانیاں کرتے رہے ہیں آپ ہم سے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

Mr. Chairman: Thank you very much.

(The Delegation left the Chamber.)

Mr. Chairman: The Reporters are allowed to withdraw.

No tape.

And for day after tomorrow, at 10.00.

Thank you very much.

The Special Committee of the whole House adjourned to meet at ten of the clock, in the morning, on Monday, the 26th August, 1974.